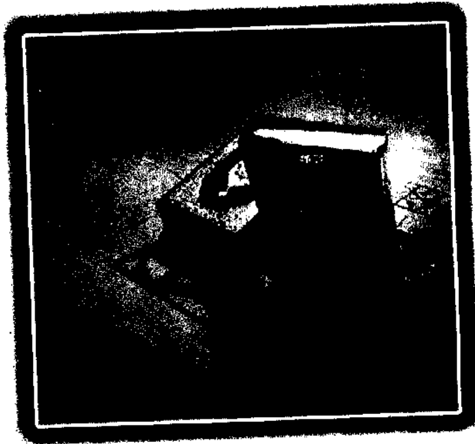
تاریخِ حدیث

ڈاکٹر غلام جیلانی برقؔ





تاریخ حدیث



ڈاکٹر غلام جیلانی برق



ادارہ مطبوعات سُلیمانی

ہیڈ آفس
رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
: 042-7232788, 042-8414546
E-mail: idarasulemani@yahoo.com

چوبرجی برانچ: ۳۔ بی نیاز ویو سکیم عقب خان بابا ریسٹورنٹ
چوک چوبرجی لاہور۔
: 042-7312648,8401105

راولپنڈی: دکان نمبر 12، اقبال مارکیٹ، کمیٹی چوک
اقبال روڈ، راولپنڈی 051-5551742

کراچی: جہانگیر بک ڈپو، نزد مقدس مسجد، اُردو بازار
کراچی • فون: 021-2765086

ملتان: دواخانہ سلیمانی، بالمقابل محمد بن قاسم بلائنڈ سینٹر
گھاراں والا چوک، ملتان 061-4042627

کتاب کا نام	:	تاریخ حدیث
مصنف	:	ڈاکٹر غلام جیلانی برق
ناشر	:	حکیم عروہ وحید سلیمانی
مطبع	:	آر۔آر۔ پرنٹرز
طبع چہارم	:	جون ۲۰۰۹ء
تعداد	:	۶۰۰
قیمت	:	-/۱۸۰ روپے

ملنے کا پتہ

ادارہ مطبوعات سلیمانی

رحمان مارکیٹ' غزنی سٹریٹ' اردو بازار لاہور۔فون: ۷۲۳۲۷۸۸

E-mail: idarasulemani@yahoo.com

الفہرست



"۱۹۵۲ء کے بعد میں نے حدیث کے متعلق اپنا موقف بدل لیا تھا اور اس پر "چٹان" میں بارہا لکھ بھی چکا ہوں۔ ایک اور تبدیلی یہ کی کہ میں علماءِ اسلام کو خواہ وہ کسی مکتبِ فکر سے تعلق رکھتے تھے، اسلام کا خادم و معاون سمجھنے لگا ہوں، میرے عقائد وہی ہیں جو اہل سنت کے ہیں"۔

(ڈاکٹر صاحب کے ایک خط سے اقتباس)

باسمہٖ سبحانہٗ

حرفِ اوّل

پچھلے دنوں علامہ جلال الدین سیوطیؒ (۹۱۱ھ) کی ''الجامع الصغیر'' ہاتھ لگ گئی۔ احادیث کا یہ مجموعہ اتنا پسند آیا کہ میرے دل میں بھی انتخاب کی امنگ پیدا ہوگئی۔ چنانچہ کتب حدیث کا مطالعہ شروع کر دیا۔ بے شمار پر حکمت، حسین اور روح افزا اقوال نظر آئے۔ انہیں جمع کیا اور اب یہ انتخاب آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ میں اسناد و متون کو عمداً چھوڑ رہا ہوں تاکہ کتاب کا حجم نہ بڑھ جائے۔

میں جب اس انتخاب کا دیباچہ لکھنے بیٹھا تو وہ پھیلتے پھیلتے تدوینِ حدیث کی پوری تاریخ بن گیا۔ چنانچہ اسے کتاب کا باب اول بنا لیا، اور عنوانِ کتاب میں لفظِ ''تاریخ'' کا اضافہ کر دیا۔

اردو میں تاریخ حدیث پر صرف دو ہی کتابیں میری نظر سے گذری ہیں۔

اوّل: حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی (۱۲۳۹ء) کی ''بستان المحدثین''۔ جس میں اندازاً اسی (۸۰) کتب احادیث یعنی صحاح، سنن، مسانید، معاجم وغیرہ کا ذکر ہے۔ غالباً شاہ صاحبؒ کا مقصد تاریخ لکھنا نہ تھا، بلکہ کتب متداولہ کا تعارف کرانا تھا۔

دوم: پروفیسر عبدالصمد صارم (۱۹۶۹ء۔ زندہ) کی ''تاریخ الحدیث'' اس میں صحیفہ ھمّام بن منبہ سے، جو ۵۷ھ سے پہلے مرتب ہوا تھا، متقی الہندی (۹۷۷ھ) کی ''کنز العمال'' تک کوئی ساٹھ مجموعوں کا ذکر ہے اور بس۔ ان حالات میں یہی مناسب معلوم ہوا کہ میں اس داستان کو مکمل کر ڈالوں۔ اس کی ترتیب یوں ہے۔

شمار ۱ تا ۱۸ـ حضور علیہ السلام کے فرامین، خطوط، معاہدات اور دیگر دستاویزات۔

شمار ۱۹ تا ۴۰ صحابہؓ و تابعینؒ کے مجموعے۔

شمار ۴۱ تا ۵۷ مؤطا کے مختلف مجموعے۔

شمار ۵۸ تا ۷۱ جامع، صحیح اور مستدرک۔

شمار ۷۲ تا ۱۰۲ سُنن۔

شمار ۱۰۳ تا ۲۰۶ مسانید۔

شمار ۲۰۷ تا ۲۱۳ کتب السنۃ۔

شمار ۲۱۴ تا ۲۲۲ معاجم و متفرق کتب۔

شمار ۲۲۳ تا ۵۱۶ انتخابات۔

ہر عنوان کے تحت اسماء کا اندراج ''حسب وفیات'' ہے۔ یعنی پہلے فوت ہو جانے والے کا ذکر پہلے ہوا ہے اور بعد والے کا بعد میں۔

کتب احادیث کی اتنی طویل فہرست اردو اور فارسی میں کہیں موجود نہ تھی۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے یہ کٹھن منزل سَر کرنے کی ہمت عطا فرمائی۔

باب دوم میں احادیث کا ترجمہ ہے۔ کہیں کہیں متن بھی ہے تاکہ عربی جاننے والے حضرات افصح العرب والعجم علیہ السلام کی فصاحت سے بھی لطف اندوز ہو سکیں۔

میری سابقہ تحریں

جو لوگ اس موضوع پر میری پہلی تحریروں سے آشنا ہیں، وہ یقیناً یہ اعتراض کریں گے کہ میرا موجودہ موقف پہلے موقف سے متصادم ہو رہا ہے۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ انسانی فکر ایک متحرک چیز ہے جو کسی ایک مقام پر مستقل قیام نہیں کرتی اور سدا خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہتی ہے۔ جس دن

فکرِ انسان کا یہ ارتقاء رک جائے گا علم کی تمام راہیں مسدود ہو جائیں گی۔ کمال صرف ربِ ذوالجلال کا وصف ہے وہ جو بات کہتا ہے وہ از ابتدا تا انتہا ہر لحاظ سے کامل ہوتی ہے اور کسی تغیر کو قطعاً گوارا نہیں کرتی۔ لیکن انسان صداقت تک پہنچتے پہنچتے سو بار گرتا ہے۔ میں بھی بارہا گرا، اور ہر بار لطفِ ایزدی نے میری دستگیری کی کہ اُٹھا کر پھر ان راہوں پر ڈال دیا جو صحیح سمت کو جا رہی تھیں۔

وَالحمدُ لِلّٰہ علیٰ ذٰلک

آغاز تحریر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۵ اگست ۱۹۶۹ء
تکمیل ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یکم نومبر ۱۹۶۹ء

بابِ اوّل



تاریخِ حدیث



حدیث

حدیث اس خبر کو کہتے ہیں جس میں حضور ﷺ کے کسی قول، عمل یا تقریر کا ذکر ہو۔ تقریر سے مراد کسی قول یا عمل کی تصدیق و تثبیت ہے۔ یعنی حضور ﷺ کے سامنے کسی صحابی نے کوئی بات کی یا کہی ہو، اور آپ نے اعتراض نہ فرمایا ہو۔

اقسامِ حدیث

حدیث کی مشہور اقسام یہ ہیں۔

(۱) مرفوع: جس میں حضور ﷺ کے قول و عمل کا ذکر ہو۔

(۲) موقوف: جس میں کسی صحابیؓ کے قول و عمل کا ذکر ہو۔

(۳) مقطوع: جس میں کسی تابعی کے قول و عمل کا ذکر ہو۔

مرفوع میں سلسلہ اسناد حضور ﷺ تک جاتا ہے، موقوف میں صحابی تک اور مقطوع میں تابعی تک۔

(۴) متصل: جس کا سلسلہ اسناد مکمل ہو، کوئی راوی ساقط نہ ہو، اور نہ مجہول الحال۔

(۵) مرسل: جس کا راوی کوئی تابعی ہو، لیکن اس صحابی کا ذکر نہ کرے، جس نے حضور ﷺ سے روایت کی تھی۔

(۶) صحیح: جس کے تمام راوی عادل ہوں۔ سند متصل ہو، اور کسی دیگر صحیح حدیث سے متصادم نہ ہو۔

(۷) متواتر: جس کے راوی اتنے زیادہ ہوں کہ کذب پر ان کا اجتماع محال نظر آئے۔

(۸) ضعیف: جس میں صحیح کی شرائط موجود نہ ہوں۔

(۹) حسن: صحیح وضعیف کے بین بین۔

(۱۰) موضوع: جس کا راوی کاذب یا مشتبہ ہو۔

(۱۱) منکر: جس کا مضمون، صحیح یا حسن سے متصادم ہو۔

(۱۲) شاذ: جس کے راوی تو ثقہ ہوں، لیکن کسی ایسی حدیث سے ٹکرا رہی ہو جس کے راوی ثقہ تر ہوں۔

(۱۳) معلل: جس میں صحت کی تمام شرائط موجود ہوں لیکن ساتھ ہی کوئی ایسا عیب بھی ہو جسے صرف ماہرینِ فن کی آنکھ دیکھ سکے۔

(۱۴) غریب: جس کے سلسلۂ اسناد میں کوئی راوی رہ گیا ہو۔

(۱۵) مستفیض: (یا مشہور) جس کے راوی تین سے کم نہ ہوں۔

(۱۶) امالی: وہ حدیثیں جو شیوخ اپنے شاگردوں کو املا کرائیں۔

(۱۷) مسلسل: جس کی سند میں راوی ایک ہی قسم کے الفاظ استعمال کریں۔

(۱۸) محکم: جو محتاج تاویل نہ ہو۔

(۱۹) قوی: حضور ﷺ کا قول جس کے بعد آپ نے آیت بھی پڑھی ہو۔

(۲۰) اثر: کسی صحابی یا تابعی کا قول و عمل۔

(۲۱) خاص: کسی خاص صورت میں حضور ﷺ کا خاص فیصلہ۔

(۲۲) ناسخ: حضور ﷺ کی زندگی کے آخری حصے کے اقوال۔

(۲۳) منسوخ: حضور ﷺ کی ابتدائی زندگی کے اقوال۔

اصطلاحات

(۱) صحابی: جس نے رسول کی صحبت سے فیض اُٹھایا ہو۔

(۲) تابعی: جو کسی صحابی کا فیض یافتہ ہو۔

(۳) تبع تابعی: جو کسی تابعی کا فیض یافتہ ہو۔

(۴) امام: وہ عالم جو حدیث، فقہ، تفسیر اور دیگر علومِ اسلامیہ میں یکساں مہارت رکھتا ہو۔

(۵) حافظ: جسے ایک لاکھ احادیث یاد ہوں۔

(۶) حجت: جسے تین لاکھ احادیث یاد ہوں۔

(۷) حاکم: جسے تمام احادیث متون و اسناد سمیت معلوم ہوں۔

(۸) تعدیل: کسی راوی کے اوصاف بیان کرنا۔

(۹) جرح: کسی راوی کے عیوب بیان کرنا۔

اقسامِ کتابِ احادیث

(۱) الجامع:

جس میں زندگی کے تمام مسائل یعنی ایمان، عقائد، فرائض خمسہ، جہاد، معاملات، اخلاق، بشارات، فتن، علاماتِ قیامت، سیر، مناقب وغیرہ پر احادیث موجود ہوں۔ مثلاً صحیح بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہ۔

(۲) سُنَن:

جس میں ترتیبِ احادیث ابوابِ فقہ کے مطابق ہو۔ جیسے ابوداؤد، ابن ماجہ وغیرہ کی سُنن۔

(۳) مُسْنَد:

جس میں ہر صحابی کی احادیث بہ ترتیبِ ہجا یا کسی اور ترتیب سے یک جا

درج ہوں۔ جیسے مسند احمد و دارمی وغیرہ۔

(۴) معجم:

جس میں احادیث کا اندراج شیوخ کے لحاظ سے ہو۔ یعنی ہر استاد سے سنی ہوئی احادیث الگ الگ درج ہوں، اور شیوخ کا ذکر بہ ترتیب ہجا ہو۔

(۵) جزء:

جس میں صرف ایک مسئلہ یا موضوع (مثلاً صبر، شکر، ذکر وغیرہ) کی احادیث ہوں۔

(۶) کچھ ایسے مجموعے بھی ہیں جو مراسیل، متصلات وغیرہ کہلاتے ہیں اور ان کی تعریفیں اوپر گذر چکی ہیں۔

(۷) اربعین:

چالیس احایث کے مجموعے، ان کی تعداد ایک سو کے قریب ہے۔

(۸) وحدانیات تا عشاریات:

تفصیل اگلے اوراق میں اسی عنوان کے تحت دیکھئے۔

قرونِ ثلاثہ

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرنِی ...... الخ یعنی ''بہترین زمانہ میرا ہے۔ پھر ان کا جو میرے اور میرے صحابہؓ کے بعد آئیں گے، اور پھر ان کا جو اُن کے بعد آئیں گے''۔

اس حدیث کی روشنی میں ہمارے اسلاف نے قرونِ ثلاثہ کی تقسیم یوں کی ہے۔

قرنِ اوّل: بعثت سے ۱۱۰ھ تک۔

قرن دوم: ۱۱۱ھ سے ۱۷۰ھ تک۔ (عہد تابعین)

قرن سوم: ۱۷۱ھ سے ۲۲۰ھ تک۔ (عہد تبع تابعین)

عبدالحق محدث دہلوی (۱۰۵۲ھ) کی رائے یہ ہے کہ قرنِ سوم ۲۶۰ھ تک تھا۔ (صارم۔تاریخ الحدیث ص ۵۷)

تلاشِ حدیث

قرونِ اولیٰ میں تلاش حدیث کا یہ عالم تھا کہ ہر شخص دوسرے سے پوچھتا کوئی حدیث یاد ہے؟ یا کسی ایسے آدمی کو جانتے ہو جسے کوئی حدیث معلوم ہو"۔ اگر زید کوئی حدیث عمر سے بیان کرتا اور ساتھ ہی کسی ایسے آدمی کا نام لیتا جو اس حدیث کو جانتا ہو، تو عمر فوراً اس کے پاس پہنچتا، اور وہاں سے تلاش کی نئی راہوں پر نکل جاتا۔ کتنی ہی ایسی احادیث ہیں جو دس، پندرہ، پچاس بلکہ سوسو اسناد سے روایت ہوئیں صحیح بخاری کی پہلی حدیث:

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

ساتھ سو سلسلہائے اسناد (طرق) سے ہم تک پہنچی ہے، اور ارباب حدیث نے ہر سلسلے کو الگ حدیث شمار کیا ہے۔ اسناد کہ یہی وہ سلسلے ہیں جن کی وجہ سے احادیث کی تعداد پندرہ (۱۵) لاکھ تک جا پہنچی۔ ورنہ مکررات کو حذف کرنے کے بعد صحیح احادیث تقریباً دس ہزار رہ جاتی ہیں، اور باقی اندازاً دو تین لاکھ۔

امام البخاری[1] نے صحیح میں اور داریؒ نے مسند میں باب الرحلۃ (الخروج) فی طلب العلم کے عنوان کے تحت لکھا ہے کہ حضرت جابرؓ بن عبداللہ (۷۳، ۷۸ھ)

---

[1] امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ الجعفی البخاری۔ ۲۵۶ھ

ایک حدیث کی خاطر ایک ماہ کی منزل طے کر کے شام میں عبداللہ بن اُنیس (۵۴ھ) کے پاس گئے تھے۔ اور حضرت ابوایوب انصاریؓ (۵۱ھ) حدیثِ ذیل کی خاطر مصر میں عُقبہؓ بن عامر جہنی (جُہَنی) (۵۸ھ) کے ہاں جا پہنچے تھے:

مَن ستر علی مؤمن فی الدّنیا علیٰ خِزْیَۃٍ سَتَرہُ اللّٰہ یوم القیامۃِ.

(جو شخص دنیا میں کسی مؤمن کی عیب پوشی کرے گا، اللہ قیامت میں اس کے عیوب پر پردہ ڈالے گا)۔

ابنِ حجرؒ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں کہ عبید اللہ بن عدی تابعیؒ (۹۰ھ) ایک حدیث کیلئے عراق میں حضرت علیؓ (۴۰ھ) کے ہاں گئے تھے۔

(فتح الباری۔ طبع۔ مصر، ج ۱، ص ۱۵۹)

امام شافعیؒ (۲۰۴ھ)، امام احمد بن حنبلؒ (۲۴۱ھ) اور امام محمدؒ (۱۸۹ھ) کے حالات (مختلف کتب) میں لکھا ہے کہ ان حضرات نے تلاشِ حدیث میں عراق، یمن، حرمین، مصر اور شام تک کا سفر کیا تھا۔

علامہ مناظرِ احسن گیلانی حیدر آبادی، وَکنی[1] (۱۳۷۳ھ) نے ''معارف'' (اعظم گڑھ) میں ''تدوین حدیث'' کے عنوان سے ایک سلسلۂ مقالات شائع کیا تھا (معارف، ج ۴۷ شمارہ ۴۔۵۔۶، اپریل، مئی، جون ۱۹۴۱ء) اس میں لکھتے ہیں:

اِنّ ابا سعیدٍ رَحَل فی حرفٍ واحدٍ.

کہ حضرت ابوسعیدؓ خُدری (۷۴ھ) صرف ایک حرف میں شک پڑنے کی وجہ سے سفر پر روانہ ہو گئے تھے (معارف، شمارہ ۵، ص ۳۵۲)

---

[1] یہ تاریخ وفات قیاسی ہے، تا حال اس کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

آپ نے دارمیؒ کے حوالے سے لکھا ہے کہ:

اِنّ رجلاً من اَصحابِ النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم رَحَل اِلٰی فُضالۃؓ بن عبد اللّٰہ وھو بمصر.

''ایک صحابی ایک حدیث کے لئے مصر میں فضالہؓ بن عبداللہ (۵۳ھ) کے ہاں جا پہنچا تھا''۔ (معارف۔شمارہ۵،ص۳۵۳)

آپ نے سعیدؒ بن المسیّب (۹۴ھ) کا یہ قول بھی نقل کیا ہے:

انی کنت لا سیر اللیالی والایام فی طلب الحدیث .

''کہ میں تلاشِ حدیث کی خاطر کئی کئی دن اور کئی کئی راتیں چلتا رہتا تھا''۔

ابن حجر لکھتے ہیں کہ حافظ فسوی ابو یوسف یعقوب بن سفیان فسوی (۲۷۷ھ) نے تیس سال سفر کیا، اور اندازاً ایک ہزار شیوخ سے احادیث اخذ کیں۔ (تہذیب التہذیب، تذکرہ فسوی)

مدارسِ حدیث

حدیث کا پہلا مدرسہ وہ صفہ تھا جو مسجد نبوی کے احاطے میں واقع تھا۔ اس میں ستر کے قریب صحابہ مستقلاً رہتے تھے۔ ان میں ابو ہریرہؓ (۵۷۔۵۹ھ) بھی تھے۔ جابرؓ بن عبداللہ (۷۳۔۷۸ھ) اور ابنِ عمرؓ (۷۴ھ) مسجدِ نبوی میں درس دیتے تھے۔ ابنِ عباسؓ (۶۸ھ) مکہ میں، اور ابن مسعودؓ (۳۲ھ) کوفہ میں پڑھاتے تھے (تاریخ الحدیث صارم ص ۵۷) بعد میں مدارس کا یہ سلسلہ دہلی سے غرناطہ تک پھیل گیا۔ علامہ ذہبیؒ (۷۴۸ھ) تذکرۃ الحفاظ میں ایک سو تیس اکابرِ احادیث کا ذکر کرنے کے بعد انکے مدارس کے متعلق لکھتے ہیں کہ: ان کے ایک ایک درس

میں دس دس ہزار طلبہ شامل ہوتے تھے"۔ (تذکرہ۔ ج ۲ ص ۱۰۱)

حافظ ابوالحسن علی بن عاصم واسطیؒ (تلمیذ امام ابوحنیفہ ۲۰۱ھ) کے حلقۂ درس میں تیس ہزار سے زیادہ کا اجتماع ہوتا تھا۔ (ایضاً۔ تذکرہ علی بن عاصم)

ابوحاتمؒ کہتے ہیں کہ میں بغداد میں سلیمانؒ بن حرب (۲۲۴ھ) کے حلقۂ درس میں گیا۔ چالیس ہزار طلبہ شریکِ درس تھے۔ ان میں خلیفہ مامون الرشید عباسی (۲۱۸ھ) بھی تھا۔ (ایضاً۔ تذکرہ سلیمان بن حربؒ)

امامِ اعظم کے ایک اور شاگرد یزید بن ہارون بغدادیؒ (۲۰۶ھ) کے درس میں اندازاً ستر ہزار طلبہ شامل ہوتے تھے۔ (ایضاً۔ تذکرہ یزید بن ہارونؒ)

جب امام محمد شیبانیؒ (کوفہ میں) درس دیتے تھے تو ہجومِ خلق کی وجہ سے گلیاں رک جاتی تھیں۔ (ذہبی۔ مناقب ابوحنیفہ وصاحبیہ۔ طبع مصر ص ۵۳)

حدیث عہدِ رسول کی تاریخ ہے

امام بخاریؒ کی صحیح کا نام ہے:

الجامع الصّحيح المسند من امور رسول الله صلّى الله عليه وسلّم وايّامه.

یعنی حضور ﷺ کے امور، حالات اور ایام کی تاریخ۔

عام تواریخ کی حالت یہ ہے کہ اول تو واقعات کا کوئی عینی شاہد ہی نہیں ہوتا۔ اگر ہو بھی تو مجہول الحال اور ناقابلِ اعتماد۔ تاریخ نگار عموماً کسی عصری یا قریب العصر مؤرخ پر اعتماد کرتے ہیں۔ یا قدیم نوشتوں، مخطوطوں، کھنڈروں، برتنوں اور نقش و نگار سے مدد لیتے ہیں۔ لیکن پیغمبرِ اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کے سلسلے میں حالات بالکل مختلف ہیں۔ یعنی عینی شاہدوں (صحابہ) کی تعداد چار لاکھ کے قریب تھی۔ ان میں اندازاً ایک لاکھ ایسے تھے جو حضور ﷺ سے اکثر ملتے اور ان کے

ارشادات کو یاد کرنے یا لکھنے کی کوشش کرتے تھے۔

توفی النبیّ صلّی اللّٰه علیه وسلّم من راٰة وسمع منه زیادة علٰی ماة الف انسان من رجل و امرأة. کلهم قدروی عنه سماعاً ورویة. (اصابه فی تمیزا الصّحابه. بحواله معارفِ ج ۴۷. شماره ۵. ص ۳۴۱)

"حضور علیہ السلام کی رحلت کے وقت ان لوگوں کی تعداد، جنہوں نے آپ کو دیکھا اور آپ کے ارشادات سنے، ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔ اس میں مرد و زن سب شامل تھے۔ ان لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اور اپنے کانوں سے سن کر روایت کی"۔

اس قول کا یہ مطلب نہیں کہ حضور علیہ السلام ہر وقت ایک لاکھ صحابہ میں گھرے رہتے تھے۔ یہ ہے کہ جن لوگوں نے آپ سے روایت کی، ان کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔ حضور علیہ السلام کے پاس ہر روز اتنے آدمی آتے تھے، کچھ زیارت، کچھ درس اور کچھ امورِ دین و دنیا کے لئے، کہ ان کی مجموعی تعداد (از بعثت تا رحلت) پچاس لاکھ سے کم نہ ہوگی۔ آخری حج میں آپ کا خطبہ سننے والوں کی تعداد سوا لاکھ کے قریب تھی۔ ان تمام عینی شاہدوں نے سالہا سال تک آپ کو دیکھا، آپ کے ارشادات سنے، آپ کی قیادت میں ہزاروں نمازیں ادا کیں، آپ کو قیام اور سفر میں دیکھا اور آپ کی ہر ادا کی اس حد تک نقل کی کہ جب حضرت عبداللہؓ بن مسعود (۳۲ھ) سفر پر نکلتے تو ہر اس مقام پر رکتے جہاں کبھی حضور علیہ السلام رکے تھے۔ انہی مقامات پر نماز پڑھتے جہاں حضور علیہ السلام نے ادا کی تھی، اور حضور علیہ السلام کی دعائیں حضور علیہ السلام ہی کی لے میں دہراتے تھے۔

ان شاہدوں کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ جب کوئی حدیث بیان کرنے لگتے تو

اس خوف سے کہ کہیں کوئی غلطی نہ ہو جائے، تھر تھر کانپتے اور بعد از روایت سجدے میں گر کر سہو ونسیان کے لئے معافی مانگتے تھے۔ یہ گواہ رسول ﷺ کے جان نثار اور اللہ کے سچے پرستار تھے۔ راست باز، بلند کردار اور عبادت گذار۔

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ ؕ (سورۃ توبہ، ۱۱۲)

”گناہوں سے تائب، عبادت گذار، حمد خواں، سیاح، راکع و ساجد، نیکی کے مبلغ، بدی سے روکنے والے اور خدائی حدود کے محافظ“۔

ظاہر ہے کہ ان کی روایت میں کذب کا شائبہ تک نہیں ہوسکتا، یوں بھی عرب بہادر، نڈر اور راست گو تھے۔ اسلام لانے کے بعد وہ ان اوصاف میں پختہ تر ہوگئے۔ ان کا یہ ایمان تھا کہ حضور پرنور کی طرف کوئی ایسی بات منسوب کرنا جو آپ نے ارشاد نہ فرمائی ہو، گناہ کبیرہ ہے۔ انہیں یہ بھی ہدایت تھی کہ حضور ﷺ کے ارشادات کو حضور ﷺ کے الفاظ میں دوسروں تک پہنچائیں۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ایک صحابی کو ایک دعا سکھلائی، اور پھر سنی۔ اس نے یوں سنائی:

اٰمَنْتُ بکتابکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنبیّکَ الّذی ارسلتَ.

آپ نے فرمایا کہ نبیّک کی جگہ رسولک پڑھو۔

(معارف ج ۴۷، شمارہ ۵ ص ۳۲۵)

حدیث میں تواتر

اگر ہم ان عقائد، اعمال اور احکام کو شمار کریں، جو عہدِ رسول سے آج تک مسلمانوں میں باقی ہیں، تو ان کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہو جائے گی۔ ہماری

تاریخ کا یہ وہ حصہ ہے، جسے کروڑوں انسانوں کا عمل دہرا رہا ہے، اور اگر ہم اسے ضبط کرنے بیٹھیں تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

اختلافی احادیث

احادیث کی ایک قسم تو وہ ہے جن کی صحت پر تمام علماء متفق ہیں۔ ان کی تعداد دس ہزار سے کم نہیں۔ اور کچھ ایسی بھی ہیں جن کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض انہیں صحیح اور بعض دیگر ضعیف سمجھتے ہیں۔ ہمیں یہاں صحیح و غلط کی بحث میں پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر اس قول کو جو میری طرف منسوب ہو، قرآن کی کسوٹی پر پرکھو۔ اگر وہ قرآن کے مطابق ہو، تو لے لو ورنہ مسترد کردو۔ اختلافی احادیث کو پرکھنے کے لئے واحد صحیح معیار یہی ہے۔

تاریخِ تدوینِ حدیث

عام خیال یہ ہے کہ احادیث کی تدوین حضور ﷺ کی رحلت سے کئی سو سال بعد ہوئی تھی۔ یہ خیال درست نہیں۔ ہمارے پاس اس امر پر یقین انگیز شہادت موجود ہے کہ احادیث کو معتدبہ ذخیرہ رسول ﷺ اور صحابہؓ کے عہد ہی میں مدون ہو چکا تھا۔ چند تفاصیل[1] حاضر ہیں۔

عہدِ رسول ﷺ کی سرکاری دستاویزات

یہ دستاویزات دو قسم کی تھیں۔ اول وہ جو حضور نے ہجرت سے پہلے لکھوائی تھیں دوم وہ جو بعد از ہجرت لکھی گئیں۔

ہجرت سے پہلے کی دستاویزات

(۱) جب حضور ﷺ بہ ارادۂ ہجرت مکہ مکرمہ سے نکلے اور کچھ مسافت طے کر چکے، تو سامنے سے ایک گھڑ سوار جو از سرتا پا مسلح تھا، نمودار ہوا۔ آپ کے رفیقِ سفر (حضرت ابوبکر صدیقؓ) نے پوچھا۔ ''اب کیا ہوگا''؟ فرمایا۔ غم نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے''۔ اس کے بعد اس سوار کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا، اور دھنستا ہی چلا گیا۔ سوار گھبرا کر حضور ﷺ کے پاس پہنچا اور رحم و کرم کا طالب ہوا۔ حضور ﷺ نے نہ صرف یہ کہ اسے معاف کر دیا، بلکہ پروانۂ امن بھی لکھ کر دے دیا۔ اس کا نام تھا، سراقہ بن مالک (۲۴ھ) جب وہ رخصت ہونے لگا تو حضور ﷺ نے فرمایا:
''کتنا مبارک ہوگا وہ دن، جب کسریٰ کے کنگن سراقہ کو پہنائے جائیں گے''۔

---

[1] ان تفاصیل میں ہر عنوان کے تحت رجال و کتب کا ذکر بہ ترتیب وفیات ہوا ہے، یعنی پہلے وفات پانے والے کا ذکر پہلے ہوا ہے، اور بعد میں مرنے والے کا ذکر بعد میں۔

اس ارشاد سے ٹھیک بیس برس بعد (عہدِ عمرؓ) ایران کا پایۂ تخت فتح ہوا۔ مالِ غنیمت میں کسریٰ کے کنگن بھی آئے۔ فاروق اعظمؓ نے فوراً سراقہ کو طلب فرمایا، اور وہ کنگن پہنا دیئے۔ (صحیفہ ہمام بن منبہ ص ۱۸)

سراقہ فتح مکہ (۸ھ) کے دن ایمان لایا تھا۔

(۲) حضور علیہ نے ہجرت سے پہلے تمیم الداری۔ تمیم بن اوس بن خارجہ بن سواد الداری (دار، شاخ از لخم، ۳۵ھ) کو اس مضمون کا ایک پروانہ لکھ دیا تھا کہ جب فلسطین کا ایک شہر جرون (جو آج کل خلیل کے نام سے مشہور ہے) فتح ہوگا تو وہ تمھیں بطور جاگیر دے دیا جائے گا۔ یہ تحریر، الوثائق شمار ۴۳ میں دیکھیے۔

ہجرت سے بعد کی تحریرات

(۳) جب حضور علیہ مدینہ میں وارد ہوئے تو آپ نے تقریباً پچاس دفعات پر مشتمل ایک دستور نافذ فرمایا۔ جس میں مہاجرین، انصار، یہود اور دیگر سکانِ مدینہ کے حقوق کی تفصیل تھی۔ یہ تحریر چمڑے پر تھی اور اسے بین الاقوامی سطح پر بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یہ ''الوثائق'' کی پہلی دستاویز ہے۔

(۴) آپ علیہ نے صفر ۲ھ میں بنو حمزہ سے ایک تحریری معاہدہ کیا تھا۔

(الوثائق۔ شمار ۱۵۹)

(۵) ہجری کے پانچویں سال دو اور قبائل یعنی بنو فزارہ اور بنو غطفان سے معاہدہ کیا۔ (الوثائق۔ شمار ۸)

(۶) چھٹے سال حدیبیہ کا تاریخی معاہدہ ظہور میں آیا۔ جب اہلِ مکہ نے ''رسول اللہ'' کے الفاظ پر اعتراض کیا تو حضور علیہ نے انھیں نوکِ شمشیر سے کھرچ ڈالا۔ (ابنِ ہشام ص ۷۴۷، طبع مصر)

(۷) آپ ﷺ نے ۷ھ میں قیصر، کسریٰ مقوقس وغیرہ (والی اسکندریہ) کو تبلیغی خطوط لکھے۔ جو تمام بڑی بڑی تواریخ میں منقول ہیں۔ نیز ملاحظہ ہو:

الوثائق کا شمار ہائے ذیل:

شمار	۱۵	خط یہودِ خیبر کے نام۔
شمار	۲۱۔۲۲	نجاشی، شاہِ حبشہ کے نام۔
شمار	۲۶	قیصر کے نام۔
شمار	۲۹	پوپ کے نام۔
شمار	۴۹	مقوقس کے نام۔
شمار	۵۳	شاہِ ایران کے نام۔

(۸) جب ۹ھ میں حضور ﷺ نے دومۃ الجندل (شام کا ایک شہر، تبوک کے قریب) کے رئیس سے معاہدہ کیا۔ تو بقول ابن سعد[1] (طبقات ج ۲ ص ۱۲۰)، خَتَمَہٗ بظفرہٖ، اس پر اپنے ناخن سے نشان لگایا۔ اس زمانے میں انگوٹھے کی جگہ ناخن سے نشان لگایا جاتا تھا۔ یہ معاہدہ سفید چمڑے پر لکھا گیا تھا۔ (وثائق۔۱۹۰)

(۹) حضور ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ بن حارث المزنی کو بعض معاون کے متعلق ایک تحریر عنایت فرمائی تھی، جس کا متن سنن ابو داؤد (کتاب القطائع) اور موطا (کتاب الزکوۃ) میں درج ہے۔ بلاذری (۲۷۸ھ) فتوح البلدان (ص ۱۳) میں لکھتا ہے کہ جب بلال رضی اللہ عنہ کی اولاد نے یہ تحریر خلیفہ عمر رحمہ اللہ بن عبدالعزیز کے سامنے پیش کی تو انہوں نے احتراماً اسے چوم لیا۔

(۱۰) صحیح بخاری (کتاب العلم) میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضور ﷺ نے ایک مہم کے سربراہ کو ایک ہدایت نامہ دیا۔ اور فرمایا کہ اسے فلاں مقام پر پہنچ کر کھولنا۔

[1] پورا نام: عبداللہ محمد بن سعد بن منیع البصری الزہری ...... (۲۳۰ھ)

اس نے ایسا ہی کیا، اور وہ تحریر اپنے ساتھیوں کو پڑھ کر سنائی۔

(صحیفہ ہمام۔ص ۶۱)

(۱۱) عبداللہؓ بن عمر (۷۴ھ) سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے زکوٰۃ پر ایک کتابچہ تیار کرایا تھا جو آپ کی تلوار کے ساتھ لٹکا رہتا تھا۔ آپ اس کی نقول اپنے عاملوں کے بھیجنے کا ارادہ فرما رہے تھے کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ بعد میں یہ تحریر حضرت عمرؓ کے گھرانے میں رہی۔ عمرؒ بن عبدالعزیز کے پاس بھی اس کی ایک نقل موجود تھی۔ (صحیفہ ہمام ص ۲۲ و ترمذی کتاب الزکوٰۃ)

(۱۲) ایک دفعہ حضورﷺ نے ہجرت سے کچھ عرصہ بعد مدینہ کے مسلمانوں کو شمار کرنے اور ان کے نام لکھنے کا حکم دیا۔

اُكْتُبُوْا لِي مَنْ تلفظ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاس.

''ان لوگوں کی فہرست تیار کرو، جو اسلام لا چکے ہیں۔

صحابہؓ نے تعمیل کی اور

فكتبنا له الفاً وخمس مائة رجل.

(بخاری . كتاب الجهاد و اليسر)

''پندرہ سو آدمیوں کے نام لکھے''۔

(۱۳) غزوہ خندق کے موقعہ پر ابوسفیان نے حضورﷺ کو لکھا کہ ہم آپ کو ختم کرنے کے لئے بڑی جمعیت میں آرہے ہیں۔ حضورﷺ نے جواب میں لکھا، کہ تم مبتلائے فریب ہو۔ فنا و بقا اللہ کے ہاتھ میں ہے، اور وہ دن دور نہیں، جب لات، عزیٰ، اساف، نائلہ اور ہُبل کا نام تک دنیا سے مٹ جائے گا۔

(عربی متن کیلئے دیکھئے، الوثائق ص ۱۰)

ڈاکٹر حمید اللہ نے ''الوثائق التیاسیہ'' میں ۳۸۶ خطوط، ہدایت نامے،

معاہدے اور خطبے درج کئے ہیں، جن میں سے ۲۹۱ کا تعلق حضور ﷺ سے ہے۔ اس کی پہلی تحریر ۴۷ دفعات پر مشتمل ایک معاہدہ ہے، جو حضور اور مدینہ کے یہود و انصار کے درمیان ہوا تھا۔

شمار۔ ۱۱ میں معاہدہ حدیبیہ کا متن ہے۔

شمار۔ ۱۵ میں یہودِ خیبر کے نام ایک خط ہے۔

شمار۔ ۱۷ میں اموالِ خیبر کی تقسیم کے متعلق حضور ﷺ کی ہدایات ہیں۔

شمار۔ ۲۱، ۲۲، ۲۶، ۲۹، ۴۹، ۵۳ اور ۵۴ میں حبشہ، روم، اسکندریہ، ایران کے سلاطین اور دیگر امراء کی طرف خطوط ہیں۔ وقِس علیٰ ھذا۔

(۱۴) جب حضور ﷺ نے فتح مکہ پر ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ تو یمن کا ایک شخص ابوشاہ کہنے لگا کہ حضور ﷺ! مجھے یہ خطبہ لکھوا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ:

اُکْتُبُوْہُ لابی شاۃ. ''ابوشاۃ کو یہ لکھوا دو'' (بخاری۔ کتاب العلم)۔

(۱۵) ایک دفعہ ایک انصاری کہنے لگا کہ حضور ﷺ! میرا حافظہ کمزور ہے اور آپ کے مواعظ یاد نہیں رہتے۔ فرمایا۔ استعن بیمینک. ''کہ اپنے دائیں ہاتھ سے مدد لو'' یعنی لکھ لیا کرو (ترمذی، باب العلم)۔

(۱۶) عبداللہؓ بن عمرو بن عاص (۶۵ھ) حضور ﷺ کے اقوال لکھ لیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کسی نے ٹوکا تو آپ نے حضور ﷺ کی طرف رجوع کیا۔ حضور ﷺ نے اجازت دے دی۔ عبداللہ نے پوچھا کہ کیا میں وہ اقوال بھی لکھ لیا کروں، جو حالتِ غضب میں آپ کے منہ سے نکلیں؟ آپ نے فرمایا۔ بیشک، کیونکہ:

فَاِنّی لا اقولُ اِلاَّ حقاً. ''میری ہر بات حق ہوتی ہے''۔

آپ نے ایسے ایک ہزار اقوال جمع کئے تھے۔ آپ کے مجموعے کا نام ''الصحیفۃ الصادقۃ'' تھا۔ حفظت عن النبی الف مثل۔ ''میں نے حضور ﷺ کے ایک

ہزار اقوال محفوظ کئے ہیں"۔ یہ صحیفہ مسند احمد بن حنبلؒ کا ایک حصہ بن چکا ہے۔

(اسد الغابہ۔ ج ۳۔ ص ۲۳۳)

(۱۷) جب ۸ھ میں حضرت عباسؓ نے اپنا ایک قبطی الاصل غلام ابورافعؓ قبطی (۳۶ھ) حضورﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ تو آپ نے اسے آزاد کر کے پروانہ آزادی بھی ساتھ دیا جو معاویہؓ بن ابی سفیان نے لکھا تھا۔ (صحیفۂ ہمام ص ۲۷)

(۱۸) حضورﷺ کی رحلت کے بعد جب متلاشیانِ حدیث، حضرت انسؓ بن مالک انصاری (۹۱ھ) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ایک جزدان دکھا کر کہتے کہ یہ ہیں وہ احادیث جو میں نے رسولِ مقبولﷺ سے سنی تھیں، پھر انہیں سنا کر تصدیق بھی کرالی تھی۔ بعض لوگوں نے حضرت انسؓ کے شاگرد ابان بن عثمان کو دیکھا کہ وہ انسؓ کے پاس بیٹھ کر حدیثیں لکھ رہے تھے۔ (صحیفۂ ہمام ص ۲۸)

(۱۹) وائل بن حجر (۶۰ھ) حضر موت کا ایک شاہزادہ تھا جو مدینہ میں پہنچ کر مسلمان ہوگیا۔ جب وہ واپس جانے لگا تو حضورﷺ نے ایک صحیفہ لکھوا کر اس کے حوالے کیا۔ اس میں نماز، زکوٰۃ، شراب، سود اور روزے کے متعلق احکام درج تھے (معارف ج ۴۷۔ جون ۱۹۴۱ء ص ۴۳۳)۔

جب حضورﷺ نے عمروؓ بن حزم (۵۱ھ) کو یمن کا حاکم مقرر کیا تو اسے کچھ تحریری ہدایات بھی ساتھ دیں۔ (معارف۔ ایضاً۔ ص ۴۳۴)۔

عبداللہ بن عمرؓ (۷۴ھ) فرماتے ہیں کہ حضورﷺ نے اہلِ یمن کو ایک تحریر بھیجی تھی جس میں زرعی پیداوار کی زکوٰۃ درج تھی۔ (سنن، دارقطنی، باب فی قدر الصدقۃ فیما اخرجت الارض)۔

حضورﷺ نے وفات سے ایک ماہ پہلے قبیلہ جہینیہ کی طرف ایک تحریری حکم بھیجا تھا کہ وہ مُردار کی کھال استعمال نہ کریں۔ (ترمذی۔ باب ماجاء فی جلود المیتۃ)

جب حضرت ابوبکرؓ (۱۳ھ) نے حضرت انسؓ کو بحرین کا عاملِ مقرر کیا، تو انہیں زکوٰۃ وصدقہ کے متعلق ایک ہدایت نامہ دیا تھا۔ جس کا عنوان تھا:

هٰذه فريضة الصدقه التى فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰه علا المسلمين والّتى اَمَرَ بها رسوله.

''یہ ہیں صدقہ کے متعلق وہ ہدایات جو حضور ﷺ نے نافذ فرمائی تھیں اور جن کی تعمیل کا آپ نے حکم دیا تھا''۔

امام بخاریؒ نے اس تحریر کو اپنی صحیح میں گیارہ مرتبہ دہرایا ہے۔ چھ مرتبہ کتاب الزکوٰۃ میں، اور باقی دیگر ابواب میں۔

(۲۰) ایک دفعہ حضرت عمرؓ (۲۳ھ) نے پوچھا کہ حضور ﷺ نے شوہر کی دیت میں سے بیوی کو کیا دلایا ہے؟ تو ضحاک بن سفیان نے جواب دیا کہ اس پر ہمارے پاس حضور ﷺ کی ایک تحریر موجود ہے۔ (دار قطنی۔ ج ۲۔ ص ۴۸۵)

صحابہؓ کے مجموعے

گو صحابہؓ اور صحابیاتؓ کی تعداد چار لاکھ کے قریب تھی۔ لیکن ان کے مجموعہائے حدیث دو درجن سے زیادہ نہیں ہیں۔ اس کی وجوہ یہ ہیں کہ ان میں لکھنے والے بہت کم تھے۔ دوم حضور ﷺ نے ابتداء میں کتابتِ حدیث سے روک دیا تھا۔ سوم عربوں کو اپنے حافظہ پر بہت ناز تھا اور صحابہؓ اس وصف کو باقی رکھنا چاہتے تھے۔

ہمیں اب تک جن مجموعوں کا علم ہوا ہے، وہ یہ ہیں:

(۲۱) علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ (۱۳ھ) نے پانچ سو احادیث کا ایک مجموعہ تیار کیا تھا جسے بعد میں آپ نے تلف کر دیا۔ (تذکرۃ الحفاظ۔ ج ۱۔ ص ۵)

(۲۲) سَمُرَۃؓ بن جُندُب (۵۹۔۶۰ھ) نے بھی ایک کتابچے میں کچھ احادیث ضبط کی تھیں جنہیں حسن بصریؒ (۱۱۰ھ) نے بھی روایت کیا تھا۔ (تہذیب العہدیب ''حسن بصری'')

(۲۳) ترمذی نے جابرؓ بن عبداللہ (۳۔۷۸ھ) کے ایک صحیفے کے متعلق لکھا ہے کہ: ''میں نے وہ صحیفہ قتادہؒ کے سامنے ایک مرتبہ پڑھا، اور اسے یاد ہو گیا''

(ترمذی باب ما جاء فی ارض المشترک)

(۲۴) حضرت علیؓ کے پاس بھی ایک صحیفہ تھا۔ جس میں اونٹوں کی زکوٰۃ، جراحات، حدودِ حرم اور معاہدات وغیرہ کے متعلق کچھ ہدایات تھیں، جو آپ نے حضورﷺ سے لی تھیں۔ (بخاری۔ کتاب العلم)۔

(۲۵) ایک دفعہ رافعؓ بن خدیج (۳۔۷۴ھ) نے حضورﷺ سے پوچھا کہ کیا ہم آپ کے ارشادات قلم بند کر سکتے ہیں؟ فرمایا:

اکتبوا ولا حرج. ''کہ لکھنے میں کوئی حرج نہیں''۔

(کنز العمال از متقی الہندی۔ ج۴۔ص۵۸)

(۲۶) عمروؓ بن حزم (۵۱ھ) نے (جسے حضورﷺ نے عاملِ یمن مقرر کیا تھا) حضورﷺ کے اکیس (۲۱) فرامین کتابی صورت میں جمع کئے تھے، جو ابنِ طولون کی کتاب اعلام السائلین عن کتب سید المرسلین کے ساتھ بطورِ ضمیمہ شامل ہیں۔

(۲۷) عبداللہؓ بن عمرو بن عاص (۶۵ھ) کے صحیفے میں کئی ہزار احادیث تھیں۔

(اسد الغابہ۔ ج۳۔ص۲۳۳)

جابرؓ بن عبداللہ (۳۔۷۵ھ) نے احکامِ حج پر ایک رسالہ مدوّن کیا تھا۔ جس میں متعدد احادیث تھیں۔ (التاریخ الکبیر از امام بخاری۔ ج۴۔ص۱۸۲ اور تہذیب التہذیب۔ ج۴۔ص۲۱۵)

(۲۸) حضرت عائشہؓ (۵۸ھ) کے بھانجے عروہ بن زبیرؒ (۹۴ھ) کے پاس احادیث کا ایک مجموعہ تھا۔ جس میں حضرت عائشہؓ اور دیگر صحابہ کی احادیث درج تھیں۔ (طبقات ابن سعد ج ۵۔ ص ۱۳۳ اور تہذیب التہذیب۔ ج ۷۔ ص ۱۸۳)

(۲۹) سعدؓ بن عبادہ انصاری (۱۱۔۱۵ھ) کے پاس بھی احادیث نبوی کا ایک رسالہ تھا۔ (طبقات، ج ۳، ص ۱۴۲ اور تہذیب التہذیب، ج ۳، ص ۴۷۵)۔

(۳۰) عبداللہ بن عمرؓ (۷۴ھ) اپنے مولیٰ اور شاگرد نافع (۱۱۶۔۱۲۰ھ) کو احادیث املا کرایا کرتے تھے۔ (تہذیب التہذیب، ج ۱۰، ص ۴۱۳)

(۳۱) عبداللہؓ بن عباسؓ[1] (۶۸ھ) کے متعلق ان کے شاگرد عکرمہ (۱۰۵۔ ۱۰۸ھ) کی روایت ہے کہ ایک دفعہ طائف کے کچھ لوگ آپ کے پاس احادیث سننے کے لئے آئے۔

آپ نے ایک جزدان نکالا اور انہیں چند احادیث املا کرائیں۔

(ترمذی۔ کتاب العلل)

ایک مرتبہ مغیرہؓ شعبہ (۵۰ھ) کے کچھ احادیث لکھ کر امیر معاویہؓ کو بھیجی تھیں۔ (بخاری۔ باب الذکر بعد الصلوٰۃ)

(۳۲) جب مروان بن حکم (۶۴ھ) مدینہ کا گورنر مقرر ہوا، تو اس نے حضرت ابوہریرہؓ کو طلب کیا، اور ان سے احادیث سنیں۔ ایک کاتب نے جو پردے کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، یہ لکھ لیں۔ یہ نسخہ بعد میں خلیفہ عمر اموی کے والد عبدالعزیزؒ (۸۶ھ) کے پاس بھی رہا۔ (طبقات، ج ۷، ص ۱۵۷)

(۳۳) معن بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود راوی ہیں کہ ایک دن میرے والد نے ایک کتاب مجھے دکھائی، اور حلفاً فرمایا کہ یہ عبداللہؓ بن مسعود کی لکھی

---

[1] آپ ۱۶۶۰ احادیث کے راوی ہیں۔

ہوئی ہے۔ (جامع بیان العلم، حافظ عبدالبر۔ باب ذکر الرخصۃ فی کتابۃ العلم)

(۳۴) ایک دفعہ کسی نے حضرت ابو ہریرہؓ کو ایک حدیث سنائی۔ سن کر کہا، کہ مجھے اس حدیث کا علم نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ یہ میں نے آپ ہی سے سنی تھی۔ فرمایا:

اِن کنت سمِعتَه منّی فهو مکتوبٌ عندی.

''کہ اگر تم نے مجھ سے سنی ہے تو وہ میرے ہاں لکھی ہوئی ہوگی''۔

اس کے بعد اندر گئے اور ایک طومار اٹھا لائے۔ اسے دیکھا اور وہ حدیث[1] نکل آئی۔ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ نے ۵۳۷۴ احادیث لکھ رکھی تھیں۔ ان میں سے ۱۳۸ احادیث آپ کے ایک شاگرد ہمام بن منبہ یمنی (۱۱۰ھ) نے لکھ لی تھیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے اس نسخے کا ایک مخطوطہ ۱۹۳۳ء میں برلن کی کسی لائبریری سے ڈھونڈ نکالا۔ اس کا ایک مخطوطہ دمشق میں بھی جسے وہاں کی عربی اکاڈمی نے اپنے جریدے ''مجلۃ المجمع العلمی العربی'' میں بالاقساط شائع کیا۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے ۱۹۵۵ء میں اس کا ایک نیا ایڈیشن تیار کر کے حیدر آباد دکن سے نکالا، ساتھ ۶۳ صفحات کے ایک فاضلانہ مقدمہ کا اضافہ کیا۔ اس کا اردو ترجمہ حیدر آباد دکن کے ایک عالم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب نے کیا تھا۔

ڈاکٹر صاحب کو انقرہ یونیورسٹی سے ہمام کے شاگرد معمر بن راشد کا بھی ایک صحیفہ ملا ہے جسے وہ شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ صحیفۂ ہمام، مسند احمد بن حنبلؒ (طبع اول ج ۲ ص ۳۱۲) کا حصہ بن چکا ہے۔ (صحیفہ ہمام۔ ص ۴۲)

(۳۵) ابو ہریرہؓ کے ایک شاگرد بشیر بن نہیک کہتے ہیں کہ میں ابو ہریرہؓ کی احادیث لکھ لیا کرتا تھا۔ میں جب ان سے رخصت ہونے لگا تو انہیں ایک کتاب دکھائی، سنائی اور کہا۔ هٰذا ما سمِعتُ مِنک. قال نعم. کہ ''یہ احادیث میں

---

[1] معارف شمارہ ۶۔ ج ۴۷۔ ص ۴۲۳)

نے آپ سے سنی تھیں۔فرمایا۔تم درست کہتے ہو"۔ (معارف۔ایضاً۔ص ۴۲۴)

ابو ہریرہؓ کے آٹھ سوشاگرد تھے۔ان میں سے کس نے کتنی احادیث ضبط کی تھیں،ہمیں معلوم نہیں۔

صحیح بخاری میں ابو ہریرہؓ کا یہ قول موجود ہے کہ عبداللہؓ بن عمرو بن عاص (۶۵ھ) کی احادیث مجھ سے زیادہ تھیں،کیونکہ وہ لکھ لیا کرتے تھے۔ہم کہہ چکے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی احادیث ۵۳۷۴ تھیں۔اس لئے عبداللہؓ بن عمروؓ کی احادیث کچھ زیادہ ہی ہوں گی۔ (معارف۔ایضاً۔ص ۴۲۵)

(۳۶) حضرت انسؓ کے مرویات ۱۲۸۶ تھیں۔آپ اپنی اولاد کو کہا کرتے تھے قیدوھذا العلم۔کہ اس علم حدیث کو لکھ لیا کرو۔ (معارف۔ایضاً۔ص ۴۲۷)

حاکم (۴۰۵ھ) کی مستدرک میں سعید بن بلال کا یہ قول درج ہے کہ جب ہم حضرت انسؓ کے پاس جاتے تو وہ ایک بستہ نکال لاتے اور فرماتے کے

هٰذا سمعتُها من النبيّ صلّى الله عليه وسلّم فكتبتها وَعَرَضْتُها عليه .

"یہ وہ احادیث ہیں جو میں نے حضور ﷺ سے سنیں اور پھر لکھ کر برائے تصدیق ان کو سنائی تھیں"۔(ایضاً ص ۴۲۸)

جابرؓ بن عبداللہ ۱۵۰۰ احادیث کے راوی تھے۔ان کے شاگرد وہب بن مُنبّہ (جو ہمام بن مُنبّہ کے بھائی تھے) ان کی احادیث لکھ لیا کرتے تھے۔

(معارف۔ایضاً۔ص ۴۲۹)

(۳۷) عمر بن عبدالعزیز کا حکم

جب ۹۹ھ میں عمر بن عبدالعزیز مسندِ خلافت جلوہ گر ہوئے تو آپ نے تمام عمال کو لکھا:

انظرْ واحديث رسولِ اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلّم فاجمعوهُ.

''کہ حدیثِ رسول ﷺ کو ڈھونڈو اور جمع کرو''

(فتح الباری۔ کیف یقبض العلم)

آپ نے مدینہ کے فقیہ و قاضی ابوبکر بن عمرو بن حزم خزرجی (۱۲۰ھ) کو بھی یہی بات لکھی۔ اس کی تعمیل میں ایک مجموعہ تو خود قاضی ابوبکر نے تیار کیا اور دوسرا امام محمد بن عبداللہ شہاب زُہریؒ (۱۲۴ھ) نے ترتیب دیا۔

(۳۸) پہلی اور دوسری صدی کے مجموعے

پہلی اور دوسری صدی میں حدیث کو پھیلانے اور ضبط کرنے میں جن لوگوں نے بہت کوشش کی، ان میں چند ایک کے نام یہ ہیں۔

	نام	سکونت	سالِ وفات
۱۔	سعید بن جبیرؒ	کوفہ	۹۵ ہجری
۲۔	خارجہ بن زید بن ثابتؒ	مدینہ	۹۹ "
۳۔	ہمام بن مُنَبّہؒ	یمن	۱۰۱/۱۰۲ "
۴۔	طاؤس بن کیسانؒ	ہمدان	۱۰۵ "
۵۔	محمد بن اسحاقؒ	بغداد	۱۰۵ "
۶۔	قتادہ بن دعامہؒ	۔	۱۰۷ "
۷۔	سفیان بن عُیَینہؒ	کوفہ	۱۰۷ "
۸۔	خواجہ حسن بصریؒ	بصرہ	۱۱۰ "
۹۔	وہب بن مُنَبّہ	یمن	۱۱۴ "

۱۰۔	ابنِ شہاب زہریؒ	مدینہ	۱۲۴ ہجری
۱۱۔	حماد بن ابی سلیمانؒ	کوفہ	۱۳۰ "
۱۲۔	امام ابوحنیفہؒ	کوفہ	۱۵۰ "
۱۳۔	ابنِ جریجؒ	مکہ	۱۵۰ "
۱۴۔	ابن یسارؒ	مدینہ	۱۵۱ "
۱۵۔	اوزاعیؒ	دمشق	۱۵۷ "
۱۶۔	سفیان ثوریؒ	بصرہ	۱۶۱ "
۱۷۔	حافظ ابنِ لہیعہؒ	مصر	۱۷۴ "
۱۸۔	امام مالکؒ	مدینہ	۱۷۹ "
۱۹۔	عبداللہ بن مبارکؒ	مرو	۱۸۱ "
۲۰۔	ابنِ جنادہؒ	مصر	۱۹۱ "
۲۱۔	وکیع بن جراحؒ	نیشاپور	۱۹۷ "
۲۲۔	قزاز۔معن بن عیسیٰؒ	مدینہ	۱۹۸ "

کچھ نام اور بھی ہیں۔لیکن میں انہی پر اکتفا کرتا ہوں۔

(اکمال۔اردو ترجمہ طبع کتاب منزل۔لاہور ۱۹۶۳ء)

(۳۹) حفاظ کے تذکرے

ہم کہہ چکے ہیں کہ صحابہؓ کتابتِ احادیث کو ناپسند کرتے تھے اور حفظ حدیث کو بہت بڑا اعزاز سمجھتے تھے۔صرف وہی محدث حافظ کہلاتا تھا جسے ایک لاکھ احادیث حفظ ہوتی تھیں۔گو احادیث کی اتنی بڑی تعداد کو یاد کرنا بہت مشکل تھا۔لیکن ہزارہا عاشقانِ رسول آگے بڑھے اور انہوں نے اس فرض کو بطریقِ احسن انجام

دیا۔ علماء نے ان کے حالات کئی تذکروں میں ضبط کیئے ہیں۔ چند نام یہ ہیں:

ا۔ اسماء الحفاظ	ابن الدباغ ابوالولید بن عبدالعزیز اندلسی (۵۴۶ھ)
۲۔ اخبار الحفاظ	ابن الجوزی (۵۹۷ھ)
۳۔ الطبقات	شرف الدین وابوالحسن علی بن المفضل (۶۱۱ھ)
۴۔ طبقات الحفاظ	تقی الدین ابن دقیق العید (۷۰۲ھ)
۵۔ تذکرۃ الحفاظ	علامہ ذہبی (۷۴۸ھ)
۶۔ ذیل تذکرۃ الحفاظ	حافظ حسینی دمشقیؒ (۷۶۵ھ)
۷۔ نظم تذکرۃ الحفاظ	اسماعیل بن محمد عرف ابنِ بروس (۷۸۶ھ) اس نے تذکرہ ذہبی کو شعروں میں ڈھالا تھا۔
۸۔ بدیعہ	حفاظ پر حافظ ابن ناصر الدین شامیؒ (۸۴۲ھ) کی نظم
۹۔ التبیان	خود حافظ شامیؒ نے بدیعہ کی شرح لکھی۔
۱۰۔ ذیل التبیان	ابنِ حجر عسقلانیؒ (۸۵۲ھ)
۱۱۔ طبقات الحفاظ	ابن حجر عسقلانیؒ (۸۵۲ھ)
۱۲۔ ذیل طبقات الحفاظ	حافظ تقی الدین بن فہد (۸۸۵ھ)
۱۳۔ زیادات	اس میں شمس الدین سخاوی (۹۰۲ھ) نے ان حفاظ کا ذکر کیا ہے جو ذہبیؒ اور حافظ ابنِ ناصر الدین شامی سے متروک ہو گئے تھے۔
۱۴۔ تذکرۃ الحفاظ	یوسف بن حسن بن عبدالہادی حنبلیؒ (۹۰۹ھ)
۱۵۔ طبقات الحفاظ	سیوطیؒ (۹۱۱ھ)

۱۶۔ ذیل تذکرۃ الحفاظ	سیوطیؒ نے ذہبیؒ کے تذکرۃ الحفاظ کی ذیل لکھی ہے۔

صحابہؓ کے ہاں جامع، مسند اور معجم وغیرہ کا امتیاز موجود نہیں تھا۔ وہ لوگ جو کچھ سنتے تھے۔ اسے بلا امتیاز اپنے حافظوں یا صحیفوں میں ضبط کر لیتے تھے۔ احادیث کی تقسیم کافی بعد کی ہے۔ الجامع کا پہلا مدوّن معمر یمنیؒ (۱۵۳ھ) تھا۔ سنن کا مکحولؒ (۱۱۲ھ۔ ۱۱۶ھ) اور مسند کا امام ابوحنیفہ (۱۵۰ھ) تھا۔ مزید تفاصیل اگلے صفحات میں دیکھئے۔

مُوَطّا

(۴۰) موطا کے لغوی معنی ہیں: سہل، آراستہ، تیار، متوازن، اور متفق علیہ۔ امام سیوطی[1] (۹۱۱ھ) تنویر الحوالک (شرحِ موطا۔ مالک۔ طبع مصر ص ۵) میں لکھتے ہیں کہ امام مالکؒ نے احادیث کا مجموعہ مرتب کرنے کے بعد مدینہ کے ستر فقہا کو بھیجا تھا۔ ان سب نے ان کی صحت پر اتفاق کیا، اور اسی بناء پر آپ نے مجموعے کا نام موطا (متفق علیہ) رکھ دیا۔

امام مالکؒ کے سامنے ایک لاکھ احادیث تھیں۔ ان میں سے پہلے آپ نے دس ہزار انتخاب کیں اور پھر کاٹتے کاٹتے بقول سیوطی (تنویر ص ۷) صرف سترہ سو بیس (۱۷۲۰) باقی چھوڑیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

مسند (مرویاتِ صحابہؓ)	۶۰۰
مُرسل	۲۲۲
موقوف	۶۱۳
اقوالِ تابعین	۲۸۵
میزان:	۱۷۲۰

[1] جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن الکمال السیوطی۔ (۹۱۱ھ)

موطا کے راویوں پر قاضی عیاض (۵۴۴ھ) نے ایک کتاب لکھی تھی جس میں تقریباً تیرہ سو نام تھے۔ ان میں پچاسی صحابہؓ تیئس صحابیات اوراڑتالیس تابعین تھے۔

امام مالکؒ سے کئی ہزار شاگردوں نے موطا کی احادیث سنیں۔ ان میں تقریباً ایک ہزار (بستان المحدثین شاعبدالعزیز دہلویؒ۔ اردو ترجمہ۔ طبع کراچی ص۔۲۲) نے لکھ لیں۔ ان میں بقول سیوطیؒ (تنویر ص ۹) ہارون الرشید اور اس کے بیٹے امین، مامون اور موتمن بھی شامل تھے۔ رفتہ رفتہ یہ تما مسودات گم ہو گئے اور تاریخ حدیث میں صرف سولہ نام باقی رہ گئے۔ جو درج ذیل ہیں۔ یہ موطا کے مختلف ایڈیشن ہیں، جو سولہ آدمیوں نے تیار کئے تھے۔ ان میں احادیث کی تعداد مختلف ہے۔ ان میں مشہور ترین اور سب سے زیادہ قابل اعتماد یحیٰ بن یحیٰ مصموری (۲۳۴ھ) کا نسخہ ہے، اور موطا مالکؒ سے مراد عموماً یہی لیا جاتا ہے۔

(۴۱) موطا، ابن ابی ذئب۔ امام ابوالحارث محمد بن عبدالرحمٰن بن مغیرہ بن حارث مدنی، ۱۵۹ھ۔ یہ موطا امام مالک کے موطا سے بڑا تھا اور پہلے تیار ہوا تھا۔

موطا، مالک کے مختلف نسخوں کی تفصیل یہ ہے:

(۴۲) موطا، امام ابوعبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی الواسطی۔۱۸۹ھ

(۴۳) موطا، ابن جنادہ۔ عبدالرحمٰن بن القاسم بن خالد بن جنادۃ المصری العتقی[1] ۱۹۱ھ۔

(۴۴) موطا، الفہری۔ ابومحمد عبداللہ بن وہب بن مسلم الفہری المصری، ۱۹۷ھ (آپ بنوفہر کے مولیٰ تھے)۔

---

[1] عہد رسول میں چند قبائل کے نوجوان رہزنی کرنے لگے۔ حضورﷺ نے فوج بھیج کر انہیں پکڑا اور پھر آزاد کر دیا۔ ان (عتقا) کی اولاد عتقی کہلاتی ہے۔

(۴۵) مؤطا، القزاز۔ ابو یحییٰ معن بن عیسیٰ بن دینار المدنی القزاز۔ ۱۹۸ھ (قز، ریشم۔ قزاز، ریشم ساز یا ریشم فروش)۔

(۴۶) مؤطا، قعنبی۔ ابو عبدالرحمٰن عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب الحارثی المدنی المکی۔ ۲۲۱ھ۔

(۴۷) مؤطا، ابوعثمان سعید بن کثیر بن عفیر بن مسلم المصری الانصاری۔ ۲۲۶ھ

(۴۸) مؤطا، ابن بکیر، ابوزکریا یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر مصری۔ ۲۳۱ھ

(۴۹) مؤطا، مصمودی۔ ابو محمد یحییٰ بن یحییٰ بن کثیر بن وسلاس (وسلاس) بن شملل بن منقایا مصمودی، اندلسی۔ ۲۳۴ھ۔ (جب مؤطا کا لفظ بلا قید بولا جائے تو ذہن اسی مؤطا کی طرف جاتا ہے)۔

(۵۰) مؤطا، مُصْعَب۔ ابوعبداللہ مصعب بن عبداللہ بن مصعب، الزبیری المدنی۔ ۲۳۶ھ۔

(۵۱) مؤطا، سوید۔ ابومحمد سوید بن سعید الحدثانی (حدیثہ کے رہنے والے لبِ فرات پر ایک شہر)۔ ۲۴۰ھ

(۵۲) مؤطا، عوفی۔ ابومصعب احمد بن ابی بکر القاسم بن الحارث بن زرارہ بن مصعب بن عبدالرحمٰن بن عوف۔ العوفی المدنی۔ ۲۴۲ھ۔

(۵۳) مؤطا، سہمی۔ ابوحذافہ احمد بن اسمٰعیل السہمی (نسبت بہ بنوسہم) المدنی البغدادی ۲۵۹ھ۔

(۵۴) مؤطا، سلیمان بن بُرد۔ تاریخ وفات نامعلوم۔

(۵۵) مؤطا، محمد بن مبارک صوری۔ تاریخ وفات نامعلوم۔

(۵۶) مؤطا، یحییٰ بن یحییٰ تمیمی۔ تاریخ وفات معلوم۔

(۵۷) مؤطا، تنیسی ۔(تنیس، بحیرہ روم کا ایک شہر) ابوعبداللہ بن یوسف الکلاعی الدمشقی ثم التنیسی ۔

الجامع

احادیث کا یہ مجموعہ سُنن ، مسانید اور معاجم سے وسیع تر ہوتا ہے اور اس میں زندگی کے ہر شعبہ (مثلاً ایمان ، عقائد ، احکام ، فرائض ، اخلاق ، معاملات ، مناقب ، سیر ، فتن ، علاماتِ قیامت وغیرہ) پر احادیث ملتی ہیں ۔ ان کی صحیح تعداد کا علم نہیں ہوسکا ۔ مجھے صرف بارہ نام ملے ہیں ۔ یعنی:

(۵۸) الجامع ، معمر یمنی ۔ ابوعروہ معمر بن راشد الازدی البصری نزیل یمن ۹۴ ۔ ۱۵۳ھ

(۵۹) الجامع ، ابوعبداللہ سفیان بن سعید بن مسروق الثوری البصری ۔ ۱۶۱ھ

(۶۰) الجامع ، ابومحمد سفیان بن عُیَینہ الکوفی ثم المکی ۔ ۱۹۸ھ

(۶۱) الجامع الصغیر ، جعفی ۔ امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ جعفی ۔ ۲۵۶ھ ۔

(۶۲) الجامع الصحیح ۔ ایضاً

(۶۳) ایضاً ۔ ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری (قشیر = پدر قبیلہ از ہوازن) ۲۶۱ھ ۔

(۶۴) ایضاً ، ترمذی ۔ ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن الضحاک السلمی ۔ ۲۷۹ھ ۔

(۶۵) ایضاً ، ابن خزیمہ ۔ محمد بن اسحاق بن خزیمہ ۔ نیشاپوری ۔ ۳۱۱ھ ۔

(۶۶) ایضاً ، ابوعوانہ ۔ یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی ۔ ۳۱۲ ۔ ۳۱۶ھ

(٦٧) ایضا، ابن الشرقی۔ ابو حامد احمد بن محمد بن حسن الشرقی الشافعی۔ ۳۲۵ھ۔
(٦٨) الجامع، ابن السکن۔ بوعلی سعید بن عثمان بن سعید بن السکن البغدادی نزیل مصر۔ ۳۵۳ھ۔
(٦٩) الجامع، ابنِ حبان البستی[1]۔ ابو حاتم محمد بن احمد بن معاذ التمیمی الدارمی، البستی (بست: غور کا ایک شہر) ۳۵۴ھ۔

---

(٦٩) ب۔ استدراک

امام بخاریؒ اور مسلمؒ نے صحیح احادیث کے لئے کچھ اصول (شروط اور معیار)، وضع کئے تھے۔ بعد کے چند محدثین نے انہی اصولوں کے تحت کچھ اور احادیث ڈھونڈ نکالیں، اور انہیں الگ مجموعوں میں ضبط کیا۔ اس مشروط و محدود تلاش کا نام استدراک ہے۔ اور احادیث نیز مجموعوں کا نام المستدرک۔ مجھے اس نام کے صرف دو مجموعے ملے ہیں۔ یعنی:
(٧٠) المستدرک علی الصحیحین، الحاکم۔ شیخ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد، عرف الحاکم، نیشاپوری۔ ۴۰۵ھ۔

اس نے ایسی احادیث تلاش کی ہیں جو بخاری و مسلم ہی کے معیار کے مطابق صحیح تھیں۔ اس پر بلقینی، صالح بن عمر بن رسلانؒ (۸۶۸ھ) اور ابن الحجر العسقلانیؒ (۸۵۲ھ) نے تنقید کی ہے۔ اس کا اختصار ذہبیؒ (۷۴۸ھ) نے کیا تھا، اور اس کی تصحیح سیوطیؒ (۹۱۱ھ) نے۔

---

[1] ابن حبان۔ ابو جعفر احمد بن سنان بن اسد بن حبان الواسطی (مسانید۔ شمار ۱۴۰) ۹۔ ۲۵۶ھ۔ جداگانہ شخصیت ہے۔

(۷۱) المستدرک علی الصحیحین ۔ حافظ ابوذر عبد بن احمد بن محمد الہروی المالکی ۴۳۴ھ۔

سُنَن

یعنی حدیث کے وہ مجموعے جن کی ترتیب ابوابِ فقہ کے مطابق تھی۔

(۷۲) سنن، مکحول ۔ امام ابوعبداللہ دمشقی ۔ (۱۱۲۔۱۱۶ھ)۔

(۷۳) سنن، ابن جریج ۔ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج مکی ۔ (۱۵۰ھ)

(۷۴) سنن، ابن یسار ۔ ابوبکر محمد بن اسحاق بن یسار المدنی ۔ ۱۵۱ھ۔

(۷۵) سنن، امام ابو یوسف ۔ یعقوب بن ابراھیم بن حُبَیب ۔ (حَبِیب) الکوفی البغدادی ۔ ۱۸۲ھ۔

(۷۶) سنن، الفہری ۔ ابومحمد عبداللہ بن وہب المصری الفہری ۔ ۱۹۷ھ۔

(۷۷) سنن، ابوقرہ ۔ حافظ موسیٰ بن طارق زبیدی ۔ ۲۰۳ھ۔

(۷۸) سنن، الصنعانی ۔ عبدالرزاق بن ہمام بن نافع الصنعانی ۔ ۲۱۱ھ۔

(۷۹) سنن، ابوعثمان سعید بن منصور بن شعبہ الخراسانی ۔ ۲۲۷۔۲۲۹ھ۔

(۸۰) سنن، البزار ۔ ابوجعفر محمد الصباح الدولابی الرازی البزار ۔ ۲۲۷ھ۔

(۸۱) سنن، ابن زنجلہ ۔ ابوعمر سہل بن سہل زنجلہ الرازی ۔ ۲۴۰ھ۔

(۸۲) سنن، الحلوانی ۔ بوعلی الحسن علی بن محمد الخلال الحلوانی[1] ۔ ۲۴۲ھ۔

(۸۳) سنن، الدارمی ۔ ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن الفضل بن بہرام السمرقندی ۲۵۵ھ۔

---

[1] حلوان: عراق کا ایک گاؤں۔

(۸۴) سنن، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم المصری الشافعی۔۲۶۸ھ۔

(۸۵) سنن، الاثرم۔ابوبکر احمد بن محمد بن ہانی الاثرم البغدادی۔۲۷۳ھ۔

(۸۶) سنن، ابن ماجہ۔ابوعبداللہ محمد بن یزید الربعی القزوینی۔۲۷۳ھ [ربعی، ربعیہ بن نزار کی طرف نسبت، اور ماجہ، ماہ چہ (چھوٹا سا چاند) کا معرب]

(۸۷) سنن، ابوداؤد۔سلیمان بن الاشعث بن اسحاق بن بشیر ازدی، سجستانی۔۲۷۵ھ۔

(۸۸) سنن، ابو اسحاق اسماعیل بن اسحاق الازوی البصری البغدادی المالکی ۲۸۲ھ۔

(۸۹) سنن، ابن ماعز۔ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ بن مسلم بن ماعز، البصری الکشی۔۲۹۲ھ۔

(۹۰) سُنن، ابنِ درہم۔ابومحمد یوسف بن یعقوب بن حماد بن زید بن درہم الازدی البصری۔۲۹۷ھ۔

(۹۱) سُنن، نسائی۔امام عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر۔۳۰۳ھ۔

(۹۲) سُنن، ابن ایمن القرطبی۔ابوعبداللہ محمد عبدالملک بن ایمن الاندلسی ۳۳۰ھ۔

(۹۳) سُنن، الصفار۔ابوالحسین احمد بن عبید بن اسماعیل البصری، زندہ۔۳۴۱ھ۔

(۹۴) سُنن، الھمدانی۔ابوبکر محمد بن یحییٰ الھمدانی الشافعی۔۳۴۷ھ۔

(۹۵) سُنن، النجاد۔ابو بکر احمد بن سلیمان بن الحسن بن اسرائیل النجاد، الحنبلی۔۳۴۸ھ۔

(۹۶) سُنن، ابن السکن۔حافظ ابوعلی سعید بن عثمان بن سعید بغدادی، نزیل مصر۔۳۵۳ھ۔

(۹۷) سُنن، ابن حبان۔ابوحاتم محمد بن حبان البستی۔۳۵۴ھ۔

(۹۸) سُنن ، الدار قطنی ۔ ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود البغدادی ۔ ۳۸۵ھ ۔

(۹۹) سُنن ، ابن لال (گنگ) ۔ ابوبکر احمد بن علی بن احمد بن محمد بن الفرج بن لال ہمدانی ۔ شافعی ۔ ۳۹۸ھ ۔

(۱۰۰) سُنن ، ہبۃ اللہ ۔ ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن الحسن بن منصور الطبر ی الرازی الشافعی ۔ م ۔ دینور ۔ ۴۱۸ھ ۔

(۱۰۱) سُنن ، یوسف بن یعقوب بغدادی ۔ ۴۱۸ھ ۔

(۱۰۲) السنن الکبیر والصغیر ، البیہقی ۔ احمد بن الحسین بن علی البیہقی ، ۴۵۸ھ ۔ (بیہق : نیشاپور کے چند دیہات کا نام)

مسانید

(۱۰۳) مُسند ، امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی ۔ ۱۵۰ھ ۔

(۱۰۴) مسند الشامیین ، الاوزاعی ۔ امام ابو عمرو عبدالرحمٰن بن عمرو بن یحمد الاوزراعی ۔ ۱۵۷ھ ۔

(۱۰۵) مُسند ، البزار ۔ حماد بن سلمہ بن دینار البزار الربعی البصر ی ۔ ۱۶۷ھ ۔

(۱۰۶) مُسند ، امام موسیٰ بن جعفر الکاظم ۔ ۱۸۳ھ ۔

(۱۰۷) مُسند ، ابوسفیان وکیع بن جراح بن ملیح (مُلیح) الرواسی الکوفی ۔ ۱۹۷ھ ۔

(۱۰۸) مُسند ، علی بن موسیٰ الرضا ۔ ۲۰۲ھ ۔

(۱۰۹) مُسند ، شافعی ۔ امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس ۔ ۲۰۴ھ ۔

اس کے مدون ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم (۲۴۶ھ) تھے۔ آپ نے یہ احادیث شافعی کے شاگرد ابو محمد ربیع بن سلیمان مرادی مصری (۲۷۰ھ) سے سنی تھیں۔ اس کی شروح ابن الاثیر[1]، مجد الدین، الجرزی (۶۰۶ھ) اور علامہ سیوطی (۹۱۱ھ) نے لکھیں۔

(۱۱۰) مُسند، ابن الجارود لطیالسی۔ سلیمان بن داؤد بن الجارود الفارسی، ثم البصری (۲۰۴ھ)۔ ابن الجارود ابو محمد عبداللہ بن علی نیشا پوری (م۔ مکہ۔ ۳۰۶ھ) جداگانہ شخصیت ہے۔

(۱۱۱) مُسند، ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری الصنعانی۔ ۲۱۱ھ۔

(۱۱۲) مُسند، اسد بن موسیٰ بن ابراہیم بن الولید بن عبدالملک بن مروان الاموی المصری۔ ۲۱۲ھ۔

(۱۱۳) مُسند، الفریابی۔ ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن واقد بن عثمان الضبی القریابی۔ ۲۱۲ھ۔

(۱۱۴) مُسند، ابو محمد عبیداللہ بن موسیٰ بن ابی المختار العبسی الکوفی۔ ۲۱۳ھ۔

(۱۱۵) مُسند، المطوعی۔ ابو اسحاق ابراہیم بن نصر المطوعی نیشاپوری۔ ۲۱۳ھ۔

(۱۱۶) مُسند، المصیصی۔ ابو علی الحسین بن داؤد المصیصی۔ ۲۱۶ھ۔

(۱۱۷) مُسند، حمیدی، ابوبکر عبداللہ بن الزبیر قرشی اسدی مکی۔ ۲۱۹ھ۔

(۱۱۸) مُسند، ابو عبید قاسم بن سلام البغدادی۔ ۲۲۴ھ۔

(۱۱۹) مُسند، مسدد بن مسرھد بصری۔ ۲۲۸ھ۔

(۱۲۰) مُسند، الحمانی۔ یحییٰ بن عبدالحمید بن عبدالرحمٰن الحمانی الکوفی۔ ۲۲۸ھ۔

---

[1] ابن الاثیر دو ہیں۔ اول ابو السعادات، مجد الدین مبارک بن محمد (۶۰۶ھ)۔ دوم ابو الحسن عز الدین علی بن محمد (۶۳۰ھ) پہلے محدث تھے اور دوسرے مؤرخ، کامل التواریخ کے مصنف۔

(۱۲۱) مُسند، الجعفی۔ ابو جعفر عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن جعفر الیمانی الجعفی۔ المسندی۔ ۲۲۹ھ۔

(۱۲۲) مُسند، ابن المدینی[1]۔ ابوالحسن علی بن عبداللہ بن جعفر المدینی۔ ۲۳۴ھ۔

(۱۲۳) مُسند، العتکی۔ ابوالربیع سلیمان بن داؤد العتکی الزہرانی البصری۔ ۲۳۴ھ۔

(۱۲۴) مُسند، ابن ابی شیبہ۔ ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم الکوفی۔ ۲۳۵ھ۔

(۱۲۵) مُسند، ابن راہویہ۔ حافظ ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد، المروزی۔ ۲۳۸ھ یا ۲۴۸ھ۔ (اس کا والد کہیں سفر میں پیدا ہوا تھا، اس لئے راہ ویہ کے نام سے مشہور ہوگیا)۔

(۱۲۶) مُسند، احمد بن حنبل۔ ۲۴۱ھ۔

اس میں تیس ہزار احادیث تھیں۔ آپ کے فرزند عبداللہ نے اس میں دس ہزار کا مزید اضافہ کیا۔ ابن عروہ، ابوالحسن علی بن الحسین بن عروہ الدمشقی، عرف ابنِ رکبون (۱۱۱۲ھ) نے اس مسند کو ابواب البخاری کے مطابق دوبارہ مرتب کیا، اوراس کا نام الکواکب الدراری فی ترتیب مسند الامام احمد علی ابواب البخاری رکھا۔

(۱۲۷) مُسند، الحلوانی۔ حافظ بوعلی الحسن بن علی بن محمد الخلال الحلوانی۔ ۲۴۲ھ۔

(۱۲۸) مُسند، الکندی۔ محمد بن اسلم بن سالم بن یزید الکندی الطوسی۔ ۲۴۲ھ۔

(۱۲۹) مُسند، العدنی۔ ابن ابی عمر ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ العدنی۔ ۲۴۳ھ۔

(۱۳۰) مُسند، ابوحفص الاصم۔ احمد بن منیع بن عبدالرحمٰن البغوی۔ ۲۴۴ھ۔

(۱۳۱) مُسند، الجوہری۔ ابواسحاق ابراہیم بن سعید الجوہری البغدادی۔ ۲۴۷ھ۔

(۱۳۲) مُسند، المقری۔ ابوبکر محمد بن ہارون الحجاج المقری۔ بعداز ۲۴۷ھ۔

(۱۳۳) مُسند، عبد بن حمید بن نصر الکسی (کس: قریہ نزد سمرقند)۔ یا الکشی،

---

[1] المدینی، دو الگ شخصیتیں ہیں۔ دیکھئے شمار ۱۴۵ و ۳۸۶۔

(کش: جرجان کا شہر)۔۲۴۹ھ۔

(۱۳۴) مُسند، الذھلی۔ابوالحسن علی بن حسن نیشاپوری۔زندہ۔۲۵۱ھ۔

(۱۳۵) مُسند، ابن ابی خیرہ۔ابوعبداللہ محمد بن ہشام بن شبیب بن ابی خیرۃ البصری المصری۔۲۵۱ھ۔

(۱۳۶) مُسند، الدَّورقی۔ حافظ ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم العبدی الدورقی۔۲۵۲ھ۔

(۱۳۷) مُسند، التعوخی۔ابویعقوب اسحٰق بن بہلول الانباری۔۲۵۲ھ۔

(۱۳۸) مُسند، الدارمی۔ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن الفضل بن بہرام الدارمی اسمرقندی۔۲۵۵ھ۔

(۱۳۹) المسند الکبیر۔امام بخاری۔۲۵۶ھ۔

(۱۴۰) مسند، ابن حبان، ابوجعفر احمد بن سنان بن اسد بن حبان الواسطی، ۲۵۹،۲۵۶ھ۔

(۱۴۱) مُسند۔السدوسی۔حافظ ابو یوسف یعقوب بن شیبہ بن الصَّلت السدوسی البصری۔۲۶۲ھ۔

(۱۴۲) مُسند، ابو زرعہ۔عبید اللہ بن عبدالکریم بن یزید بن فروخ القرشی الرازی ۲۶۴ھ۔

(۱۴۳) مسند، حافظ رمادی۔ابو بکر احمد بن مصور بن سیار بن معارک البغدادی ۲۶۵ھ۔

(۱۴۴) مُسند، تغلبی۔حافظ ابویاسر عمار بن رجاء استرآبادی۔۲۶۷ھ۔

(۱۴۵) مُسند، المدینی۔ابوجعفر محمد بن مہدی المدینی۔۲۷۲ھ۔(ایک اور المدینی شمار ۲۸۶ پر دیکھئے)

(۱۴۶) مُسند، بقی بن مخلد بن یزید القرطبی۔ ۲۷۶ھ۔

(۱۴۷) مُسند، البغوی[۱]۔ ابوالحسن علی بن عبدالعزیز بن المرزبان بن سابور البغوی۔ ۲۷۶ یا ۲۸۶ھ۔

(۱۴۸) مُسند، العنبری۔ ابواسحاق ابراہیم بن اسماعیل الطوسی۔ ۲۸۰ھ۔

(۱۴۹) مسند، الدارمی۔ حافظ ابوسعید عثمان بن سعید بن خالد الشافعی۔ ۲۸۰ھ (یہ دارمی، دارمی شمار ۸۳ سے الگ ہے)۔

(۱۵۰) مُسند، ابن ابی اسامہ۔ حارث بن محمد التمیمی البغدادی۔ ۲۸۲ھ۔

(۱۵۱) مُسند ابی ہریرہؓ، الحربی۔ ابواسحاق ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم بن بشیر بن عبداللہ الحربی المروزی البغدادی۔ ۲۸۵ھ۔ (مرتّب)

(۱۵۲) مُسند ابی بکرؓ۔ " " " " "

(۱۵۳) مُسند عمرؓ۔ " " " " "

(۱۵۴) مُسند عثمانؓ۔ " " " " "

(۱۵۵) مُسند علیؓ۔ " " " " "

(۱۵۶) مُسند الزبیرؓ " " " " "

(۱۵۷) مُسند طلحہؓ " " " " "

(۱۵۸) مسند ابن ابی وقاص۔ " " " " "

(۱۵۹) مُسند العباسؓ۔ " " " " "

(۱۶۰) مُسند خالدؓ بن ولید " " " " "

(۱۶۱) مُسند عمرو بن عاصؓ۔ " " " " "

---

[۱] دو اور بغوی بھی ہیں۔ ۱: الاصم احمد بن منیع ابوجعفر البغوی۔ ۲۴۴ھ (شمار، ۱۳۰) ۲: امام ابومحمد الحسین بن مسعود البغوی، عرف ابن الفراء۔ ۵۱۶ھ۔ (شمار، ۲۷۲ھ)

(۱۶۲) مُسند ابنِ ابی عاصم ۔ ابو بکر احمد بن عمرو الشیبانی ۔ ۲۸۷ھ۔ اس میں پچاس ہزار احادیث ہیں۔

(۱۶۳) مُسند، ابوعبدالرحمٰن تمیم بن محمد بن معاویہ الطوسی ۔ زندہ ۔ ۲۹۰ھ۔

(۱۶۴) مُسند، ابو یحییٰ عبدالرحمٰن بن محمد الرازی ۔ ۲۹۱ھ۔

(۱۶۵) مُسند، البزار[1]۔ ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق البصری ۔ ۲۹۲ھ۔

(۱۶۶) مُسند، النسفی ۔ ابواسحاق ابراہیم بن مَعقِل (مُعقِل) بن حجاج النسفی ۔ ۲۹۵ھ۔

(۱۶۷) مُسند، ازرقی ۔ ابوالولید محمد بن عبداللہ ۔ ۲۹۷ھ۔

(۱۶۸) مُسند، مُطَیَّن ۔ ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن سلیمان الحضرمی الکوفی ۔ ۲۹۷ھ۔

(۱۶۹) مُسند، الھسَنجانی[2]۔ ابواسحاق ابراہیم بن یوسف الرازی ۔ ۳۰۱ھ۔

(۱۷۰) مُسند، ابنِ ناجیہ ۔ ابومحمد عبداللہ بن محمد بن ناجیۃ البربری ثم البغدادی ۳۰۱ھ۔

(۱۷۱) مُسند، (مُسند علی) نسائی ۔ ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی ۔ ۳۰۳ھ۔

(۱۷۲) مُسند، (مسندِ مالک) " " " " "

(۱۷۳) مُسند، حسن بن سفیان بن عامر بن ابوالعباس الشیبانی ۔ ۳۰۳ھ۔

(۱۷۴) مُسند، البشتی ۔ ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم بن نصر البشتی النیشا پوری۔ زندہ ۔ ۳۰۳ھ۔ (بشت: قریۂ نیشاپور)۔

(۱۷۵) مُسند، الرَویانی ۔ ابوبکر محمد بن ہارون الرَویانی ۔ ۳۰۷ھ۔

(۱۷۶) مُسند، ابویعلیٰ ۔ احمد بن علی بن المثنیٰ التمیمی الموصلی ۔ ۳۰۷ھ۔

(۱۷۷) مُسند، ابوسعد عبدالرحمٰن بن الحسن الاصفہانی ۔ ۳۰۷ھ۔

---

[1] البزار کئی اور بھی ہیں ۔ ۱: البزار حماد بن سلمہ (شمار ۔ ۱۰۵) ۔ ۱۶۷ھ۔ ۲: البزار ۔ محمد الصباح الدولابی الرازی (شمار ۔ ۸۰) ۔ ۲۲۷ھ۔ ۳: البزار ۔ ابوالحسین احمد بن محمد بن احمد البغدادی (شمار ۔ ۳۸۲) ۔ ۲۷۰ھ۔

[2] ھسنجان: رے کا ایک موضع ہے۔

(۱۷۸) مُسند ـ ابنِ ابان ـ ابوالعباس ولید بن ابان بن توبۃ الاصفہانی ـ ۳۱۰ھ ـ

(۱۷۹) مُسند ، ابوعوانہ ـ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید (یزید) الاسفرائینی ۳۱۶/۳۱۳ھ ـ

(۱۸۰) مُسند ، السراج ـ ابوالعباس السراج محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن مہران، نیشاپوری ـ ۳۱۳ھ ـ

(۱۸۱) مُسند ، ابن عقیل ـ ابوعبداللہ محمد بن ازہر بن عقیل البلخی ـ ۳۱۶ھ

(۱۸۲) مُسند ـ الدغولی ـ ابوالعباس محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد الشافعی ـ ۳۲۵ھ ـ

(۱۸۳) مُسند ، ابن ابی حاتم ـ ابومحمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن ادریس، بن المنذر بن داؤد بن مہران التمیمی الحنظلی الرازی ـ ۳۲۷ھ ـ (درب حنظلہ : رے کا ایک گاؤں یا محلّہ) ـ

(۱۸۴) مُسند ، الشاشی ـ ابوسعید ھیثم بن کلیب بن شریح بن معقل الشاشی ـ ۳۳۵ھ ـ (شاش: ایک شہر ہے سیحون سے پرے) ـ

(۱۸۵) مُسند ، ابنِ حمشاد ـ ابوالحسن علی بن حمشاد العدل ـ نیشاپوری ـ ۳۳۸ھ ـ

(۱۸۶) مُسند ، الصفار ـ ابوالحسین احمد بن عبید بن اسماعیل ، البصری الصفار ـ زندہ ـ ۳۴۱ھ ـ

(۱۸۷) مُسند (مسند عمر بن الخطاب) ، النجاد ـ ابوبکر احمد بن سلیمان بن الحسن بن اسرائیل النجاد الحنبلی ـ ۳۴۸ھ ـ

(۱۸۸) مُسند ، ابن قانع ـ عبدالباقی بن قانع بن مرزوق بن واثق بغدادی ـ ۳۵۱ھ ـ

(۱۸۹) مُسند، دعلج۔ ابومحمد دعلج بن احمد بن دعلج البغدادی السجزی۔ ۳۵۱ھ۔

(۱۹۰) مُسند، ابن عمارہ۔ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ بن عمارۃ الخراسانی ۳۵۳ھ۔

(۱۹۱) مُسند (مُسند عمر بن الخطاب)، ابن الجعابی۔ ابوبکر محمد بن عمر بن محمد بن سالم، البغدادی۔ ۳۵۵ھ۔

(۱۹۲) مُسند، رام ہُرمُزی۔ ابومحمد حسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد الفارسی الرام ہرمزی ۳۶۰ھ۔ (رام ہُرمز۔ خوزِستان کا شہر)

(۱۹۳) مُسند، ابن ماسرجیس۔ ابوعلی الحسین بن محمد بن احمد بن محمد بن حسین، بن عیسٰی بن ماسرجیس، نیشاپوری۔ ۳۶۵ھ۔

(۱۹۴) مُسند، القطیعی۔ ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان بن مالک۔ ۳۶۸ھ۔ (قطیعہ، بغداد کا ایک محلّہ ہے)۔

(۱۹۵) مُسند، الزعفرانی۔ ابوسعید حسین بن محمد بن علی الاصفہانی۔ ۳۶۹ھ۔

(۱۹۶) مُسند، ابنِ نصر۔ ابواسحاق ابراہیم بن نصر الرازی۔ ۳۸۵ھ۔

(۱۹۷) مُسند، ابنِ شاہین، ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد البغدادی۔ ۳۸۵ھ۔

(۱۹۸) مُسند (مُسند الموطا)، الغافقی۔ ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن محمد الغافقی۔ الجوہری المصری المالکی۔ ۳۸۵ھ۔

(۱۹۹) مُسند (مُسند مسلم)، الجوزقی۔ ابوبکر محمد بن عبداللہ الجوزقی۔ ۳۸۸ھ۔ اس نے صحیح مسلم کو بہ ترتیب مُسند مرتب کیا۔ (جوزق: نیشاپور کی ایک بستی)۔

(۲۰۰) مُسند، ابن الفرات۔ ابوالفضل جعفر بن الفضل بن جعفر بن محمد البغدادی۔ ۳۹۱ھ۔

(۲۰۱) مُسند، ابن جمیع۔ ابوالحسین محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن جمیع غسانی، شامی ۴۰۲ھ۔

(۲۰۲) مُسند، البرقانی۔ ابوبکر احمد بن محمد بن احمد بن غالب الخوارزمی البرقانی، الشافعی۔ ۴۲۵ھ (برقانہ: خوارزم کی بستی ہے)۔

(۲۰۳) مُسند، القضاعی۔ شہاب الدین ابوعبداللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون الشافعی۔ ۴۵۴ھ۔

(۲۰۴) مُسند، ابنِ خسرو، ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو البلخی الحنفی۔ ۵۲۳ھ۔

(۲۰۵) مسانیدِ امام اعظم۔ یہ کل سترہ مسانید ہیں جنہیں امام ابوحنیفہ نے روایت کیا تھا۔ ان میں سے پندرہ کو ابوالموید محمد بن محمود بن محمد بن الحسن الخطیب الخوارزمی، (۶۵۵ھ) نے ایک جلد میں جمع کر کے اس کا نام جامع المسانید رکھا۔

(۲۰۶) مُسند الصحابہ، سیوطی۔ ۹۱۱ھ۔ (یہ ان صحابہؓ کی مروی احادیث ہیں۔ جو حضور ﷺ کی زندگی میں وفات پا چکے تھے)۔

کُتُبُ السُّنَّة

(۲۰۷) کتاب السُّنّۃ۔ ابوعلی حنبل بن اسحاق بن حنبل الشیبانی (امام احمد بن حنبل کا عم زاد)۔ ۲۷۳ھ۔

(۲۰۸) کتاب السُّنّۃ۔ ابوبکر احمد بن عمرو بن النبیل الضحاک بن مخلد (مَخْلَدْ)۔

الشیبانی البصری۔ ۲۸۷ھ۔

(۲۰۹) کتاب السنۃ۔ الخلال۔ ابوبکر احمد بن محمد بن ہارون۔ البغدادی عرف الخلال۔ ۳۱۱ھ۔

(۲۱۰) کتاب السنۃ۔ ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطر اللخمی، الشافعی الطبرانی۔ (طبریہ۔ شام کا گاؤں)۔ ۳۶۰ھ۔

(۲۱۱) کتاب السنۃ۔ ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الاصفہانی۔ ۳۶۹ھ۔

(۲۱۲) کتاب السنۃ۔ ابنِ شاہین۔ ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد بغدادی ۳۸۵ھ۔

(۲۱۳) کتاب السنۃ۔ ابنِ مندہ۔ ابوعبداللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحییٰ، العبدی۔ ۶۔ ۳۹۵ھ۔

مَعَاجِم

معجم سے مراد حدیث کا وہ مجموعہ ہے جس میں اسناد کا سلسلہ شیوخ سے شروع ہو کر حضور ﷺ تک چلا جائے۔ شیوخ کی تعداد دس بھی ہو سکتی ہے اور دس سو بھی۔ ان کا یا احادیث کا ذکر بہ ترتیب ہجا ہوا کرتا ہے۔ مشہور معجم یہ ہیں۔

(۲۱۴) معجم، ابنِ قانع۔ عبدالباقی بن قانع بن مرزوق بن واثق بغدادی۔ ۳۵۱ھ۔

(۲۱۵) المعجم الکبیر، الطبرانی۔ امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب۔ ۳۶۰ھ۔

اس میں پچیس ہزار احادیث ہیں اور صحابہؓ کا ذکر بہ ترتیب ہجا ہے۔

(۲۱۶) المعجم الصغیر، الطبرانی۔ اس میں شیوخ کا ذکر بہ ترتیب ہجا ہے۔

(۲۱۷) المعجم الاوسط، الطبرانی۔ اس میں شیوخ کا ذکر بہ ترتیب ہجا ہے۔

(۲۱۸) معجم۔ حافظ ابوبکر احمد بن ابراہیم بن اسماعیل الجرجانی الشافعی۔ ۳۷۱ھ۔

(۲۱۹) معجم، ابن جمیع۔ محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن جمیع الغسانی۔ ۴۰۲ھ۔

(۲۲۰) معجم، دمیاطی۔ ابومحمد عبدالمومن بن خلف بن ابی الحسن دمیاطی۔ ۷۰۵ھ۔

متفرق

(۲۲۱) کتاب الآثار۔ امام ابوحنیفہ۔ ۱۵۰ھ۔

اس کتاب کو ان کے چار شاگردوں

۱: امام زُفر بن ہذیل۔ ۱۵۸ھ۔

۲: امام ابویوسف۔ ۱۸۲ھ۔

۳: امام محمد شیبانی۔ ۱۸۹ھ۔

۴: امام حسن بن زیاد لُولُوٗ۔ ۲۰۴ھ یا ۲۰۹ھ نے روایت کیا۔

(۲۲۳) المبسوط فی الحدیث۔ امام بخاری۔ ۲۵۶ھ۔

انتخابی مجموعے

جب پہلی چار صدیوں میں متلاشیانِ حدیث نے صحاح، سنن مسانید، معاجم اوراسی نوعیت کے دیگر مجموعے تیار کر لئے تو پھر انتخاب، تلخیص، تخریج اور تجربہ کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ منتخبین نے مختلف مقاصد کے پیشِ نظر مختلف طریقے استعمال کیئے۔ مثلاً

۱: بعض نے ترغیب وترہیم کی خاطر چھوٹے چھوٹے مجموعے تیار کیئے۔

۲: بعض نے احادیثِ قدسیہ، احادیثِ غریبہ یا احادیثِ مرفوعہ وغیرہ کو الگ الگ ضبط کیا۔

۳: کسی نے طویل کتابوں کی تلخیص تیار کی۔

۴: اور کسی نے اربعین، مأتہ اور الف کے عنوان سے چالیس (۴۰)، سو (۱۰۰) یا ہزار (۱۰۰۰) احادیث کا انتخاب تیار کیا۔

چند انتخابی مجموعوں کی فہرست یہ ہے۔

(۲۲۳) المنتقی، ابن الجارود، ابومحمد عبداللہ بن علی الجارود۔ ۳۰۶ھ۔

(۲۲۴) ما رواہ الاکابِرُ عن مالک، العطّار، حافظ ابوعبداللہ محمد بن مَخلَد العطّار۔ ۳۳۲ھ۔

(۲۲۵) المنتقی، ابنِ اصبغ۔ ابومحمد قاسم بن اصبغ بن محمد بن یوسف البیانی (بیان۔ قریۂ اندلس)۔ م۔ قرطبہ، ۳۴۰ھ۔

(۲۲۶) شہاب الاخبار فی الحکم والامثال۔ القضاعی قاضی شہاب الدین ابوعبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون القضاعی الشافعی۔ ۴۵۴ھ۔ یہ ایک ہزار احادیث کا مجموعہ ہے۔ اس کا اختصار نجم الدین الغیطی محمد بن احمد الاسکندری

(۹۸۴ھ) نے کیا۔ اس اختصار کی اصلاح حسن بن محمد بن حسن بن محمد بن حیدر الہندی الصغانی (۶۵۰ھ) نے کشف الحجاب عن احادیث الشہاب کے عنوان سے کی۔ سیوطی (۹۱۱ھ) نے اس کی ترتیب بدل کر اس کا نام اسعاف الطلاب رکھا۔ اور کئی علماء مثلاً عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی المناوی (۱۰۳۱ھ) اور ابنِ دحشی وغیرہ نے اسی کی شروح لکھیں۔

(۲۲۷) جواهر الاحادیث، اَلْاَقْلِیْدی۔ امام ابوعبداللہ محمد بن احمد الاِقْلِیْدِی الفارسی۔ ۵۰۷ھ۔ (اقلید: قریۂ شیراز)۔

(۲۲۸) فردوس الاخبار، شِیرُوَیہ۔ ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو الہمدانی الدیلمی۔ ۵۰۹ھ۔

اس میں دس ہزار احادیث بے اسناد ہیں۔ اس کے فرزند حافظ ابومنصور شہردار بن شیرویہ نے اس کی اسانید ''مسند الفردوس'' میں ضبط کیں۔

(۲۲۹) اَلْحِکَم وَالْاَحْکام من کلامِ سیّد الانام۔ قاضی ابوالفتح عبدالواحد بن محمد بن عبدالوحد التمیمی الآمدی۔ ۵۵۰ھ۔

(۲۳۰) النجم من کلام سید العرب والعجم۔ ابوالعباس احمد بن معد بن عیسیٰ بن وکیل التجیبی الاندلسی۔ ۵۵۰ھ۔

(۲۳۱) زهرة الانوار۔ ابوبکر رکن الدین محمد بن عبدالرشید بن نصر بن محمد الکرمانی الحنفی۔ ۵۶۵ھ۔

(۲۳۲) کتاب الاحکام الشرعیۃ الکبریٰ۔ ابن الخراط شبیلی۔ ۲۔ ۵۸۱ھ۔

(۲۳۳) المغنی۔ حافظ زین الدین عمر بن زید بن بدر بن سعید الموصلی۔ ۶۱۹ھ۔

(۲۳۴) الاحادیث الجیاد، الهدی۔ ضیاالدین ابوعبداللہ محمد بن عبدالواحد بن احمد بن عبدالرحمٰن السعدی المقدسی۔ ۶۴۳ھ۔

اس میں وہ احادیث ہیں جو صحیحین میں راہ نہ پاسکیں۔

(۲۳۵) مصباح الدجی فی حدیث المصطفی ۔امام حسن بن محمد الصغانی ۔۶۵۰ھ۔

(۲۳۶) المنتقی ۔ شیخ مجد الدین عبدالسلام بن عبداللہ بن ابی القاسم بن تیمۃ الحرانی ۔۶۵۲ھ۔(مشہور امام ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) کا دادا)۔

(۲۳۷) الترغیب والترھیب ، المنذری ۔ حافظ زکی الدین ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی بن عبداللہ بن سلامہ بن سعد المنذری الشافعی المصری ۔۶۵۶ھ۔

(۲۳۸) جمع النھایہ، ابن ابی جمرہ ۔شیخ ابو محمد عبداللہ بن سعد بن ابی جمرۃ الازدی الاندلسی ۔۶۷۵ھ۔

(۲۳۹) مُسند ۔ (انتخاب) ابو حفص ناصر الدین عمر بن عبدالمنعم بن عمر الطائی الدمشقی ۔۶۹۸ھ۔

(۲۴۰) نَثر الدُّرر فی احادیث خیرِ البشر. امام ابوالنبی محمود بن محمد التنوخی ۔۷۲۳ھ۔

(۲۴۱) الدُّرُ وَالمَرجان فی الاحادیث الصحاح والحِسان. ابن المُطَّہر حسن بن یوسف الحلی ۔۷۲۶ھ۔

(۲۴۲) المنتقیٰ فی احادیث الاحکام ۔حافظ تقی الدین ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام الحرّانی ۔عرف ابن تَیمِیّہ ۔۷۲۸ھ۔

(۲۴۳) اللؤلؤۃ فی الحدیث ۔عبدالرحمٰن بن عبدالحسن الواسطی الشافعی ۔۷۴۴ھ۔

(۲۴۴) المسند الحسن من احادیث السلطان ابی الحسن ۔شمس الدین محمد بن احمد بن مرزوق تلمسانی ۔۷۸۱ھ

(۲۴۵) بلوغ المرام ۔حافظ ابن الحجر العسقلانی ۔۸۵۲ھ۔

(ایک ہزار پانچ سو ستانوے (۱۵۹۷) احادیث کا مجموعہ۔

(۲۴۶) مِفتاحُ السُّنَّة، ابن شراحِیل۔ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن شراحیل الحَضْرَمی۔ ۸۸۸ھ۔

(۲۴۷) المنتقی من سنن ابی داؤد و مسند احمد، اَلْقَبّانی۔ شرف الدّین یحیٰی بن محمد بن سعید القبانی الشافعی القاہری۔ ۹۰۰ھ۔

(۲۴۸) الجامع الکبیر۔ جلال الدین سُیُوطی۔ ۹۱۱ھ۔

(۲۴۹) الجامع الصغیر۔ جلال الدین سُیُوطی۔ ۹۱۱ھ۔

(۲۵۰) الجامع الاوسط " " "۔

(۲۵۱) المنتخب من مسند الشافعی. ابن الشَّمّاع۔ شیخ زین الدین ابو حفص عمر بن احمد بن علی بن الشَّمّاع الحلبی الشافعی۔ ۹۳۶ھ۔

(۲۵۲) اِتّحاف العابد (مؤطا، مالک کا انتخاب)۔ ابن الشماع۔ ۹۳۶ھ۔

(۲۵۳) البدر المنیر۔ الشَّعْرانی[1]۔ ۹۷۳ھ۔

(۲۵۴) کنزالعمال۔ علی المتّقی برہان پوری۔ ۹۷۷ھ۔

(۲۵۵) الفتوحاتِ الاِلٰہِیّة۔ محمد بن عبداللہ الحسنی المالکی۔ (من ملوکِ فارس) ۹۸۳ھ۔ یہ ایک ہزار پانچ سو سترہ احادیث کا مجموعہ ہے۔

(۲۵۶) الجامع فی الحدیث۔ قطب الدّین محمد بن علاء الدّین المکی۔ ۹۸۸ھ۔

(۲۵۷) کنوزالحقائق فی حدیثِ خیرالخلائق۔ عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین القاہری المناوی[2]۔ ۱۰۳۱ھ۔

---

[1] امام ابوالمواہب عبدالوہاب بن احمد بن علی الشعرانی

[2] مناوی۔ ہارون الرشید کے ایک عاملِ مصر، خصیب نے نیل کے مشرقی کنارے پر ایک بستی مُنیہ کی بنیاد ڈالی تھی۔ مناوی اسی کا اسم منسوب ہے۔

(۲۵۸) الجامع الازھر من حدیث النبی الانور۔المناوی۔۱۰۳۱ھ۔

(۲۵۹) دُرَرُالاحادیث۔حسام الدین بن خلیل الرومی۔۱۰۴۲ھ۔

(۲۶۰) الدُّرُّ وَ الْمَرْجان، الطربنی ۔عبدالجواد بن ابراہیم الطربنی (الطربنی)۔زندہ۔۱۰۶۷ھ۔

(۲۶۱) تحفة النبیّ ، فطری ۔شیخ ابراہیم فطری البخاری الادرنوی۔۱۱۳۵ھ۔

(۲۶۲) المعجم الوجیز، اَلْمَحْجُوب. عفیف الدّین عبداللہ بن ابراہیم بن حسن بن محمد امین المکی الطائفی عرف المَحْجُوب ۔۱۲۰۷ھ۔

(۲۶۳) مطالع المسرات فی حدیث سید السادات. حسن بن محمد المصری ۱۲۳۱ھ۔

(۲۶۴) طیّ السِّجل، الرُّواسی ۔بہاءالدّین محمد بن المہدی الرّفاعی الحلبی ۔ ۱۲۷۸ھ۔

(۲۶۵) نیل المرام من احادیث خیرالانام ۔الجردانی۔محمد بن عبداللہ الجردانی الشافعی۔۱۳۰۴ھ۔

(۲۶۶) جواھرالبخاری،عمارہ۔مصطفیٰ محمد عمارۃ المصری۔۱۳۳۹ھ۔
(سات سو(۷۰۰)احادیث کا مجموعہ)

(۲۶۷) انتخاب صحاح ستہ۔نیاز علی پسروری۔۱۳۴۴ھ۔

(۲۶۸) ریاض السنة . سید جعفر شاہ پھلواری۔آج کل(۱۹۶۹ء)راولپنڈی میں ناظم مساجداوقاف ہیں۔

تلخیص و تجرید

تلخیص سے مراد کسی کتاب کو مختصر کرنا ہے، اور تجرید کا مفہوم کسی مجموعۂ احادیث کی اسانید اور مکرر روایات کو حذف کرنا ہے۔

(۲۶۹) المبسوط، سرخسی ۔ ابو حامد محمد بن احمد بن سہل (۴۹۰ھ)، نے امام ابو یوسف کے مجموعۂ احادیث، جس میں بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) احادیث تھیں۔ کی یہ تلخیص تیار کی۔

(۲۷۰) تجرید الصّحاح السِتّة. امام رزین بن معاویہ العبدری السرقسطی المالکی ۵۲۵ھ۔

(۲۷۱) مختصر مسندِ الامام احمد، ابنِ عساکرِ ۔ ابوالقاسم علی بن ابی محمد الحسن بن ھبة اللہ دمشقی ۔ ۵۷۱ھ۔

(۲۷۲) مختصرات البخاری.

۱: ابن الفراء۔ ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد البغوی۔ عرف، ابنُ الفراء (۵۱۶ھ) نے چار ہزار چار سو چونتیس (۴۴۳۴) احادیث کا ایک مجموعہ، مصابیح کے نام سے تیار کیا تھا۔ اس میں شیخ ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی نے ۷۳۷ھ میں ایک ہزار پانچ سو گیارہ (۱۵۱۱) احادیث کا اضافہ کر کے اس کا نام ''مشکوۃ المصابیح'' رکھ دیا۔ محمد بن جعفر الکتانی (۱۳۴۵ھ) لکھتا ہے کہ مصابیح کا مصنف بغوی نہیں، بلکہ الشرجی تھا۔ (الرسالۃ المستطرفۃ، ص ۱۴۴)۔

(۲۷۳) ۲: جمال الدین ابوالعباس احمد بن عمر الانصاری القرطبی۔ ۶۵۶ھ۔

(۲۷۴) ۳: عبداللہ بن سعد بن ابی حمزۃ الازدی (۶۷۵ھ) نے النہایۃ کے عنوان سے بخاری کی تلخیص تیار کی تھی۔

(۲۷۵) ۴: شیخ بدر الدین حسن بن عمر بن حبیب الحلبی (۷۷۹ھ)۔
(۲۷۶) ۵: الشَّرجی۔ زین الدین ابو العباس احمد بن احمد بن عبداللطیف الشرجی الزبیدی۔ ۸۹۳ھ۔
(۲۷۷) ۶: محمد[1] بن عبداللہ بن احمد بن اسماعیل المراکشی (من ملوکِ المغرب ۱۲۰۴ھ) نے فتح الباری فی تخریج احادیث البخاری لکھی۔ ابن حجر (۸۵۲ھ) کی فتح الباری (صحیح بخاری کی شرح) الگ کتاب ہے۔
(۲۷۸) تلخیص سنن ابی داؤد۔ ۱: حافظ منذری۔ زکی الدین ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی۔ ۶۵۶ھ۔
(۲۷۹) ۲: ابنِ قیم۔ ابو عبداللہ شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد دمشقی۔ ۷۵۱ھ۔
(۲۸۰) تجریدُ الصحیح للمُسلم۔ حافظ منذری۔ ۶۵۶ھ۔
(۲۸۱) اَلِا مام فی احادیث الاحکام۔ ابن دقیق العید۔ تقی الدین محمد بن علی بن وہب دقیق العید (۷۰۲ھ) نے اپنی ہی کتاب الامام فی احادیث الاحکام، کا اختصار تیار کیا۔
(۲۸۲) مختصر جامع الترمذی۔ ۱: الطوفی۔ نجم الدین سلیمان بن عبدالقوی الطوفی الحنبلی۔ ۷۱۰ھ۔
۲: البالسی۔ نجم الدین محمد بن عقیل البالسی الشافعی۔ ۷۲۹ھ۔

---

[1] مراکش پر سادات (شرفاء) کے دو گھرانے ۹۵۱ھ سے ۱۳۱۱ھ تک حکمران رہے۔ ایک شرفائے حسنی (۹۵۱۔ ۱۰۶۹ھ) کہلاتا تھا۔ اور دوسرا شرفائے فلالی (۱۰۷۵۔ ۱۳۱۱ھ)۔ دونوں کے گیارہ گیارہ بادشاہ تھے۔ ان میں سے دو بلند پایہ محدث تھے۔ شرفائے حسنی میں سے محمد بن عبداللہ الحسنی (۹۸۳ھ۔ شمار ۲۵۵)، اور فلالی میں سے محمد بن عبداللہ بن احمد بن اسمٰعیل بن الشریف (۱۲۰۴ھ)۔

(۲۸۳) کتاب فی تهذیب الصحیح للمُسلم ۔ابن جُزّی ۔محمد بن احمد بن محمد الغرناطی ۔۷۴۱ھ۔

(۲۸۴) مختصر السنن الکبیر۔اس کا مصنف احمد بن الحسین بن علی البیہقی (۴۵۸ھ) تھا۔اس کا اختصار ان حضرات نے تیار کیا۔

(۲۸۵) ۱: ابراہیم بن علی الدمشقی ۔۷۴۴ھ۔

(۲۸۶) ۲: علامہ ذھبی ۔۷۴۸ھ۔

(۲۸۷) ۳: عبدالوہاب الشعرانی ۔۹۷۴ھ۔

(۲۸۸) تلخیص المستدرک للحاکم ۔۱: علامہ ذھبی ۔۷۴۸ھ۔

(۲۸۹) ۲: ابن قَیماز ۔شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن قیماز ، الفارقی الدمشقی الشافعی ۔۷۴۸ھ۔

(۲۹۰) ۳: برہان الدین حلبی۔

(۲۹۱) ۴: اس کتاب (المستدرک) کی تصحیح سُیُوطی (۹۱۱ھ) نے کی۔

(۲۹۲) اختصار مسند الامام ابو حنیفة ۔القونوی۔جمال الدین محمود بن احمد القونوی الدمشقی ۔۷۷۰ھ۔

(۲۹۳) اختصارُ الصحیح لِا بنِ حبّان ۔ ۱: ابن الملقن ۔سراج الدین عمر بن علی ۔۸۰۴ھ۔

(۲۹۴) ۲: ابن بلبان ۔امیر علاؤ الدین ابوالحسن علی بن بلبان بن عبداللہ الفارسی الحنفی النحوی (م ۔قاہرہ ۷۳۹ھ) نے اس کتاب (صحیح ابنِ حبان) کو ابواب پر مرتب کر کے الاحسان فی تقریب الصحیح لابنِ حبان نام رکھا۔

(۲۹۵) تجرید الاوامر والنواھی (ازصحاح ستہ) ابوبکر بن ابی مجد الحنبلی ۔۸۰۴ھ۔

(۲۹۶) مختصر حصنِ حصین ۔ یہ اختصار خود کتاب کے مصنف، شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد الجزری (۸۳۳ھ) نے تیار کیا۔

(۲۹۷) ترصیع الجوھر النقی ۔ (سنن بیہقی کی تلخیص)۔ ابنِ قطلو بغا۔ زین الدین قاسم بن قطلو بغا بن عبداللہ المصری الحنفی ۔ ۸۷۹ھ۔

(۲۹۷) ب۔ اِستِخراج

حدیث کے ابتدائی مجموعوں (صحاح، سنن وغیرہ) میں ہر حدیث حَدَّثَنی حَدَّثَنا یا اَخبَرَنا (فلاں نے مجھے یا ہمیں بتایا، اس نے فلاں سے سنا الیٰ اخرہ) سے شروع ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ کہ کسی مجموعۂ حدیث کا مدوّن بھی سلسلۂ اسناد کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ بعد کے بعض محدثین نے مدوّن کو نظر انداز کر کے احادیث کی روایت کی۔ یہ عمل اصطلاحِ حدیث میں استخراج کہلاتا ہے۔ ابوعوانہ (۳۱۶ھ) کی ''صحیح''، ''مسلم'' کا استخراج ہے۔ اور محمد ابنِ اسماعیل جعفی (۲۵۶ھ) کی ''صحیح''، ''بخاری'' کا استخراج ہے۔ یہ عمل عموماً صحیحین پر ہوا ہے۔

چند استخراجات کے نام یہ ہیں۔

(۲۹۸) اَلمُستَخرَج ۔ ابن رجاء ۔ حافظ ابوبکر محمد بن رجاء الاسفرائینی ۔ ۲۸۶ھ۔

(۲۹۹) اَلمُستَخرَج ۔ ابوالفضل احمد بن سلمہ البزار ۔ ۲۸۶ھ۔

(۳۰۰) اَلمُستَخرَج ۔ ابنِ حمدان ۔ ابوجعفر احمد بن حمدان بن علی بن عبداللہ بن سنان نیشاپوری ۔ ۳۲۱ھ۔

(۳۰۱) اَلمُستَخرَج ۔ ابوعمران موسیٰ بن عباس بن محمد الجوینی (جوین ایک شہر بسطام و نیشاپور کے درمیان) ۳۲۳ھ۔

(۳۰۲) اَلمُستَخرَج ۔ احمد بن محمد بن ابراہیم الطوسی البلاذری ۔ ۳۳۹ھ۔

(۳۰۳) المستخرج۔ ابوالنصر محمد بن محمد بن یوسف الطوسی الشافعی۔ ۳۴۴ھ۔

(۳۰۴) المستخرج۔ ابن الاخرم۔ ابوعبداللہ محمد بن یعقوب بن یوسف، الشیبانی النیشاپوری۔ ۳۴۴ھ۔

(۳۰۵) المستخرج۔ ابوالولید حسان بن محمد بن احمد بن ہارون، القرشی، الاموی الشافعی النیشاپوری۔ ۳۴۴ھ۔

(۳۰۶) المستخرج۔ ابوسعید احمد بن ابی بکر محمد النیشاپوری۔ ۳۵۳ھ۔

(۳۰۷) المستخرج۔ ابوحامد احمد بن محمد بن شارک الہروی الشافعی۔ ۳۵۵ھ۔

(۳۰۸) المستخرج۔ ابن ماسرجیس۔ ابوعلی الحسین بن محمد بن احمد بن محمد بن الحسین بن عیسیٰ بن ماسرجیس۔ ۳۶۵ھ۔

(۳۰۹) المستخرج۔ حافظ ابوبکر احمد بن ابراہیم بن اسمٰعیل جرجانی الشافعی۔ ۳۷۱ھ۔

(۳۱۰) المستخرج۔ حافظ ابواحمد محمد بن ابی حامد احمد بن الحسین بن القاسم بن الغطریف بن الجہم العبدی الجرجانی۔ ۳۷۷ھ۔

(۳۱۱) المستخرج۔ ابن عصم۔ حافظ ابوعبداللہ محمد بن العباس بن احمد بن محمد بن عصیم بن بلال بن عصم الہروی۔ ۳۷۸ھ۔

(۳۱۲) المستخرج۔ ابوبکر محمد بن عبداللہ بن محمد بن زکریا الشیبانی النیشاپوری ۳۸۸ھ۔

(۳۱۳) المستخرج۔ ابنِ عبدان۔ ابوبکر احمد بن عبدان بن محمد بن الفرج الشیرازی۔ ۳۸۸ھ۔

(۳۱۴) المستخرج۔ ابنِ مردَوَیہ۔ حافظ ابوبکر احمد بن موسیٰ بن مَردَوَیہ۔ اصفہانی۔ ۴۱۶ھ۔

(۳۱۵) المستخرج۔ البرقانی۔ ابوبکر احمد بن محمد بن احمد بن غالب الخوارزمی۔

الشافعی۔۴۲۵ھ۔

(۳۱۶) المُستخرج، ابن منجویہ۔ ابوبکر احمد بن علی بن محمد بن ابراہیم، اصفہانی۔ ۴۲۸یا۴۳۸ھ۔

(۳۱۷) المُستخرج۔ ابنِ مہران۔ ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصفہانی۔۴۳۰ھ۔

(۳۱۸) المُستخرج۔ الخلال[1]۔ ابومحمد الحسن بن ابی طالب محمد بن الحسن البغدادی۔ ۴۳۹ھ۔

(۳۱۹) المُستخرج۔ الملیحی۔ ابومسعود سلیمان بن ابراہیم الاصفہانی۔ (ملیح، شاخ ازخزاعہ)۴۸۶ھ۔

(۳۲۰) الجامع الصحیح الاسانید من اربعۃ مسانید۔ سلطان محمد بن عبداللہ الحسنی۔ (فاس کا بادشاہ مدتوں مراکش کا پایۂ تخت رہا) ۱۲۰۴ھ۔

تخریج

تخریج کے دو مفہوم ہیں۔ اوّل۔ کتب فقہ و تفسیر وغیرہ کی احادیث کو جداگانہ مجموعوں میں جمع کرنا۔ دوم۔ حدیث کی کسی کتاب سے خاص قسم کی احادیث مثلاً مرفوع متصل، مرسل وغیرہ کو الگ کرنا۔ چند ایسے مجموعوں کے نام درج ذیل ہیں۔

(۳۲۱) **تخریج صحیح مسلم**۔ ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد۔ الاصفہانی الشافعی۔۴۳۰ھ

[1] دو (۲) اور الخلال بھی ہیں یعنی بوعلی الحسن، الخلال الحلوانی۔۲۴۲ھ (شمار ۸۲، ۱۲۷)۔ اور الخلال ابوبکر احمد، البغدادی۔۳۱۱ھ (شمار ۲۰۹)۔

(۳۲۲) تخریج احادیث الشرح الکبیر ۔ شرح الکبیر کا مصنف، الرافعی۔ ابو القاسم امام الدین عبدالکریم بن محمد القزوینی۔ (۶۲۳ھ) ہے۔ اس کی تخریج کئی علماء نے کی۔ مثلاً

(۳۲۳) ۱: ابن جماعہ ۔ عزالدین ابوعمر عبدالعزیز بن بدرالدین محمد بن ابراہیم بن سعداللہ بن جماعہ الکنانی الحموی الشافعی۔ م۔ مکہ۔ ۷۶۷ھ۔

(۳۲۴) ۲: زرکشی ۔ بدرالدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن بہادر الترکی المصری الشافعی۔ م۔ قاہرہ۔ ۷۹۴ھ۔

(۳۲۵) ۳: ابنِ المُلَقِن ۔ سراج الدین عمر بن علی۔ ۸۰۴ھ۔

(۳۲۶) ۴: ابنِ جماعہ۔ بدرالدین محمد بن شرف الدین ابوبکر بن عزالدین الکنانی الشافعی۔ ۸۱۹ھ۔ (یہ اوپر والے ابنِ جماعہ، شمار ۳۲۳ کا پوتا ہے)

(۳۲۷) ۵: سُیُوطی۔ ۹۱۱ھ۔

(۳۲۷) ب۔ احادیث مختصر الکبیر۔ (مختصر الکبیر کا مصنف تھا ابنِ حاجب، جمال الدین ابوعمرو عثمان بن عمر بن ابی بکر بن یونس المصری ۶۴۶ھ) اس کی تخریج علمائے ذیل نے کی۔

(۳۲۸) ۱: ابنِ عبدالہادی۔ شمس الدین محمد بن احمد بن عبدالہادی المقدسی الحنبلی ۔ ۷۴۴ھ۔

(۳۲۹) ۲: ابن الملقنِ۔ ۸۰۴ھ۔

(۳۳۰) ۳: ابنِ الحجر العسقلانی۔ ۸۵۲ھ۔

(۳۳۱) الدرایہ فی تخریج احادیث الھدایہ[1]۔ابن الحجر العسقلانی۔۸۵۲ھ۔

(۳۳۲) نصب الرایۃ لاحادیث الھدایۃ۔الزیلعی[2]۔جمال الدین ابومحمد عبداللہ بن یوسف بن محمد (یا عبداللہ) الحنفی۔م۔قاہرہ۔۷۶۲ھ۔

(۳۳۳) العنایۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ۔محی الدین ابومحمد عبدالقادر بن محمد بن محمد بن نصر اللہ بن سالم القرشی الحنفی المصری۔۷۷۵ھ۔

(۳۳۴) الکفایۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ۔المار دینی۔علاءالدین علی بن عثمان المار دینی۔

(۳۳۵) احادیث شرح المختار. (فقہ)۔ ۱: ابنِ مودود مجدالدین، عبداللہ بن محمود بن مودود الموصلی الحنفی۔۶۸۳ھ۔

۲: ابن الملقن۔۸۰۴ھ۔

(۳۳۶) تخریج احادیث الکشاف۔الزیلعی۔۷۶۲ھ۔اس کی ذیل ابنِ حجر (۸۵۲ھ) نے لکھی تھی۔

(۳۳۷) تخریج احادیث البیضاوی ۱: المناوی۔عبدالرؤف۔۱۰۳۱ھ۔

(۳۳۸) ۲: محمد ہمات زادہ بن حسن الترکمانی القسطنطینی۔۱۱۷۵ھ۔

اس طرح کے کئی اور مجموعے بھی ہیں۔

---

[1] ہدایہ (فقہ) کا مصنف مرغینانی۔برہان الدین علی بن ابی بکر (۵۹۳ھ) تھا۔مرغینان، ماوراء النہر کا ایک شہر ہے۔

[2] ایک زیلعی اور بھی ہے، یعنی الفخر الزیلعی، عثمان بن علی بن محمد، ۷۴۳ھ۔ بقول بعض کنزالعمال کا شارح۔(زیلع۔حبشہ کی ایک گھاٹ۔

اَرْبعِیْن وغیرہ

(۳۳۸) ب۔ اربعین یا اربعون سے مراد حدیث کے وہ مجموعے ہیں جن میں صرف چالیس منتخب احادیث ہوں۔ حاجی خلیفہ (۱۰۰۴ھ) نے ...... کشف الظنون میں بہتر اربعین اور پچیس اربعون نامی مجموعوں کا ذکر کیا ہے۔ کچھ ایسے مجموعے بھی ہیں جن میں احایث کی تعداد سو (۱۰۰)، دوسو (۲۰۰) یا ہزار ہے۔

چند نام یہ ہیں۔

(۳۳۹) اربعین۔ عبداللہ بن مبارک المروزی۔ ۱۸۱ھ۔

(۳۴۰) اربعین، ابن حرب۔ احمد بن حرب نیشاپوری۔ ۲۳۴ھ۔

(۳۴۱) اربعین۔ الآجرِی۔ ابوبکر محمد بن حسین البغدادی الآجرِی۔ م۔ مکہ ۳۶۰ھ (آجر: بغداد کی ایک بستی)۔

(۳۴۲) اربعین، الکلاباذی۔ ابوبکر محمد بن ابراہیم الحنفی الکلاباذی۔ ۳۸۰ھ۔

(۳۴۳) اربعین۔ الدارقطنی بغدادی۔ ۳۸۵ھ۔

(۳۴۴) اربعین، الجوزقی۔ ابوبکر محمد بن عبداللہ الجوزقی النیشاپوری الحنفی۔ ۳۸۸ھ۔

(۳۴۵) اربعین، الحاکم۔ حافظ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم نیشاپوری۔ ۴۰۵ھ۔

(۳۴۶) اربعین۔ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی۔ ۴۳۰ھ۔

(۳۴۷) اربعین، الصابونی۔ ابوعثمان اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن احمد الصابونی النیشاپوری۔ ۴۴۹ھ۔

(۳۴۸) اربعین۔ ابوبکر محمد بن ابراہیم الاصفہانی۔ ۴۶۶ھ۔

(۳۴۹) اربعین۔ شیخ الاسلام ابواسماعیل عبداللہ محمد الانصاری الہروی۔ ۴۸۱ھ۔

(۳۵۰) اربعین حافظ ابوعبداللہ قاسم بن الفضل اصفہانی۔ ۴۸۹ھ۔

(۳۵۱) اربعین۔ابنِ عساکر۔۵۷۱ھ۔

(۳۵۲) اربعین، الرّہاوی۔حافظ عبداللہ الرّہاوی۔۶۱۲ھ۔

(۳۵۳) اربعین، البطال۔شمس الدین محمد بن احمد یمنی۔۶۳۰ھ۔

(۳۵۴) اربعین، امام النووی۔محی الدین یحیٰی بن شرف۔۶۷۶ھ۔

(۳۵۵) اربعین، تفتازانی۔مسعود بن عمر التّفتازانی۔۷۹۱ھ۔

(۳۵۶) اربعین۔سیُوطی۔۹۱۱ھ۔

(۳۵۷) اربعین، ابنِ طولُون۔شمس الدین محمد بن علی بن احمد دمشقی۔۹۵۳ھ۔

(۳۵۸) اربعین، ابن الحجر الہیتمی۔شیخ شہاب الدین احمد المکی۔۹۷۳ھ۔

(۳۵۹) کتاب المأتین، صابونی۔ابو عثمان اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن احمد۔ ۴۴۹ھ۔

(۳۶۰) المائۃ۔شیخ الاسلام عبداللہ الانصاری الہروی۔۴۸۱ھ۔

(۳۶۱) المائۃ المنتقاۃ۔(مسلم کا انتخاب)، العلائی۔حافظ صلاح الدین العلائی الدمشقی۔۸۶۱ھ۔

(۳۶۲) المأتۃ المنتقاۃ۔(ترمذی کا انتخاب)۔ایضاً

(۳۶۳) الفُ حدیث عن الفِ شیخ۔المؤذِن۔ابو صالح احمد بن عبدالملک بن علی بن احمد المؤذِن النیشاپوری۔۴۷۰ھ۔

(۳۶۴) اَلفُ حدیث عن مائۃِ شیخ۔السّمعانی۔ابو مظفر منصور بن محمد بن عبدالجبار بن احمد التمیمی السمعانی[1] المروزی الحنفی۔۴۸۹ھ۔

(۳۶۵) الف حدیث۔الصّفدی۔احمد بن محمد بن محمد الصّفدی الدِمشقی۔۱۱۴۷ھ۔

---

[1] سمعان: بنو تمیم کی ایک شاخ ہے۔

وحدانیّات تا عشاریّات

اسناد کے طول واختصار کے لحاظ سے احادیث کی دس اقسام ہیں۔

(۳۶۶) (اوّل) وحدانیات: یعنی وہ احادیث جن کے راوی اول اور حضور ﷺ کے درمیان صرف ایک راوی ہو۔ جیسے امام ابو حنیفہؒ کی وحدانیات، جنہیں عبدالکریم بن عبدالصمد الطبری المقری الشافعی نے جمع کیا تھا۔

(۳۶۷) (دوم) ثنائیات: کہ راوی اوّل اور حضور ﷺ کے درمیان دو راوی ہوں۔ ایسی احادیث موطا، مالک میں موجود ہیں۔

(سوم) ثلاثیات: تین راویوں والی احادیث۔ ان کی تعداد کافی زیادہ ہے۔ مثلاً

(۳۶۸) ثلاثیات۔	احمد بن حنبل۔ ۲۴۱ھ	۳۳۷ احادیث
(۳۶۹) ایضاً	مسند عبد بن حمید۔ ۲۴۹ھ	۵۱ احادیث
(۳۷۰) ایضاً	الدارمی۔ ۲۵۵ھ	۱۵ احادیث
(۳۷۱) ایضاً	امام بخاری۔ ۲۵۶ھ	۲۲ احادیث
(۳۷۲) ایضاً	ابن ماجہ۔ ۲۷۳ھ	۵ احادیث
(۳۷۳) ایضاً	ترمذی۔ ۲۷۹ھ	ایک حدیث
(۳۷۴) ایضاً	معجم الصغیر۔ طبرانی۔ ۳۶۰ھ	۱۳ احادیث

(۳۷۵) (چہارم) رباعیات: شافعی۔ ۲۰۴ھ

(۳۷۶) رباعیات۔	بخاری۔ ۲۵۶ھ	۲ احادیث
(۳۷۷) ایضاً	مسلم۔ ۲۶۱ھ	
(۳۷۸) ایضاً	ابوداؤد۔ ۲۷۳۔ ۲۷۵ھ	ایک حدیث

(۳۷۹) رباعیات۔ ترمذی ۲۷۹ھ ۱۷۰ احادیث

(۳۸۰) ایضاً۔ نسائی۔ ۳۰۳ھ

(۳۸۱) رباعیات التابعین۔ ابن صَصَری۔ حسن بن ابی العظائم ھبۃ اللہ بن محفوظ الربعی الدمشقی۔ ۵۸۶ھ۔

(۳۸۲) (پنجم) خماسیات۔ جامع۔ البزار۔ ابن النقور۔ ابوالحسین احمد بن محمد بن احمد عرف ابن النقور البغدادی البزار۔ ۴۷۰ھ۔

(۳۸۳) (ششم) السداسیات فی الحدیث۔ ۱: ابن الحطاب۔ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم الرازی المصری۔ عرف، ابن الحطاب۔ ۵۲۵ھ۔

(۳۸۴) ۲: ابوالقاسم ظاہر بن طاہر بن محمد نیشاپوری۔ ۵۳۳ھ۔

(۳۸۵) ۳: السّلفی۔ ابوطاہر عمادالدین احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم السّلفی اصفہانی۔ ۵۷۶ھ۔

(۳۸۶) ۴: المدینی۔ ابوموسیٰ محمد بن عمر بن احمد بن عمر المدینی الاصفہانی۔ ۵۸۱ھ۔

(۳۸۷) (ہفتم) السباعیات فی الحدیث۔ ۱: ابن العربی[1]۔ ابوبکر محمد بن عبداللہ بن احمد المعافری[2] المالکی۔ ۵۴۳ھ۔ ۵۴۶ھ۔

(۳۸۸) ۲: ابن عساکر۔ ۵۷۱ھ۔

(۳۸۹) ۳: المدینی۔ ابوموسیٰ محمد بن عمر المدینی۔ ۵۸۱ھ۔

(۳۹۰) ۴: ابوالنصر ج النجیب عبداللطیف بن عبدالمنعم بن الصیقل الحرانی الحنبلی المصری۔ ۶۷۲ھ۔

---

[1] ابن العربی اندلسی (شیخ اکبر) الگ شخصیت ہے۔ ۶۳۸ھ۔

[2] ایک معافری شمار ۳۷۴ پہ دیکھئے۔

(۳۹۱) ۵: جمال الدین یوسف بن الحسن بن احمد بن عبدالہادی المقدسی الحنبلی ۸۸۰ھ۔

(۳۹۲) (ہشتم) **ثمانیات**۔ ۱: العطار۔ الرشید ابوالحسین یحییٰ بن علی بن عبداللہ العطار۔ ۶۶۲ھ۔

(۳۹۳) ۲: ابوالفرج النجیب۔ ۶۷۲ھ۔

(۳۹۴) (نہم) **تساعیات**۔ ۱: ابراہیم بن محمد الطبری المکی۔ ۷۲۲ھ۔

(۳۹۵) ۲: ابوحیان۔ اثیر الدین محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الاندلسی الغرناطی۔ ۷۴۵ھ۔

(۳۹۶) ۳: ابنِ جماعہ۔ عز الدین ابوعمر عبدالعزیز بن بدر الدین الکنانی الشافعی المصری۔ م۔ مکہ ۷۶۷ھ۔

(۳۹۷) (دہم) **عشاریات**۔ ۱: التنوخی۔ برہان الدین ابواسحاق، ابراہیم بن احمد بن عبدالواحد البعلی الدمشقی المصری۔ ۸۰۰ھ۔

(۳۹۸) ۲: حافظ سخاوی۔ شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبدالرحمٰن۔ ۹۰۲ھ۔

(۳۹۹) ۳: سُیُوطی۔ ۹۱۱ھ۔

احَادیثِ ناسِخہ

یعنی وہ احادیث جنہوں نے بعض دیگر احادیث کو منسوخ کر دیا۔

(۴۰۰) **ناسخ الحدیث و منسوخہ**۔ الجعد۔ ابوبکر محمد بن عثمان۔ الجعد، الشیبانی۔ ۳۰۱ھ۔

(۴۰۱) ایضاً الانباری۔ احمد بن اسحاق الانباری۔ ۳۱۸ھ۔

(۴۰۲) ایضاً ابنِ بحر۔ محمد بن بحرِ اصفہانی۔ ۳۲۲ھ۔

(۴۰۳) ایضاً النحاس۔ ابوجعفر احمد بن محمد النحاس النحوی۔ ۳۳۸ھ۔

(۴۰۴) ایضاً ابنِ اصبغ۔ ابومحمد قاسم بن اصبغ بن محمد بن یوسف البیانی النحوی القرطبی۔ ۳۴۰ھ۔

(۴۰۵) ایضاً ابن شاہین۔ ابوحفص عمر بن شاہین البغدادی۔ ۳۸۵ھ۔

(۴۰۶) ایضاً ابوالقاسم[1] ھبۃ اللہ بن سلامۃ النحوی۔ ۴۱۰ھ۔

(۴۰۷) ایضاً عبدالکریم بن ہوازن القشیری۔ ۴۶۵ھ۔

(۴۰۸) ناسخ الحدیث و منسوخہ۔ الحازمی۔ ابوبکر محمد بن موسیٰ الحازمی، الھمدانی۔ ۵۸۴ھ۔

مُسَلسلات

مسلسل وہ حدیث ہے جس کی سند میں تمام راوی ایک ہی قسم کے الفاظ (مثلاً حَدَّثنا، حَدَّثنی، اَخبَرنا وغیرہ استعمال کریں، یہاں تک کہ کسی قولی یا فعلی حالت کی روایت میں بھی سب متفق ہوں۔

قولی حالت یہ ہے کہ اگر ایک روایت میں نَشْھَدُ، نَقولُ یا ''باللّٰہ العظیم'' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں تو اس حدیث کی باقی تمام روایات میں بھی یہ الفاظ موجود ہوں۔

فعلی حالت یہ کہ اگر حضور ﷺ وہ بات کہتے وقت مسکرائے تھے، یا آپ ﷺ نے ریشِ مبارک پر ہاتھ پھیرا تھا، تو سب راوی اس کا ذکر کریں۔ ایک حدیث ہے

لا یجد العبد حلاوۃ الایمانِ حتّٰی یؤمن بالقدر خیرہٖ و شرّہٖ وحلوہٖ ومُرِّہٖ قال و قبض رسول اللّٰہ

---

[1] ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن الحسن الطبری (۴۱۸ھ) شمارہ ۱۰۰ الگ شخصیت ہے۔

علی لحیتہ.

"حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ بندہ اس وقت تک لذتِ ایمان نہیں پاتا، جب تک کہ وہ اس بات پر ایمان نہ لائے کہ خیر و شر اور تلخ و خوش سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے۔ اس ارشاد کے وقت حضور ﷺ نے اپنی ریش مبارک کو پکڑ رکھا تھا"۔

اس حدیث کو بیان کرتے وقت تمام راویوں نے ریش مبارک کو ہاتھ میں لینے کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے یہ حدیث مسلسلات میں شمار ہوگی۔ علماء نے مسلسلات کو الگ مجموعوں میں ضبط کیا ہے۔ مثلاً:۔

(۴۰۹) المسلسلات، ابنِ شاذان۔ ابوبکر احمد بن ابراہیم بن حسین بن شاذان بغدادی۔ ۳۸۳ھ۔

(۴۱۰) المسلسلات، ابن العربی۔ ابوبکر محمد بن عبداللہ بن احمد المعروف بہ ابن العربی المعافری[1] المالکی۔ ۵۴۳۔۵۴۶ھ۔

(۴۱۱) المسلسلات، الدیباجی۔ ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یحییٰ العثمانی الدیباجی الاسکندری۔ ۵۷۲ھ۔

(۴۱۲) المسلسلات، سلفی۔ ابو طاہر عماد الدین احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم السلفی الاصفہانی۔ ۵۷۶ھ۔

(۴۱۳) المسلسلات، ابن مسدی۔ ابوبکر جمال الدین محمد بن یوسف بن موسیٰ بن یوسف الازدی الغرناطی۔ نزیل مکہ۔ ۶۳۳ھ۔

(۴۱۴) المسلسلات، ابنِ طیلسان۔ ابو القاسم القاسم بن محمد بن احمد بن محمد بن سلیمان الاوسی الانصاری القرطبی۔ ۶۴۲ھ۔

---

[1] معافری ایک اور بھی ہے، دیکھئے شمارہ ۲۷۔

(۴۱۵) الجواهر المُکَلَّلَۃُ فی الاخبار المُسَلْسَلَۃِ ، السّخاوی[1]۔ ابوالحسن علم الدین علی بن محمد بن محمد بن عبدالصمد الشافعی نزیل دمشق۔ ۶۴۳ھ۔

(۴۱۶) الحدیث المسلسل ، السُّبکی ۔تقی الدّین ابوالحسن علی بن عبدالکافی السّبکی ۔۷۵۶ھ۔

(۴۱۷) ایضاً، ابوزرعہ ولی الدین احمد بن ابی الفضل زین الدین عبدالرحیم بن الحسین العراقی الکروی الشافعی ۔م، قاہرہ ۸۲۶ھ۔

(۴۱۸) مائۃ مسلسل ، السخاوی. مس الدین ابوالخیر محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن ابی بکر السخاوی (سخا: مصر کا شہر)۔م، مدینہ ۹۰۲ھ۔

(۴۱۹) المسلسلات ۔سُیُوطی ۔۹۱۱ھ۔

(۴۲۰) ایضاً (الفوائد الجلیلہ)، ابنِ عقیلہ۔ ابوعبداللہ جمال الدین محمد بن ابنِ احمد العقیلۃ بن سعید المکی ۔۱۱۵۰ھ۔

(۴۲۱) ایضاً، ابن الطیب ۔ابوعبداللہ شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن موسیٰ الفاسی المالکی ۔نزیل المدینہ ۱۱۷۰ھ۔

مسلسلات کے مجموعے چارسو سے زائد ہیں۔ (الرسالۃ المستطرفہ ص ۷۲)

احادیث غریبہ

''غریب'' اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے سلسلۂ اسناد میں سے کوئی راوی رہ گیا ہو۔ ''غریب'' کا ایک اور مفہوم بھی ہے، مشکل اور فہم سے بالا۔ یعنی وہ حدیث جس کا مفہوم عام آدمی نہ سمجھ سکتا ہو۔ چونکہ حضورﷺ قریش مکہ کی زبان بولتے تھے، اس لئے بعض دور افتادہ عربی قبائل ان کی بات کو نہیں سمجھ سکتے تھے۔

[1] مشہور سخاوی، حافظ شمس للدین ابوالخیر محمد بن عبدالرحمٰن ۹۰۲ھ الگ شخصیت ہے۔ شمار ۴۱۸۔

بعض شارحین نے ایسی احادیث کی شرحیں لکھی ہیں۔ کتب ذیل میں ''غریب'' کہیں پہلے مفہوم میں استعمال ہوا ہے اور کہیں دوسرے میں۔

(۴۲۲) غریب الاحادیث ۔ ابنِ شمیل ۔ ابو الحسن النضر بن شمیل المازنی النحوی۔۲۰۴ھ۔

(۴۲۳) ایضاً۔ القطرب۔محمد بن المستنیر القطرب۔۲۰۶ھ۔

(۴۲۴) ایضاً۔ ابوعبیدہ معمر بن المثنی التیمی البصری۔۲۱۰ھ

(۴۲۵) ایضاً،اصمعی ۔ابوسعید عبدالملک بن قریب بن عبدالملک۔۲۱۴۔۲۱۷ھ۔

(۴۲۶) ایضاً۔ ابوعبید (عبید)القاسم بن سلام (۲۲۴ھ) نے اس کتاب پر چالیس بسال صرف کئے۔اس کی ذیل عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری ۲۷۶ھ نے لکھی۔

(۴۲۷) ایضاً۔الاشرم۔ابوالحسن علی بن المغیرہ الاشرم البغدادی۔۲۳۰ھ۔

(۴۲۸) ایضاً۔ابنِ قادم۔ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن قادم الکوفی۔۲۵۱ھ۔

(۴۲۹) ایضاً۔ابوعمرو شمر بن حمدویہ۔۲۵۶ھ۔

(۴۳۰) ایضاً ابواسحاق ابراہیم بن اسحاق الحربی۔۲۷۶ھ۔

(۴۳۱) کتاب الغریبین (غریب الحدیث والقرآن) ابوعبید احمد بن محمد بن ابی عبید العبدی الہروی۔۴۰۱ھ۔اکی تکملہ المدینی (۵۸۱ھ) نے لکھا۔

(۴۳۲) اس کا تکملہ المدینی (۵۸۱ھ) نے لکھا۔

(۴۳۳) غریب الحدیث۔ابوالقاسم جاراللہ محمود بن عمر بن محمد بن عمر زمخشری۔ (زمخشر: قریۂ خوارزم)۔۵۳۸ھ۔

(۴۳۴) مشارق الانوار۔(موطا اور صحیحین کی غریب احایث پر) قاضی ابوالفضل عیاض بن موسیٰ الیحصبی۔۵۴۴ھ۔

(۴۳۵) مطالع الانوار (احادیثِ غریبہ پر)۔ابنِ قرقول۔ابواسحاق ابراہیم بن یوسف الوھرانی۔الحمزی۔م۔فاس ۵۶۹ھ۔

(۴۳۶) النہایۃ فی غریب الحدیث۔ ا: ابن الاثیر۔امام ابوالسعادات مبارک بن ابی الکرم محمد الجزری (۶۰۶ھ)۔

(۴۳۷) ب: اس کی ذیل الارموی صفی الدین محمود بن ابی بکر الارموی (۷۲۳ھ) نے لکھی۔

(۴۳۸) ج: تلخیص علامہ سُیُوطی (۹۱۱ھ)۔

(۴۳۹) د: اور عیسیٰ بن محمد الصفوی (۹۵۳ھ)۔

اَحادیثِ مُشْتَہِرہ

یعنی ایسی احادیث جو لوگوں میں بہت مقبول و مشہور تھیں۔مثلاً:۔

(۴۴۰) التذکرہ فی الاحادیث الْمُشْتَہِرۃ ۔زرکشی بدرالدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن بہادر الترکی المصری الشافعی۔۷۹۴ھ۔

(۴۴۱) المقاصد۔علامہ سخاوی۔۹۰۲ھ۔

(۴۴۲) الدُرَرُ الْمُنتَثِرۃ فی الاحادیث المشتہرۃ ۔سیوطی۔۹۱۱ھ۔

(۴۴۳) الوسائل السِنِیّہ من المقاصد السخاویہ ۔ابنِ خلف۔ابوالحسن علی بن محمد بن محمد بن خلف المالکی۔۹۳۹ھ۔

(۴۴۴) تسھیل السّبیل۔الخلیلی۔محمد بن احمد الخلیلی الشافعی۔۱۰۵۷ھ۔

(۴۴۵) الا حادیث المشتہرۃ علی الالسنۃ ۔الزُرقانی۔ابوعبداللہ محمد بن عبدالباقی بن یوسف احمد بن علوان الزُرقانی المصری المالکی۔۱۱۲۲ھ۔

اَجْزَاء

اُن احادیث کا مجموعہ جو کسی ایک موضوع مثلاً صبر، شکر، ذکر، توکل وغیرہ پر ہوں۔ جزء (جمع: اجزاء) کہلاتا ہے۔ کشف الظنون میں ایسے ایک سو تیرہ (۱۱۳) مجموعوں کے نام دیئے ہیں۔ چند ایک یہ ہیں۔

(۴۴۶) جُزء۔ ابو عاصم الضَّحّاک بن مَخْلد بن الضحاک البصری۔ ۲۱۲ھ۔

(۴۴۷) ایضاً۔ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن المثنیٰ بن عبداللہ بن انس بن مالک الانصاری البصری (بخاری کا استاد)۔ ۲۱۵ھ۔

(۴۴۸) ایضاً۔ ابنِ عرفہ۔ بوعلی۔ الحسن بن عرفہ بن یزید العبدی البغدادی۔ ۲۵۷ھ۔

(۴۴۹) ایضاً۔ ابن الفرات۔ ابو مسعود احمد بن الفرات بن خالد الضّبّی، الرازی۔ ۲۵۸ھ۔

(۴۵۰) ایضاً۔ ابنِ قیم۔ ابی العباس محمد بن جعفر بن محمد بن ھشام بن قیم النُّمَیری الدمشقی۔ ۳۲۸ھ۔

احادیثُ الْاَفْرَاد

افراد، فرد کی جمع ہے، اس سے مراد وہ راوی ہے۔ جس نے:۔

۱: کوئی ایسی حدیث روایت کی ہو، جو کسی ثقہ راوی نے بیان نہ کی ہو۔

۲: کوئی ایسی حدیث روایت کی ہو۔ جو کسی ثقہ یا غیر ثقہ راوی نے بیان نہ کی ہو۔

۳: کوئی ایسی حدیث روایت کی ہو جو ایک مخصوص شہر یا بستی (مثلاً

بصرہ، کوفہ، مدینہ وغیرہ) سے روایت کی ہو۔

۴: کوئی ایسی حدیث روایت کی ہو، جو کسی راوی نے کسی خاص آدمی سے سنی ہو، اور یہ راوی اس روایت میں منفرد ہو۔

اس صنف پر کئی کتابیں ہیں۔ مثلاً

(۴۵۱) کتاب الافراد۔ ابوداؤد صاحب السنن۔ ۲۷۵ھ۔

(۴۵۲) ایضاً۔ دارقطنی۔ ۳۸۵ھ۔

(۴۵۳) ایضاً۔ ابن شاہین۔ ۳۸۵ھ۔

(۴۵۴) ایضاً۔ ابنِ رزیق۔ احمد بن عبداللہ بن حمید بن رزیق۔ نزیل مصر۔ ۳۹۱ھ۔

اَمالِی

علمائے سلف کا یہ دستور تھا کہ ہفتے میں ایک یا دو دن (جمعہ۔ ہفتہ) اپنے طلباء کو مسجد میں بلا کر احادیث املا کراتے تھے۔ ان احادیث کا اَمالِی کہا جاتا ہے۔

ان کے متعدد مجموعے موجود ہیں۔ مثلاً

(۴۵۵) الامالی۔ ابنِ شاہین۔ ۳۸۵ھ۔

(۴۵۶) ایضاً۔ قاضی ابوالحسین عبدالجبار بن احمد بن عبدالجبار، الہمدانی الشافعی المعتزلی۔ ۴۱۵ھ۔

(۴۵۷) ایضاً۔ ابنِ مندہ[1]۔ ابوزکریا یحییٰ بن عبدالوہاب بن مندہ اصفہانی۔

---

[1] ابنِ مندہ نام کے دو اور محدث بھی ہیں۔

۱: ابنِ مندہ ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد بن اسحاق ...... بن مندہ العبدی الاصفہانی ۴۷۰ھ۔ (اس کا ذکر اس کتاب میں نہیں آسکا)۔

۲: ابن مندہ۔ ابوعبداللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحییٰ بن مندہ العبدی الاصفہانی۔ ۳۹۶ھ (شمار ۲۱۴)

۵۱۱ھ۔ یہ غالباً ابوالقاسم کا بیٹا اور ابوعبداللہ (ہر دو درج پاورق) کا پوتا ہے۔

(۴۵۸) ایضاً۔ السلامی ۔ ابوالفضل محمد بن ناصر بن محمد بن علی بن عمر السلامی ، (نسبت بہ دارالسلام بغداد) الشافعی الحنبلی۔۵۵۰ھ۔

(۴۵۹) ایضاً۔ابنِ عساکر۔۵۷۱ھ۔

(۴۶۰) الامالی۔القزوینی۔ابوالقاسم عبدالکریم بن محمد بن عبدالکریم القزوینی ۶۲۳ھ۔

اکابر کی روایات اصاغر سے

وبالعکس

(۴۶۱) کتاب ماوراہُ الکبار عن الصغار. ابن المنجنیقی۔حافظ ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم بن یونس بن المنجنیقی البغدادی المصری۔۳۰۴ھ۔

(۴۶۲) کتاب من روی عن ابیہ۔ابنِ شاہین۔۳۸۵ھ۔

(۴۶۳) روایۃ الصحابۃ عن التابعین والاباء عن الابناء خطیب بغدادی، حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن مہدی۔۴۶۳ھ۔

(۴۶۴) کتابُ من روی عن ابیہ عن جدِّہٖ ۔حافظ کیکلدی العلائی صلاح الدین ابوسعید خلیل بن کیکلدی العلائی الشافعی الدمشقی المقدسی۔۷۶۱ھ۔

اس کی ذیل ابنِ حجر عسقلانی نے لکھی۔

(۴۶۵) کتاب روایۃ الابناء عن ابائہم ۔الوائلی۔ابونصر عبیداللہ بن سعید السجزی الوائلی۔

مُرْسَل

وہ حدیث جس کا راوی کوئی تابعی ہو، لیکن اسناد میں اس صحابی کا ذکر نہ کرے جس نے وہ حدیث حضور ﷺ سے سنی تھی۔

(۴۶۶) کتاب المراسیل ۔ ابوداؤد صاحب السُّنن ۔ ۲۷۵ھ۔

(۴۶۷) ایضاً ۔ ابن ابی حاتم ابو محمد عبدالرحمٰن الرازی ۔ ۳۲۷ھ۔

(۴۶۸) جامع التحصیل فی احکام المراسیل ۔ حافظ کَیْکَلْدی ۔ ۷۶۱ھ۔

کُتُبِ مفردہ

یعنی حدیث کے ایسے مجموعے جن میں کسی خاص موضوع مثلاً عیادت، رحمت، حقوقِ والدین وغیرہ پر یا کسی خاص نوع مثلاً متواترہ، شاذہ وغیرہ کی احادیث درج ہوں۔ ''مفردہ'' کا عام فہم ترجمہ ہوگا ''متفرقہ''۔

(۴۶۹) کتب خُطَبِ النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم ۔ ابن المدینی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن جعفر المدنی ۔ ۲۳۴ھ۔

(۴۷۰) کتاب دعاء النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ۔ ایضاً

(۴۷۱) اَلْمُوَفَّقِیَات فِی الحدیث ۔ ابنِ بکّار ۔ زبیر بن بکار ابوعبداللہ بن ابی بکر قرشی اسدی مکی ۔ ۲۵۶ھ۔

(۴۷۲) الاحادیث الشّاذہ ۔ الضَّیمری ۔ قاضی ابوالعَنْبَس محمد بن اسحاق بن ابراہیم الضَّیمری ۔ ۲۷۵ھ

(۴۷۳) اَمْثَالُ النَّبِیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم ۔ الرّامہُرمُزی ۔ حافظ حسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد الفارسی الرّامہُرمُزی ۔ ۳۶۰ھ۔

(۴۷۴) اَلْمُلَخِّصُ فی الحدیث ۔ المَعافِری۔ ابوالحسن علی بن محمد بن خلف القابسی المَعافِری المالکی۔ ۴۰۳ھ۔
(قابس مغربی افریقہ کا ایک شہر ہے)

(۴۷۵) کتاب التقصی۔ (مؤطا۔ مالک کی روایات مرفوعہ کا مجموعہ) ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر النمری القرطبی المالکی۔ (نمر۔ نام مردے نمر۔ بلاد ھذیل کا ایک موضع)۔ ۴۶۳ھ

(۴۷۶) النصوص والاخبار فی حفظ الجار۔ ابنِ فتُوح۔ ابوعبداللہ محمد بن فتوح بن عبداللہ بن ابی نصر الحمیدی الاندلسی۔ ۴۸۸ھ۔

(۴۷۷) احادیث الاحکام۔ المُرداوی۔ جمال الدین یوسف بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن محمود المُرداوی (نسبت بہ مَرداء، موضعے بہ فلسطین) الحنبلی الدمشقی۔ ۷۶۳ھ۔

(۴۷۸) مفردات الامام احمد۔ المقدسی۔ عزالدین محمد بن علی بن عبدالرحمٰن بن محمد المقدسی الحنبلی۔ ۸۲۰ھ۔

(۴۷۹) بذل الهمّة فی احادیث الرحمة۔ سخاوی۔ ۹۰۲ھ۔

(۴۸۰) الاحادیث المتباینة المتون والمسانید۔ ایضاً۔

(۴۸۱) الاحادیث الصالحة فی المصافحة۔ ایضاً

(۴۸۲) الاحادیث المتواترة۔ العمادی۔ حامد بن علی بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن العمادی الدمشقی الحنفی۔ ۱۱۷۱ھ۔

(۴۸۳) ایضاً ____ محمود بن نسیب الدمشقی۔ ۱۳۰۵ھ۔

(۴۸۴) الاحادیث المحزرات من شرب المسکرات۔ البَکری محمد بن ابی الحسن محمد بن عبدالرحمٰن البکری۔

(۴۸۵) فی احادیثِ العَیادۃِ۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔۔۔

احادیثِ قُدسیہ

یعنی وہ احادیث جو اللہ کی طرف منسوب ہیں۔

(۴۸۶) مِشکوٰۃُ الانوار ۔(احادیث قدسیہ کا انتخاب)۔ابن العربی محی الدین ابوعبداللہ محمد بن علی بن محمد الطائی الاندلسی۔۶۳۸ھ۔

(۴۸۷) الاتحافات السنیۃ بالاحادیث القدسیۃ ۔المناوی۔۱۰۳۱ھ۔

(۴۸۸) الجواھر السنیۃ فی الاحادیث القدسیۃ ۔العاملی۔محمد الحسن الحر العاملی المشغری۔۱۱۰۴ھ۔

(۴۸۹) التُحفۃ المرضیۃ فی الأخبارِ القُدسیۃ ۔العَدَوی۔عبدالمجید بن علی العدوی المصری۔۱۳۰۳ھ۔

اَلْجَمع

یہ علم الحدیث کی ایک اصلاح ہے۔اس سے مراد مختلف کتب حدیث کو یکجا کرنا یا ان کی ترتیب بدلنا۔مثلاً صحیحین کو مسند یا سنن بنانا۔یا انکی ہم نوع احادیث مثلاً مرسل، مرفوع وغیرہ کو الگ ضبط کرنا ہے۔

ایسے چند مجموعوں کے نام یہ ہیں۔

(۴۹۰) الجمع بین الصحیحین ۔ابن فتوح۔ابوعبداللہ محمد بن فتوح بن عبداللہ بن ابی نصر الحمیدی الازدی الاندلسی۔۴۸۸ھ۔

(۴۹۱) ایضاً الظاہری ۔ ابو عبداللہ محمد بن الحسین بن احمد بن الانصاری الظاہری۔۵۳۶ھ۔

(۴۹۲) ایضاً ابن الخراط ۔ ابو محمد عبدالحق بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن الحسین بن سعید بن ابراہیم الازدی الاشبیلی ۔ ۵۸۲ھ۔

(۴۹۳) جامع المسانید ۔ ابن الجوزی ۔ ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی البغدادی ۔ ۵۹۷ھ۔

اس میں صحیحین، جامع ترمذی اور مسندِ احمد بن حنبل کو سات ضخیم جلدوں میں جمع کیا ہے۔

(۴۹۴) جامع الاصول ۔ (: ابن الاثیر ۔ مجدالدین المبارک بن ابی الکرم محمد بن محمد الشیبانی ۔ ۶۰۶ھ۔

(۴۹۵) ب: اس کی تجرید البارزی، شرف الدین ابوالقاسم ھبۃ اللہ بن عبدالرحیم بن ابراہیم البارزی الجہنی الحموی الشافعی (۷۳۸ھ) نے تیار کی۔

(۴۹۶) ج: ذیل مجدالدین فیروز آبادی (۸۱۷ھ) نے لکھی۔

(۴۹۷) د: اور اختصار ابن الدیبع ۔ وجیہ الدین عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن عمر الشیبانی الزبیدی (۹۴۴۔۹۵۰ھ) نے تیسیر الوصول الیٰ جامع الاصول کے نام سے تیار کیا۔

(۴۹۸) انوار الصباح فی الجمع بین الصحاح ۔ ابن عتیق ابوعبداللہ محمد بن عتیق بن علی التجیبی الغرناطی ۔ ۶۴۰ھ۔

(۴۹۹) مجمع البحرین فی الجمع بین الصحیحین ۔ صغانی حسن بن محمد بن حسن بن حیدر الہندی ثم البغدادی ۔ ۶۵۰ھ۔

(۵۰۰) الجمع بین الاصول الستۃ ومسانید احمد والبزّار وابی یعلی والمعجم الکبیر ۔ ابنِ کثیر ۔ عمادالدین ابوالفداء اسماعیل بن عمر الدمشقی الشافعی ۔ ۷۷۴ھ۔

(۵۰۱) جامع المسانید۔سیُوطی۔۹۱۱ھ۔

(۵۰۲) ایضاً الرودانی۔ابوعبداللہ محمد بن سلیمان المغربی۔۱۰۹۴ھ۔

سِیَر و مغازی

یعنی حدیث کے وہ مجموعے جو حضورﷺ کی سیرت، شمائل اور مغازی پہ مشتمل ہیں۔چند ایک یہ ہیں۔

(۵۰۳) کتاب السیرۃ۔زہری۔ابن شہاب زہری۔۱۲۳ھ۔

(۵۰۴) کتاب المغازی۔مُوسیٰ بن عقبہ بن ابی عیاش القرشی، المدنی التابعی الصغیر۔۱۴۱ھ

(۵۰۵) کتاب السیرۃ۔ابنِ یسار۔ابوعبداللہ محمد بن اسحاق بن یسار المدنی۔۱۵۱ھ۔

(۵۰۶) کتاب المغازی۔المُعتَمِر۔ابومحمد المُعتَمِر بن سُلیمان التیمی البصری۔۱۸۷ھ۔

(۵۰۷) کتاب السیرت۔الواقدی۔ابوعبداللہ محمد بن عمر بن واقد، الواقدی۔م۔بغداد، ۷۔۲۰۶ھ۔

(۵۰۸) دلائل النبوۃ۔حافظ فریابی۔ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن واقد بن عثمان الفریابی۔۲۱۲ھ۔

(۵۰۹) مغازی۔ابنِ عایذ۔ابوعبداللہ محمد بن عایذ الدمشقی۔۲۳۳ھ۔

(۵۱۰) کتاب الشمائل۔ترمذی۔۲۷۹ھ۔

(۵۱۱) دلائل النبوۃ۔ابنِ شاہین۔۳۸۵ھ۔

(۵۱۲) دلائل النبوۃ۔ابونُعیم اصفہانی۔۴۳۰ھ۔

(۵۱۳) دلائل النبوۃ۔بیہقی۔۴۵۸ھ۔

(۵۱۴) کتاب الانوار ۔ ابن الفراء البغوی ۔ ۵۱۶ھ۔

(۵۱۵) کتاب الشفا بالتعریف بحقوق المصطفیٰ ۔ عیاض بن موسیٰ الیحصبی (یحصب، پدر شاخے از حمیر) ۔ ۵۴۴ھ۔

(۵۱۶) کتاب فی فضائل المصطفیٰ ۔ ابن الجوزی ۔ ۵۹۷ھ۔

بابِ دوم



انتخابِ حدیث



اِنتخابِ حدیث

امام عبدالرؤف المناوی (۱۰۳۱ھ) نے دس ہزار احادیث کا ایک انتخاب "کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق" کے عنوان سے تیار کیا تھا۔ اس سے میں نے بھی فائدہ اُٹھایا۔ آپ کا اندازِ انتخاب یہ تھا:۔

ا۔ کہ اسناد ترک کر دیں۔

ب۔ اور ایک حدیث سے وہی حصہ لیا، جو انہیں پسند تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی منتخب کردہ احادیث عموماً چار سے دس الفاظ پہ مشتمل ہیں۔ مثلاً

(۱) كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. (۲) كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ

(۳) الرّاشی والمرتشی فی النّار (۴) الفقرُ فخری

ج۔ اور ہر حدیث کے آخر میں ماخذ کا ذکر کیا۔ میں نے اس انتخاب میں یہی انداز اختیار کیا ہے۔ منتخب احادیث کی تعداد سات سو ہے۔ ان کا اندراج بیاسی عنوانات کے تحت ہوا ہے۔ عنوانات کی ترتیب ہجائی ہے۔ ضخامت سے بچنے کے لئے صرف ترجمہ پر اکتفا کیا ہے، اور کہیں کہیں متن بھی دے دیا ہے تاکہ عربی جاننے والے حضور ﷺ کی فصاحت و بلاغت سے بھی لطف اندوز ہوسکیں۔

رموز

ماخذ کا ذکر رمزاً ہوا ہے۔ تفصیل یہ ہے:

(۱) خ ــــ بخاری (صحیح)

(۲) بز ــــ البزار (مسند)

(۳) بم ــــ بخاری و مسلم

(۴) ت ــــ ترمذی (جامع)

(۵) حا ــــ حاکم (مستدرک)

(۶) حِب ــــ ابن حِبان (صحیح)

(۷) حم ــــ احمد بن حنبل (مُسند)

(۸) خط ــــ خطیب بغدادی (روایۃ الصحابۃ عن التابعین)

(۹) د ــــ ابوداؤد (سنن)

(۱۰) رس ــــ ریاض السنۃ (جعفرشاہ)

(۱۱) سط ــــ سُیُوطی (الجامع الکبیر)

(۱۲) سع ــــ ابنِ سعد (طبقات)

(۱۳) سعی ــــ سعید بن منصور (سنن)

(۱۴) ش ــــ ابن ابی شیبہ (مسند)

(۱۵) ط ــــ طبرانی (معاجم)

(۱۶) طب ــــ طبرانی (معجم کبیر)

(۱۷) طس ــــ طبرانی (معجم اوسط)

(۱۸) طص ــــ طبرانی (معجم صغیر)

(۱۹) طیا ــــ طیاسی (مسند)

(۲۰) عب ــــ عبدالرزاق (سنن)

(۲۱) عبد ــــ عبد بن حمید (مسند)

(۲۲) عس ــــ ابن عساکر (تلخیص مسندِ حنبل)

(۲۳) فر ــــ دیلمی (مسند الفردوس)

(۲۴) قا ــــ ابنِ قانع (مسند)

(۲۵)	قط	ـــ دار قطنی	(سنن)
(۲۶)	ما	ـــ مالک۔امام	(موطا)
(۲۷)	ماج	ـــ ابن ماجہ	(سنن)
(۲۸)	مس	ـــ مسلم	(صحیح)
(۲۹)	من	ـــ مناوی	(کنوزلحقائق)
(۳۰)	ن	ـــ نسائی	(سنن)
(۳۱)	نج	ـــ نجاد	(سنن)
(۳۲)	نع	ـــ ابونعیم اصفہانی	(تخریج صحیح مسلم)
(۳۳)	ھق	ـــ بیہقی	(سنن)
(۳۴)	یع	ـــ ابویعلی	(مسند)

چونکہ تمام اہم کتب حدیث باب الایمان سے شروع ہوتی ہیں، اور میں اس سنت کا تارک نہیں بننا چاہتا۔ اس لئے کتاب الایمان سے آغاز کرتا ہوں اس کے بعد عنوانات کی ترتیب ہجائی ہوگی۔

(۱) کتاب الایمان

(۱) الحیاء شعبة من الایمان . (نخ)

حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

(۲) لا یؤمن احدکم حتی یحب لا خیه ما یحب لنفسه. (نخ۔مس۔ت)

" تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرلے، جو وہ اپنے

لئے پسند کرتا ہے"

(۳) المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده. (مُس)

"مسلم وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دیگر مسلم محفوظ رہیں"۔

(۴) سفیانؓ بن عبداللہ ثقفی نے حضورﷺ سے کہا کہ مجھے اسلام کے متعلق کوئی ایسی بات بتائیے کہ کسی اور سے کچھ پوچھنے کی ضرورت باقی نہ رہے۔ فرمایا۔

قُل امنتُ باللہ فَاستَقِمْ.

"کہو کہ میں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور پھر اس پر جم جاؤ"۔

(مس)

(۵) ایمان میں کامل وہ ہے۔ جس کی محبت، عداوت، بخیلی اور سخاوت صرف اللہ کے لئے ہو۔ (د)

(۶) لا یُؤمِنُ احدکم حتّٰی اکُوْنَ------- (بم)

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ مجھے اپنے والدین اور دیگر تمام انسانوں سے محبوب تر نہ سمجھے"۔

(۷) مؤمن کا معاملہ بھی عجیب ہے کہ وہ دکھ اور سکھ ہر دو سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ وہ دکھ میں صبر کرتا ہے اور سکھ میں شکر، اور دونوں کا اجر پاتا ہے۔ (مس)

(۸) یخرج من النار من کان فی قلبه مثقال ذرة من الایمان. (ت)

"جس شخص کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا، اسے بالآخر

جہنم سے نکال لیا جائے گا''۔

(۹) جو شخص جماعت سے بالشت بھر بھی الگ ہو جائے، سمجھ لو کہ اسلام کی رسی اس کی گردن سے نکل گئی۔ (د)

(۱۰) جب تم کوئی بری بات دیکھو تو اسے ہاتھ سے روکو، یہ نہ کر سکو، تو زبان سے، یہ بھی نہ ہو سکے تو دل ہی میں برا سمجھو۔ یہ ایمان کا سب سے چھوٹا درجہ ہے۔ (ت۔ن۔د)

(۱۱) جب کہیں کوئی بری بات ہو رہی ہو، تو برا سمجھنے والے کو غائب سمجھا جائے گا، خواہ وہ وہاں حاضر ہو، اور اچھا کہنے والے کو حاضر تصور کیا جائے گا خواہ وہ غائب ہی ہو۔ (د)

(۱۲) کسی آدمی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ اچھا اسلام (عمل) کون سا ہے؟ فرمایا:

تُطعِمُ الطّعامَ وتقرأ السَّلام علٰی من عرفت ومن لم تعرف. (بخ)

''کھانا کھلانا اور واقف و ناواقف سب کو سلام کرنا''۔

(۱۳) انسؓ راوی ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ہمراہ مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک شتر سوار آیا۔ اونٹ کو مسجد میں بٹھا کر پہلے اس کا زانو باندھا اور پوچھا کہ تم میں سے محمد ﷺ کون ہے؟ ہم نے بتایا، تو اس نے یہ سوال پوچھے:

س: کیا یہ صحیح ہے کہ اللہ نے آپ کو ساری دنیا کی طرف بھیجا ہے؟

ج: بے شک

س: کیا اللہ نے روز و شب میں پانچ نمازوں کا حکم دیا ہے؟

ج: بے شک۔

س: کیا اللہ نے سال میں ایک ماہ کے روزے فرض کیے ہیں؟

ج: بے شک۔

س: کیا اللہ نے حکم دیا ہے کہ اغنیاء سے مال لے کر غرباء میں تقسیم کریں؟

ج: بے شک

اعرابی: میں ان تمام باتوں پر ایمان لاتا ہوں۔ میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے، اور اپنے قبیلے کا قاصد ہوں۔ (بخ)

(۱۴) ہر بچے کی ولادت اسلام پر ہوتی ہے۔ پھر اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ (بخ)

(۱۵) انبیاءؑ علاتی بھائی (باپ ایک، مائیں الگ) ہیں۔ اُمَّهَاتُهُمْ شتّٰی وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ۔ ان کی مائیں الگ الگ ہیں اور دین ایک۔ (بخ)

(۱۶) تین باتیں ایمان میں شامل ہیں۔ افلاس میں خیرات دینا، انسانوں کی سلامتی کے لئے تڑپنا، اور اپنے آپ سے انصاف کرنا۔ (بز)

(۱۷) کسی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ ایمان کیا ہے؟ فرمایا صبر و سخا۔ (طب)

(۱۸) لا يُقْبَلُ ايمانٌ بلا عملٍ ولا عملٌ بلا ايمانٍ (رس)

"ایمان عمل کے بغیر اور عمل ایمان کے بغیر قبول نہیں ہوتا"۔

(۱۹) وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں لایا جو اس کے محارم (حرام کردہ اشیاء) کو حلال سمجھتا ہے۔ (ت)

(۲۰) صاحبِ ایمان کی فراست سے ڈرو کہ وہ خدائی نور سے دیکھتا ہے۔ (ت)

(۲۱) اعظم النّاس نصیباً فی الاسلام اهل فارس (حا)

''اسلام کی برکات سے اہلِ ایران کا حصہ سب سے زیادہ ہوگا''۔

یہ پیشگوئی سو فیصد پوری ہوئی۔ کیونکہ ہمارے نوے فیصد محدث، فلسفی، مؤرخ، طبیب اور ریاضی دان ایرانی تھے۔

(۲۲) قُوّۃُ المؤمن فی قلبہٖ۔ (فر)

''مؤمن کی قوت کا ماخذ اس کا دل ہے''۔

الف

(۲) آخرت

(۲۳) اصلَحُوا دُنیاکم واعْمَلُو الِاٰخِرتکم کانکم تمو تُوْنَ غداً۔ (فر)

''اپنی دنیا کو سنوارو اور آخرت کے لئے یوں کام کرو، گویا کل تمہاری موت آرہی ہے''۔

(۲۴) اللہ ہراس دنیوی عالم سے نفرت کرتا ہے جو آخرت سے جاہل ہو۔ (فر)

(۲۵) مثل المؤمن کمثل نحلة تجمع فی صیفها لشتاها۔ (حم)

''مؤمن کی مثال اس مکسِ شہد کی سی ہے۔ جو گرما میں سرما کی غذا فراہم کرتی ہے''۔

(۳) آداب سفر

(۲۶) جب تین آدمی سفر پہ نکلیں تو ایک کو امیرِ سفر بنالیں۔ (د)

(۲۷) شیطان ایک یا دو مسافروں کو تو دبوچ لیتا ہے لیکن تین کے قریب نہیں جاتا"۔ (ما)

مطلب یہ کہ ایک یا دو مسافر تو کسی معیوب چیز کے متعلق سوچ سکتے ہیں، لیکن تین ہو جائیں تو ایک دوسرے سے شرماتے اور گناہ سے بچتے ہیں۔

(۲۸) حضورﷺ کا یہ دستور تھا کہ سفر میں پیچھے رہ کر کمزور کو اپنے پیچھے بٹھاتے اور اس کے لئے دعا کرتے تھے۔ (د)

(۲۹) ایک باایمان عورت کے لئے جو خدا و آخرت کو مانتی ہے۔ شب و روز کا سفر محرم کے بغیر حرام ہے۔ (خ۔ مس۔ د۔ ت)

(۳۰) جب حضورﷺ کسی مہم یا سفر سے رات کے وقت لوٹتے تو صبح سے پہلے گھر میں داخل نہ ہوتے، اور فرماتے کہ گھر والیوں کو بال سنوارنے اور خوشبو لگانے کی مہلت دو۔

(۴) آدابِ طعام

(۳۱) اِذا اَکَلَ احدُکم طعاماً فلیقل بسم اللّٰه۔۔۔۔۔۔۔۔

"جب تم کھانا کھانے لگو تو بسم اللہ پڑھو۔ اگر شروع میں بھول جاؤ، تو آخر میں کہو۔ بِسم اللّٰهِ فِی اوّله وآخِرِہٖ۔ (د۔ ت)

(۳۲) اگر کوئی شخص گھر میں داخل ہونے اور کھانے سے پہلے اللہ کا نام لے تو شیطان اپنے چیلوں سے کہتا ہے کہ تمہیں اس گھر میں نہ رہنا نصیب ہوگا نہ

کھانا۔ اگر وہ داخل ہوتے وقت اللہ کا نام لے لیکن کھانے پر بھول جائے، تو شیطان کہتا کہ تمہیں یہاں کھانا تو ملے گا، لیکن رہنا نہیں۔ اور اگر وہ نہ اندر آنے پر اللہ کو یاد کرے اور نہ کھانے پر۔ تو شیطان کہتا ہے۔ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعِشَاءَ۔ کہ تمہیں یہاں بسیرا بھی ملے گا اور کھانا بھی۔ (م۔د)

(۳۳) اِنَّ اکثرَ النّاسِ شَبَعاً فی الدّنیا اطولُھم جُوعاً یوم القیامةِ.

(ت)

"جو لوگ یہاں پیٹ بھر کر کھاتے ہیں، آخرت میں ان کی اکثریت مدت تک بھوکی رہے گی"۔

(۳۴) کھانا پلیٹ کے کناروں سے شروع کرو نہ کہ وسط سے۔

(ت۔د)

(۳۵) انسان کا پیٹ بدترین برتن ہے، جسے وہ سدا بھرتا رہتا ہے حالانکہ اسے زندہ رہنے کے لئے صرف چند لقمے کافی ہیں۔ کھاتے وقت شکم کی ایک تہائی غذا سے بھرو، دوسری پانی سے اور تیسری تنفس میں آسانی کیلئے خالی رہنے دو۔

(ت)

(۳۶) رات کا کھانا ضرور کھاؤ۔ خواہ چند خشک کھجوریں ہی ملیں۔ کیونکہ خالی پیٹ سونے سے کمزوری ہوتی ہے۔ (ت)

(۳۷) ماعابَ النّبیّ صلی اللّٰہ علیه وسلّم طعاماً قطّ۔۔۔۔۔

"حضور ﷺ کسی کھانے کو قطعاً برا نہیں کہتے تھے" (بم)

(۳۸) جب کوئی شخص حضور ﷺ کے لئے پھل لاتا تو آپ ﷺ فرماتے اے اللہ! ہمارے شہر، ہمارے پھلوں اور پیمانوں پر برکت نازل کر۔ اور اس کے بعد اگر محفل میں کوئی چھوٹا بچہ ہوتا تو اسے عنایت کر دیتے۔ (مس)

(۳۹) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی اوپر سے ایک سائل آ گیا، کچھ حصہ اسے دے دیا۔ پھر ایک اور آ گیا وہ بھی کچھ لے گیا۔ اس پر حضور ﷺ نے پوچھا۔ باقی کیا رہ گیا ہے؟ فقالوا مابَقِیَ مِنها اِلا کِتفُها فقال صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ، بَقِیَ کُلُّها اِلا کِتفُها ۔ جواب ملا کہ صرف ایک ران۔ فرمایا کہ اس ران کے سوا باقی سب کچھ بچ گیا ہے۔ (ت)

مطلب یہ کہ اللہ کی راہ میں دی ہوئی چیز سدا باقی رہتی ہے، اور ضائع وہی ہوتی ہے جس سے ہم اپنا پیٹ بھریں۔

(۴۰) من دَخلَ علیٰ غیر دعوةٍ دَخلَ سارقاً وخرجَ مُغیراً (د)

''جو شخص بن بلائے کسی دعوت میں جائے وہ خانۂ دعوت میں چور بن کر جاتا، اور لٹیرا بن کر واپس آتا ہے''۔

(۴۱) اذا اجْتمعَ الداعیان فاجِبْ اقربھما باباً۔ (د)

''اگر آپ کو بیک وقت دو آدمی دعوت پر بلائیں تو اس شخص کی دعوت قبول کرو، جو تمہارا قریب ترین ہمسایہ ہو''۔

(۴۲) بدترین ضیافت وہ ولیمہ ہے جس میں صرف اغنیاء کو بلایا جائے اور مساکین کو نظر انداز کر دیا جائے۔ (د)

(۴۳) اِعبدوا الرّحمٰن واطعموا الطعام وافْشُوا السّلامَ تدخلوا الجنّةَ بسلام۔ (ت)

''اللہ کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ اور سلام میں پہل کرو، تم بہ سلامت جنت میں پہنچ جاؤ گے''۔

(۴۴) اَحبّکم الی اللّٰہ اقلّکم طعاماً واخفّکم بدناً۔ (حا)

''تم میں سے اللہ کو بہت پسند وہ ہے جو بدن کا ہلکا اور کم خور ہو''

(۴۵) اِخلعُوا نِعالَکم عند الطَّعامِ ۔ (حا)

"کھاتے وقت جوتے اُتار لو"۔

(۵) آدابِ مجلس

(۴۶) راستے کے کناروں پر مت بیٹھو......اور اگر بیٹھنا ناگزیر ہو جائے تو راستے کا حق ادا کرو۔ لوگوں نے پوچھا کہ راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا۔ آنکھ نیچے رکھنا، کسی کو ایذا نہ دینا، سلام کا جواب دینا، نیکی کی تبلیغ کرنا اور بدی سے روکنا۔ (بم)

(۴۷) جب کسی محفل میں تین آدمی ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر، دو سرگوشی نہ کریں کہ اس سے وہ آزردہ ہوگا۔ (د)

(۴۸) اس شخص کا ٹھکانہ جہنم میں ہوگا جو دوسروں کے تعظیماً اٹھنے سے خوش ہو۔ (ت۔د)۔

(۴۹) ابنِ عمرؓ کا یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص ان کی خاطر اپنی جگہ چھوڑتا، تو وہ وہاں کبھی نہ بیٹھتے۔ (مس۔بخ۔د۔ت)

(۵۰) اذا خرج الرّجل لحاجتِہٖ ثمّ عاد فھو احقُّ بمجلسہ (ت)

"اگر کوئی آدمی کسی مجلس سے ضرورتاً باہر جائے، تو واپسی پر وہ اپنی نشست کا حق دار ہوگا"۔

(۵۱) کوئی آدمی دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔ (ت۔د)

(۵۲) خَیرُ الْمجالِسِ اَوْسعُھا۔ (د)

عمدہ مجالس وہ ہیں جو وسیع و کشادہ ہوں۔

(۶) امانت

(۵۳) **لا ایمان لِمن لا امانته لهٗ ولا دین لِمن لا عَهْدَ لهٗ۔** (حم)

''خائن کا کوئی ایمان نہیں ہوتا، اور نہ وعدہ شکن کا کوئی دین''۔

(۵۴) جو شخص کسی سے مال لے اور اس کا ارادہ لوٹانے کا ہو تو اللہ اس کی ادائیگی کا انتظام کرتا ہے اور اگر خورد برد کا ارادہ ہو، تو اللہ اسے تباہ کر دیتا ہے۔ (خ)

(۵۵) جس شخص میں یہ چار باتیں ہوں کہ امانت میں خیانت کرے، جھوٹ بولے، وعدوں کو توڑے اور بحث میں بدگوئی سے کام لے تو وہ پورا منافق ہے اور اگر وہ ان میں سے کسی ایک خصلت کا مالک ہو، اور اسے ترک نہ کرے، تو وہ ایک چوتھائی منافق سمجھا جائے گا۔ (بم)

(۷) اوامر ونواہی

(۵۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا حکم دیا۔ یعنی

۱: جنازہ پڑھنا ۲: عیادت کرنا۔

۳: دعوت قبولنا۔ ۴: ایفائے عہد۔

۵: امدادِ مظلوم ۶: سلام کا جواب دینا۔

۷: اور چھینک پر یرحمک اللہ کہنا۔

اور چھ چیزوں سے روکا یعنی چاندی کے برتن، سونے کی انگشتری، ریشم، دیباج[1] استبرق اور قز کے استعمال سے۔ (خ)

[1] دیباج: منقش ریشمی کپڑا۔ استبرق: وہ ریشمی کپڑا جس پر طلائی تار سے بیل بوٹے بنائے گئے ہوں۔ قز: ریشم کی ایک قسم

(۵۷) آؤ میں تمہیں تین کبائر کی خبر دوں۔ اوّل: شرک۔ دوم: والدین کی نافرمانی۔ (آپ ﷺ تکیہ لگائے بیٹھے تھے، سیدھے بیٹھ گئے، اور بار بار فرمایا) سوم: جھوٹ، جھوٹ، جھوٹ۔ (بخ)

(۵۸) فرمایا۔ سات گناہوں سے بچو۔ لوگوں نے تفصیل پوچھی، تو ارشاد ہوا۔ شرک، جادو، قتل، سود، مالِ یتیم، میدان سے فرار، بے خبر مومنات پر تہمت۔ (بخ)

(۵۹) افضل الهجرةِ ان تَهْجَرَ ما کَرِهَ اللّٰه ۔ (حم)

''ہجرت کی بہترین قسم یہ ہے کہ (بجائے وطن) ہر وہ چیز چھوڑ دو، جو اللہ کو ناپسند ہو''۔

(۶۰) دلیلُ الخیر کفاعِلہٖ۔ (نجا)

''نیکی کی راہ دکھانیوالے کا مقام وہی ہے جو نیکی کرنے والے کا''۔

(۶۱) محارم سے بچو، سب سے بڑے عابد شمار ہو گے، اور اپنے رزق پر قناعت کرو، سب سے بڑے غنی سمجھے جاؤ گے۔ (ت)

(۶۲) یہ چار باتیں انبیاء کی سنت ہیں۔ حیا، نکاح، مسواک اور خوشبو۔ (ت)

(۶۳) اَلْاَناۃُ من اللّٰهِ والعَجلۃُ من الشیطان ۔ (ت)

''وقار خدائی چیز ہے، اور جلد بازی شیطانی''۔

(۶۴) اِتبِع السَّیِّئَۃَ الحسنۃَ تَمْحُھا۔ (ت)

''بدی کا جواب نیکی سے دو، وہ مٹ جائے گی''۔

(۶۵) حضور ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ اچھے لوگ کون ہیں۔ فرمایا جن کی عمریں لمبی اور اعمال عمدہ ہوں۔ پھر پوچھا کہ برے لوگ کون سے ہیں۔ کہا، مَنْ

طَالَ عُمْرُہٗ وساءَ عملُہٗ ۔جن کی عمریں لمبی ہوں اور اعمال برے ہوں۔ (ت)

(۶۶) حضور ﷺ نے تین بار فرمایا کہ کیا میں تمہیں اچھے اور برے کی نشانی بتاؤں؟ لوگوں نے کہا۔ بے شک فرمایا، اچھا وہ ہے جس سے خیر کی امید ہو، اور جس کے شر کا ڈر نہ ہو۔ اور برا وہ ہے جس سے نہ تو خیر کی امید ہو اور نہ اس کے شر سے بچنے کی کوئی سبیل۔ (ت)

(۶۷) کسی نے پوچھا۔ نجات کیا ہے؟ فرمایا۔ زبان کو قابو میں رکھنا، آوارہ نہ پھرنا اور گناہوں پر آنسو بہانا۔ (ت)

(۶۸) جو شخص مرتے وقت غرور، خیانت اور قرض سے پاک ہو وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔ (ت)

(۶۹) محشر میں اللہ تین آدمیوں سے نہ بات کرے گا، نہ انہیں دیکھے گا، اور نہ پاک کرے گا اول: تہ بند کو زمین پر گھسیٹنے والا۔ دوم: دے کر احسان جتانے والا۔ سوم: جھوٹی قسم کھا کر متاعِ تجارت بیچنے والا۔ (مس۔ د۔ ت)

(۷۰) مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہ تعالیٰ بِہٖ۔ (بم)
جو شخص دوسروں کے عیب لوگوں کو بتائے گا، اللہ اس کے عیوب کی کہانی اوروں کو سنائے گا"۔

(۷۱) کھاؤ، پہنو اور خیرات کرو لیکن اسراف و نمائش سے بچو۔ (بخ)

(۷۲) جب کسی قوم میں بد دیانتی عام ہو جائے تو اس پر دشمن کا رعب چھا جاتا ہے۔ اگر فحاشی بڑھ جائے تو اموات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ناپ تول کے پیمانے کم ہو جائیں تو رزق گھٹ جاتا ہے۔ عدالتوں میں انصاف نہ رہے تو لہو کی ندیاں بہہ نکلتی ہیں۔ پاسِ عہد نہ رہے تو دشمن مسلط ہو جاتا ہے۔ (ما)

(۷۳) اُمِ سلمہؓ نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا یہ امت صالحین کے

باوجود تباہ ہو جائے گی؟ فرمایا جب زنا عام ہو جائے گا، تو یقیناً ہلاک ہو جائے گی۔ (ما)

(۸) اہل وعیال

(۷۴) مَنْ عال جارِيَتَيْن حتّٰی تبلُغا دخلتُ انا وهو الجنّةَ کهاتين واَشار باِصْبَعَيْهِ. (ت، مس)

"جس شخص نے دو لڑکیوں کو پالا۔ یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں، تو میں اور وہ جنت میں یوں (دو انگلیاں جوڑ کر بتایا) داخل ہوں گے۔

(۷۵) جس شخص نے دو تین بیٹیاں یا بہنیں پالیں۔ انہیں تعلیم دلائی۔ ان سے اچھا سلوک کیا اور ان کی شادی کرادی، وہ جنت میں جائے گا۔ (د۔ت)

(۷۶) ما نَحَل وَلَداً مَنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِن ادبٍ حَسَنٍ۔ (ت)

"بیٹے پر باپ کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اسے عمدہ تعلیم دلائے"۔

(۷۷) ایک عورت حضور ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی، کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ میں اسے مہینوں پیٹ میں اٹھائے پھری۔ پھر اسے دودھ پلایا۔ گود میں پالا۔ لیکن اب اس کا باپ مجھے طلاق دے چکا ہے اور اسے مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔

فرمایا: انتِ احقُّ به مالم تَنْکِحی۔ (د)

"جب تک کہ تو دوسرا نکاح نہ کرے، تیرا حق زیادہ ہے"۔

(۷۸) (اسی قسم کے ایک اور مقدمہ میں) حضور ﷺ نے ایک بچے کو اختیار دے دیا تھا کہ وہ ماں، باپ میں سے جس کے پاس رہنا چاہے، رہے۔ اس نے ماں کو ترجیح دی۔ چنانچہ ماں نے اس کا ہاتھ پکڑا، اور اٹھ کر چل دی۔ (ت۔ن۔د)

(۷۹) اُمِ سلمہؓ نے حضورﷺ سے پوچھا کہ کیا اپنی اولاد پر خرچ کرنے کا بھی کوئی اجر ہے؟ فرمایا یقیناً۔ (بخ)

(۸۰) جب رات کی تاریکی چھا جائے تو بچوں کو گھروں میں روک رکھو۔ کیونکہ اس وقت شیطان (برے لوگ) ہر سو گھوم رہے ہوتے ہیں۔ (بخ)

(۸۱) ان من اکمل المؤمنین احسنھم خلقاً و الطفھم باھله۔ (ت)

''بہترین مؤمن وہ ہے جو نہایت خوش اخلاق اور اپنے اہل وعیال پر بہت مہربان ہو''۔

(۸۲) جس گھر میں بچے نہ ہوں، وہاں برکت نہیں ہوتی۔ (حب)

(۸۳) خَیرُ اولادِکُمُ البنات۔ (فر)

''بیٹیاں تمہاری بہترین اولاد ہیں''۔

ب

(۹) بخل

(۸۴) ایک دن ابوذرؓ، حضورﷺ کے ہاں گئے۔ آپ دیوارِ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے۔ ابوذرؓ کو دیکھ کر کہنے لگے:

ھُمُ الْاَخسَرُوْنَ وربِّ الکعبةِ رب کعبہ کی قسم وہ خسارے میں ہیں''

ابوذرؓ نے پوچھا۔ آپ پر میرے ماں اور باپ فدا ہوں، وہ کون ہیں؟

فرمایا۔ اربابِ دولت، سوائے ان کے جو آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں خیرات کریں۔ (ن۔ت۔ ماج)

(۸۵) ایک مومن میں دو خصلتیں کبھی جمع نہیں ہو سکتیں۔ بخل اور بدسلوکی۔ (ت)

(۸۶) لُعِنَ عبدالدینار ولُعِنَ عبدالدراھم۔ (ت)

''درہم اور دینار کے غلام پر لعنت''۔

(۸۷) ایک دن حضور ﷺ نے پوچھا۔ کوئی ہے جو وارث کے مال کو اپنے مال سے زیادہ پسند کرتا ہو؟ صحابہؓ نے کہا۔ ایسا کوئی نہیں۔ پھر فرمایا۔ اپنا مال وہ ہے جو ہم (غربا کو دے کر) آگے بھیج دیں۔ اور وارثوں کا وہ ہے، جو پیچھے رہ جائے۔ (ن۔ خ)

(۸۸) لا یَدخُل الجنّةَ بخیل۔ (عس)

''کنجوس کو جنت میں داخلہ نہیں ملے گا''۔

(۱۰) بدکاری

(۸۹) اِذا اراد اللّٰہُ بقومٍ سوءً جَعَل اَمْرَھم الیٰ مُتْرَفِیھم۔ (فر)

''جب اللہ کسی قوم کو تباہ کرنا چاہے تو اس کی حکومت عیاشیوں کے حوالے کر دیتا ہے۔

(۹۰) جب کسی بستی میں ربا (سود) اور زنا عام ہو جائے، تو وہ خدائی عذاب کو پکارنے لگتی ہے۔ (حا)

(۹۱) لعنت اس مرد پر جو عورتوں کا لباس پہنے، اور اس عورت پر جو اپنے لئے مردوں کا لباس پسند کرے۔ (حا)

(۹۲) ارباب جہنم کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں میں نہیں دیکھ سکا (کیونکہ وہ آخری زمانے میں آئیں گے)۔ اوّل وہ جن کے ہاتھوں میں گائے

کی دم جیسے کوڑے ہوں گے اور وہ لوگوں کو پیٹیں گے۔ دوم وہ عورتیں جو لباس کے باوجود عریاں ہوں گی۔ وہ مردوں کو اپنی طرف مائل کریں گی، اور خود ان کی طرف مائل ہوں گی۔ (وہ بال یوں بنائیں گی کہ) ان کے سر اونٹ کے کوہان کی طرح نظر آئیں گے۔ یہ جنت میں کبھی داخل نہیں ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو سونگھ سکیں گی۔

(مس)

(ہماری ماڈرن گرل کی کتنی صحیح تصویر ہے)

(۱۱) بدگوئی (افتراء، غیبت وغیرہ)

(۹۳) لیس المؤمن بطعانٍ ولا فاحشٍ۔ (ت)

''مومن طعنہ باز اور فحش گو نہیں ہوتا''۔

(۹۴) کسی نے حضور ﷺ سے کہا کہ مشرکین کے لئے بددعا کیجئے اور ان پر لعنت بھیجئے۔ فرمایا:

اِنّما بُعِثْتُ رَحْمَةً ولم اُبْعَث لعّاناً۔ (مُسلم)

کہ مجھے اللہ نے رحمت بنا کر بھیجا ہے، نہ کہ لعّان (لعنت بھیجنے والا)۔

(۹۵) جب کوئی آدمی دوسرے کو فاسق و کافر کہے اور وہ ایسا نہ ہو، تو یہ الزامات قائل پر اُلٹ پڑتے ہیں۔ (یعنی دنیا اسے کافر و فاسق کہنے لگتی ہے)۔ (بخ)

(۹۶) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ زمانے کو برا کہنے والے مجھ کو دکھ دیتے ہیں کیونکہ زمانہ میں ہوں، زمامِ اختیار میرے پاس ہے، اور شب و روز کا انقلاب میں لاتا ہوں۔ (د)

(۹۷) ایک شخص کی چادر ہوا سے اُڑ گئی۔ اس نے ہوا کو گالیاں دیں۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا۔ ایسا نہ کہو، کیونکہ ہوا مامور و مسخر ہے (وہ اپنی مرضی کی

مالک نہیں)۔ اگر کوئی شخص کسی پر ناحق لعنت بھیجے، تو یہ لعنت خود اس پر لوٹ آتی ہے۔(ت۔د)

(۹۸) مُردوں کو برا نہ کہو کہ وہ اپنے کیے کا پھل پا چکے۔ (د۔ن)

(۹۹) غماز جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (د)

(۱۰۰) سباب المسلم فسوقٌ۔ (بخ)

''مسلمان کو برا کہنا فسق ہے''۔

(۱۰۱) اللہ کے ہاں بہترین عمل زبان کو قابو میں رکھنا ہے۔ (حق)

(۱۰۲) جب تم دوسروں کے عیب گننے لگو تو پہلے اپنے عیوب یاد کرو۔

(حام)

(۱۰۳) شَرُّ النَّاسِ من یُخافُ لِسانُهُ۔ (کنوز)

''بدترین انسان وہ ہے جس کی زبان سے لوگ ڈریں''۔

(۱۰۴) طُوبٰی لِمَنْ ملک لِسانهُ۔ (کنوز)

''خوش بخت ہے وہ جو زبان کو قابو میں رکھے''۔

پ

(۱۲) پیش گوئیاں

(۱۰۵) حضور ﷺ نے فرمایا۔

اِنَّ الفِتنةَ هٰهُنا مِن حَیثُ یَطْلَعُ قرن الشیطان . (بخ)

''فتنہ وہیں سے اُٹھے گا، جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوتا ہے (یعنی مشرق سے)۔

ممکن ہے کہ اس فتنہ سے مراد تا تاری حملہ ہو، جس نے عالمِ اسلام کو تہ و بالا کر دیا تھا۔

(۱۰۶) لا تقوم الساعة حتی تقاتلوا الیهود۔ (بخ)

''قیامت سے پہلے یہود سے لازماً تمہاری جنگ ہوگی''۔

یہودیوں اور عربوں میں تین جنگیں ہو چکی ہیں۔ پہلی ۱۹۴۸ء میں، دوسری ۱۹۵۶ء میں، تیسری ۱۹۶۷ء میں، اور چوتھی بہت دور نہیں۔ آجکل (ستمبر ۱۹۶۹ء) عرب اور یہودی ایک فیصلہ کن جنگ کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ امریکہ اور برطانیہ یہود کے ساتھ ہیں اور روس عربوں کے ساتھ۔

(۱۰۷) حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک رات خواب میں خزائن ارضی کی چابیاں میرے ہاتھ میں دے دی گئیں۔ (د)

اس حقیقت سے کون واقف نہیں کہ مسلمانوں نے دنیا کے تمام مہذب علاقوں پر ایک ہزار سال تک حکومت کی۔

(۱۰۸) اگر تمہیں طویل زندگی ملی، تو تم کسریٰ بن ہُرمُز کے خزائن پر قابض ہو جاؤ گے۔ (بخ)

(۱۰۹) جب حملۂ احزاب کے وقت مدینہ کے گرد خندق کھودی جا رہی تھی، تو ایک موقعہ پر حضور ﷺ نے کدال لی۔ تین ضربیں لگائیں۔ تین شعلے نکلے اور ہر ضرب کے بعد حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ......

''اللہ کی باتیں صدق و عدل میں کامل ہیں جنہیں کوئی طاقت تبدیل نہیں کر سکتی''

سلمان فارسی نے شعلوں کی حقیقت پوچھی تو فرمایا کہ پہلے شعلے میں مجھے

مدائن (کسریٰ کا پایۂ تخت) اور اردگرد کے شہر نظر آئے۔ یہ سن کر صحابہؓ نے کہا۔ اے حضور ﷺ! دعا فرمائیے کہ اللہ ہمیں بھی اس مہم میں شامل کرے اور یہ فتح ہمارے ہاتھوں ہو۔ (ن۔ ملخص)

جنگِ خندق کے وقت مدینہ کی آبادی تین ہزار کے قریب تھی۔ اس چھوٹی سی آبادی پر کفارِ عرب بیس ہزار کے لشکر سے حملہ آور ہوئے تھے۔ بظاہر بچنے کی کوئی صورت نہ تھی۔ ان نازک حالات میں فتح ایران کی پیش گوئی کرنا، اور صرف دس سال کے عرصے میں اس پیش گوئی کا پورا ہو جانا حضور ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔

(۱۱۰) قیامت سے عین پہلے ارضِ حجاز سے ایک ایسی آگ نکلے گی جس سے بصریٰ[1] میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔ (بخ)

(۱۱۱) عنقریب فرات سے سونے کا ایک خزانہ نکلے گا۔ لیکن جو شخص اس وقت وہاں موجود ہو، اس سے کچھ نہ لے۔ (بخ)

(۱۱۲) قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دنیا کے دو بڑے گروہوں میں خوفناک جنگ نہیں ہو چکے گی۔ (بخ)

(۱۱۳) تم پر بہت جلد ایسے لوگ مسلط ہو جائیں گے جو تم سے ایسی باتیں کرائیں گے جن سے تم ناآشنا ہو۔ اور ایسی چیزیں کریں گے، جنہیں تم برا سمجھتے ہو۔ (طب) ۔ عصرِ حاضر کی کتنی صحیح تصویر ہے۔

(۱۱۴) سیکون فِتَنٌ یصبح الرّجُل فیھا مؤمناً وَ یُمسی کافراً۔ (طب)

---

[1] بصرہ اور بصریٰ الگ الگ شہر ہیں۔ بصرہ نام کا ایک ہی شہر ہے عراق کے جنوب میں جہاں دجلہ و فرات خلیج فارس میں گرتے ہیں۔ بصریٰ نام کا ایک شہر حوران (شام) میں تھا۔ جواب موجود نہیں۔ حدیث میں بصریٰ سے مراد یہی شہر ہے۔ اس نام کی ایک بستی بغداد کے قریب بھی ہے۔ اور ایک شہر شط العرب پر، آبادی ڈیڑھ لاکھ، اس کی بنیاد حضرت عمرؓ نے ڈالی تھی۔

"عنقریب ایسے فتنے برپا ہوں گے کہ ایک آدمی صبح کو مومن ہوگا، اور شام کو کافر"۔

(۱۱۵) تم پر عنقریب ایسے لوگ مسلط ہوں گے کہ ان کے ہاتھوں میں تمہارا رزق بھی ہوگا۔ وہ جھوٹے، بدعمل اور اس حد تک خوشامد پسند ہوں گے کہ:

لا یرضون منکم حتّٰی تحسنوا قبیحَھُمْ وتصدّقوا کذبھم.

جب تک تم ان کو قبیح کو حسین اور جھوٹ کو سچ نہیں کہو گے، وہ تم سے راضی نہیں ہوں گے۔ (طب)

(۱۱۶) جب حضور ﷺ مکہ سے نکل کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو قریش نے آپ کی گرفتاری کے لئے انعام مقرر کر دیا۔ چنانچہ جوانانِ مکہ آپ کی تلاش میں نکل پڑے۔ ان میں سے ایک یعنی سُراقہ نے آپ کو جا ہی لیا۔ جب یہ قریب پہنچا، تو اس کا گھوڑا گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا۔ جب آزادی کی تمام کوششیں ناکام ہو گئیں تو اس نے حضور ﷺ سے معافی مانگ لی۔ آپ نے معاف کر دیا، اور ساتھ ہی فرمایا:

وکیفَ بِک اذا لبستَ سواری کِسریٰ.

اس روز تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تمہیں کسریٰ کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ جب عہدِ فاروقیؓ میں ایران کا پایۂ تخت فتح ہوا تو مالِ غنیمت میں کسریٰ کے کنگن بھی آئے جو سُراقہ کو پہنا دیئے گئے۔ (خطبات نبوی۔ مولوی عبداللہ خان ص ۵۸)

(۱۱۷) ہجرت سے تین سال پہلے جب حضور ﷺ طائف کی مہم سے شکستہ دل واپس ہوئے تو سیدھے مسجدِ حرام میں پہنچے۔ وہاں چند سردارانِ قریش موجود تھے۔ حضور ﷺ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا:

"اے قریش! تھوڑے ہی عرصے کے بعد تم اس مذہب کو قبول کر لو گے جس سے تم آج اس قدر گریزاں اور متنفر ہو"۔ (ایضاً ص ۴۲)

یہ پیش گوئی گیارہ برس بعد فتح مکہ کے دن پوری ہوگئی۔

(۱۱۸) یاتی علی النّاسِ زمان تُقتلُ فیه العلماءُ۔ (فر)

"وہ زمانہ جلد آرہا ہے جب علماء کو قتل کیا جائے گا"۔

آج مصر، شام اور عراق میں علماء کو قتل کیا جارہا ہے۔

(۱۱۹) ایک ایسا وقت بھی آئے گا جب:

یکون المؤمن اذل مِن شاتِہ۔ (عسا)

"ایک سچا مومن اپنی بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہوگا"۔

آج عزت و ذلت کی قدریں اس حد تک بدل چکی ہیں کہ مومن کو ہر جگہ ذلیل سمجھا جاتا ہے۔

(۱۲۰) ایک ایسا وقت بھی آئے گا جب لوگوں کو:

لا یجدون فیه اماماً یصلی بهم۔ (حم)

"نماز پڑھانے کے لئے کوئی امام نہیں ملے گا"۔ یہ وقت جلد آرہا ہے۔

(۱۲۱) یکون فی اُمّتی اربع فتنٍ اٰخرها الغناء (ط)

"میری امت چار فتنوں سے دوچار ہوگی۔ ان میں سے آخری فتنہ دولت ہوگا"۔

عربوں کو تیل کی دولت ملی اور وہ مذہب سے بھاگ نکلے۔ یہی حال دیگر متموّل مسلمانوں کا ہے، خواہ وہ کہیں ہوں۔

(۱۲۲) میرے بعد، پہلے خلفاء ہوں گے، پھر اُمرا، پھر ملوک اور بعد ازاں جبابرہ۔ آخر میں میرے خاندان کا ایک آدمی اُٹھ کر ہر طرف چھا جائے گا اور دنیا کو عدل سے بھر دے گا۔ (طب)

(۱۲۳) میری امت میں ایسے لوگ بھی آئیں گے جو مختلف قسم کے کھانے کھائیں گے رنگ برنگ کی شرابیں پئیں گے، اور رنگین کپڑے پہنیں گے۔ یہ لوگ میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے۔ (طب)

(۱۲۴) سیکون فی امتی اقوامٌ یکذبون بالقدر (حا)

''میری امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو قدر کا انکار کریں گے''۔

(۱۲۵) اِنَّ اوّلَ ھٰذہِ الا مّة خیار ھم و اٰخرھم شرارُھم (طب)

''اس امت کے پہلے لوگ بہترین ہیں، اور آخری لوگ بدترین''۔

(۱۲۶) لا تقوم الساعة حتی یکون خصومات الناس فی ربھم (فر)

''قیامت سے پہلے لوگ خدا کی ہستی پر بھی بحث کریں گے''۔

آج ہمارے طبقۂ اعلیٰ میں ایسے جہلاء موجود ہیں جو خدا کی ہستی کے منکر ہیں۔

(۱۲۷) قیامت تبھی آئے گی، جب قرآن اس مقام کی طرف لوٹ جائے گا، جہاں سے نازل ہوا۔ (فر)

(۱۲۸) قیامت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ:

یلتمس العلم من الاصاغر۔ ''علم کے لئے ذلیلوں کی شاگردی کرنی پڑے گی''۔ (حم)

اگر معیارِ شرافت تقویٰ ہے تو آج کا استاد اس چیز سے محروم ہے۔

(۱۲۹) اذا وُسِّدَا لاَمْرُ اِلیٰ غیرِ اھلہٖ فانتظر الساعة۔ (بخ)

''جب اقتدار نا اہلوں کے حوالے ہو جائے تو قیامت کا انتظار کرو''۔

(۱۳۰) قیامت سے پہلے اصلی علم ختم ہو جائے گا۔ جہالت بڑھ جائے گی۔ شراب نوشی اور فحش کاری عام ہو جائے گی۔ (بخ)

دورِ حاضر کی صحیح تصویر ہے۔

(۱۳۱) شرارُ اُمّتی فی آخرِ الزّمانِ۔ (حا)

''میری امت کے شریر و بدکن لوگ آخری زمانے میں ہوں گے''۔

(۱۳۲) آخری زمانے میں حکمران ظالم، وزراء فاسق، قاضی (جج) خائن، اور فقہاء جھوٹے ہوں گے۔ تم میں سے جو شخص اس وقت زندہ ہو، وہ ان کا نہ مُحصّلِ (کلکٹر) بنے نہ نقیب (سردار) اور نہ شرطی (کانسٹیبل)۔ (طس)

ت

(۱۲) تبلیغ

یعنی نیکی کی ترغیب دینا اور بدی سے روکنا۔

(۱۳۳) من دعٰی الٰی ھدیً کان لهٗ من الاجرِ مثل من اتّبَعَهٗ۔
(د۔ت)

''ہدایت کی طرف بلانے والے کو وہی اجر ملے گا جو پیرو ہدایت کو''۔

(۱۳۴) جب بدعت عام ہوجائے اور اس امت کے پچھلے لوگ پہلوں پر لعنت بھیجنے لگیں (دورِ حاضر میں اسلامی روایات سے نفرت عام ہے) تو اہلِ علم، علمِ دین کو عام کریں کہ اس وقت علم کو چھپانا گویا قرآن کو چھپانا ہے۔ (سط)

(۱۳۵) اس رب کے لئے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم نیکی کی تبلیغ کرو اور بدی سے روکتے رہو، ورنہ خدا تم پر عذاب نازل کرے گا، پھر تم اسے پکاروگے، اور وہ جواب نہیں دے گا۔ (ت)

(۱۳۶) اے علیؓ! تمہاری ترغیب سے کسی کا ہدایت پا جانا تمہارے لئے سرخ اونٹ سے بہتر ہے۔ (سط۔ بخ)

(۱۴) تجارت

(۱۳۷) امین اور راست گو تاجر انبیاء، شہداء، صدیقین اور صالحین کے ہمراہ ہوگا۔ (ت)

(۱۳۸) الحلفُ منفعةٌ للسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْكَسْبِ (بم)

''ممکن ہے کہ (جھوٹی) قسم سے خرید وفروخت میں (عارضی) فائدہ ہو لیکن مستقل آمدنی (یقیناً) گھٹ جائے گی۔

(۱۳۹) رحم الله رجلاً سمحاً اذا باعَ واذا اشترىٰ و اذا اقتضىٰ۔ (بخ۔ت)

'' اللہ اس شخص پر رحم کرتا ہے، جو بیع وشریٰ اور تقاضۂ ادا میں نرمی اختیار کرے۔

(۱۴۰) حضور ﷺ نے ماپنے، تولنے والوں سے کہا کہ تمہارے سپرد دو ایسے فرائض ہیں جن میں تساہل کی وجہ سے پہلی قومیں تباہ ہوگئیں۔ (ت)

دو فرائض سے مراد صحیح تول کر دینا اور لینا۔

(۱۴۱) کسی عیب دار چیز کو بیچنا ممنوع ہے۔ ہاں مشتری کو بتا دیں، تو اور بات ہے۔ (بخ)

(۱۴۲) اگر کوئی شخص دودھ والے جانور کا دودھ روک رکھے، اور پھر فروخت کرے تو مشتری کو اختیار ہے کہ تین روز کے اندر اسے لوٹا دے، اور دودھ کے عوض ہم وزن یا دگنا غلہ دیدے۔ (د)

(۱۴۳) نهىٰ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ۔ (بم)

''حضور ﷺ نے ایک ہی سودے میں دو قیمتوں (نقد اور ادھار کی جدا

جدا) سے منع فرمایا ہے۔

(۱۴۴) من احتکر فهو خاطئ۔ (د۔ت)

''ذخیرہ کرنے والا خطاکار ہے''۔

(۱۴۵) اگر تم اپنے بھائی پر درختوں کا پھل فروخت کرو اور وہ کسی آسمانی آفت سے تباہ ہو جائے تو تم اس سے کچھ نہ لو۔ ایک اور روایت میں ہے کہ نقصان اصل قیمت سے وضع کر لیا جائے۔ (مس۔د۔ن)

(۱۴۶) خدا اور رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی تجارت کو حرام قرار دیا ہے۔ (خ)

(۱۴۷) تسعة اعشار رزق امتی فی البیع والشراء۔ (فر)

''میری امت کا ۹/۱۰ رزق تجارت میں ہے''۔

(۱۴۸) طلب الحلال جهاد۔ (سط)

''رزقِ حلال کی تلاش جہاد ہے''۔

(۱۴۹) نهی النبیّ عن بیع الماء۔ (رس)

''حضور ﷺ نے پانی بیچنے سے منع فرمایا ہے''۔

(۱۵) تعظیم بزرگاں

(۱۵۰) سفید مو مومن، حاملِ قرآن (جو اِفراط و تفریط میں مبتلا نہ ہو) اور سلطانِ عادل کی تعظیم، اللہ کی تعظیم ہے۔ (د)

(۱۵۱) لیس منّا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقّر کبیرنا۔ (ت)

''جو شخص چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا، وہ ہم میں سے نہیں''۔

(۱۵۲) انزلوا النّاسَ منازِلَهم۔ (د)

"لوگوں کو ان کے مقام (تحصیلات، تقویٰ) کے مطابق بٹھاؤ"۔

(۱۵۳) امشوا امامی وخلّوا ظهری للملٰئکةِ۔ (سع)

"حضور علیہ ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ میرے آگے آگے چلو، اور میری پیٹھ فرشتوں کے لئے خالی چھوڑ دو"۔

(۱۵۴) اذا رایتمونی فلا تقوموا کما تقوم الاعاجم۔ (د)

"مجھے دیکھ کر اہلِ عجم کی طرح احتراماً مت اُٹھو"۔

(۱۶) تقدیر

(۱۵۵) تقدیر اسرارِ الٰہیہ میں سے ایک ہے۔ اس کا کھوج مت لگاؤ۔ (طب)

(۱۵۶) قضائے الٰہی پر رضا سعادت ہے، اور بگاڑ شقاوت۔ (ت)

(۱۵۷) جب تم پر کوئی مصیبت آجائے، تو یہ مت کہو کہ اگر میں یوں کرتا تو نتیجہ یوں ہوتا۔ بلکہ یہ کہو کہ خدا کی مرضی یہی تھی۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (مس)

(۱۵۸) من لَمْ یرضِ بقضائیْ وقدری فَلْیَلْتَمِسْ رَبًّا غیری۔ (هق)

"جو شخص میرے فیصلوں پر ناراض ہو وہ کوئی اور خدا تلاش کرے"۔

(۱۵۹) الایمان بالقدر یُذْهِبُ الهمَّ۔ (فر)

"تقدیر پر ایمان رنج و غم کو مٹا دیتا ہے"۔

(۱۷) تقسیمِ رزق

عصرِ رواں میں دو ہی نظام کارفرما ہیں۔ سرمایہ داری اور اشتراکیت:

اوّل الذکر میں چند اُمراء تمام وسائلِ دولت، یعنی صنعت، تجارت، معادن وغیرہ پر قابض ہو کر ملک میں بے شمار معاشی الجھنیں پیدا کر دیتے ہیں۔ رہی اشتراکیت تو اس میں ساری دولت پر ریاست قابض ہو جاتی ہے، اور ایک فرد میں اتنی سکت نہیں رہتی کہ وہ غریبوں، عزیزوں اور ہمسایوں کی مدد کر کے اپنی شخصیت کے لئے سامانِ نشو ونما فراہم کر سکے۔

اسلام نے بھی ہمیں ایک نظام دیا ہے۔ وہ کیا ہے اس کی تفصیل میری ایک تصنیف ''رمزِ ایمان'' میں دیکھئے۔ اس سلسلے میں حدیث کیا کہتی ہے؟ سطورِ ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

(۱۶۰) جو شخص کسی غیر مملوکہ زمین کو آباد کرے، تو وہ اس کی ملکیت کا سب سے زیادہ مستحق ہوگا۔ (خ)

(۱۶۱) تم کنویں کا فالتو پانی مت روکو، تاکہ گھاس کی نشو ونما رک نہ جائے۔ (مس۔ و۔ ت)۔

(۱۶۲) کسی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ وہ کون سی چیز ہے جس کے استعمال سے کسی کو روکنا ناجائز ہے۔ فرمایا۔ نمک۔ پھر پوچھا۔ کوئی اور چیز؟ فرمایا۔ آگ (ایندھن)۔ (د)

(۱۶۳) من ترک مالاً فَلِو رثتہٖ ومن ترک دَیناً اَوْ ضَیعَۃً فَاِلَیَّ۔ (د)

''اگر کوئی شخص مال چھوڑ جائے تو وہ وارثوں کا ہے، اور اگر قرض یا مفلسِ عیال چھوڑ جائے، تو وہ میرا ہے''۔

مطلب یہ ہے کہ قرض بیت المال سے ادا ہوگا۔ اور اس کے عیال کی پرورش بھی بیت المال سے ہوگی۔

(۱۶۴) حضورﷺ نے اپنے پیچھے نہ کوئی درہم چھوڑا، نہ دینار، نہ غلام، نہ لونڈی اور نہ کوئی اور شے۔ سوائے ان تین چیزوں کے:

۱: سفید خچر جس پر آپﷺ سوار ہوتے تھے۔

۲: ہتھیار

۳: زمین کا ایک ٹکڑا جو آپﷺ نے مسافروں کے لئے وقف کر دیا تھا۔

(خ۔ ن)

(۱۶۵) ابنِ عباسؓ کا قول ہے۔ کہ

مَا تَرَکَ النَّبِیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّمَ مِنْ شَیْءٍ اِلّا ما بین الدَّفَّتَیْنِ۔ (خ)

کہ حضورﷺ نے قرآن کے سوا کوئی اور ورثہ نہیں چھوڑا۔

(۱۶۶) لا حِمٰی الّا لِلّٰہِ ولرَسُوْلِہٖ۔ (رس)

''چراگاہوں کا مالک اللہ اور اس کا رسول ہے''۔

یعنی ان سے ہر شخص فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔

(۱۶۷) ایک دن حضورﷺ نماز عصر کے معاً بعد جلال سے اُٹھے لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتے ہوئے مسجد سے نکل گئے۔ صحابہؓ اس عجلت سے کچھ گھبرا گئے۔ جب واپس تشریف لائے تو فرمانے لگے کہ مجھے نماز میں سونے کی ایک ڈلی یاد آ گئی تھی، جو ہمارے ہاں رکھی تھی۔ مجھے یہ گوارا نہ ہوا، کہ وہ رات بھر ہمارے ہاں پڑی رہے۔ چنانچہ میں اسے کسی مستحق کے حوالے کر آیا ہوں۔ (ملخص۔ خ۔ ن)

(۱۶۸) اگر میرے پاس کوہِ اُحد جتنا سونا بھی آ جائے تو میری خوشی اسی میں ہو گی کہ وہ تین دن میں ختم ہو جائے، سوائے اس مقدار کے جس سے میں قرض ادا کر دوں۔ (بم)

(۱۶۹) ایک دفعہ اصحابِ صُفّہ میں ایک کی وفات ہوگئی اور وہ پیچھے دو درہم (یا دو دینار) چھوڑ گیا۔ حضورﷺ کو اتنا رنج ہوا کہ اس کے جنازے میں شامل نہ ہوئے اور فرمایا کہ اس کا جنازہ خود پڑھ لو۔ (حم)

(۱۷۰) ایک دن حضورﷺ بلالؓ کے ہاں گئے۔ اور اس کے سامنے کھجوروں کی ڈھیری دیکھی۔ پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ کہا۔ میں نے یہ آپ کے مہمانوں کے لئے جمع کر رکھی ہیں۔ فرمایا۔ تمہیں اس بات کا احساس نہ ہوا کہ یہ جہنم کا ایندھن بنیں گی انہیں فوراً بانٹ دو اور اللہ کی رزاقی پر اعتماد کرو۔ (طب)

(۱۷۱) کن فی الدّنیا کانک غریبٌ اور عابر سبیل۔

(بخ۔ت)

''دنیا میں یوں رہو گویا تم غریب الوطن ہو، یا کوئی راہی''۔

(۱۷۲) اللہ کہتا ہے کہ اے ابنِ آدم! تو پورے ذوق و شوق سے میری عبادت کر، میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا، اور تجھے احتیاج سے بچالوں گا۔ اگر ایسا نہ کیا تو تیرے ہاتھوں کو کام سے بھر دوں گا اور تیرا احتیاج ہمیشہ باقی رہے گا۔

(ت)

(۱۷۳) محشر میں اللہ تین آدمیوں سے نہ بات کرے گا اور نہ انہیں دیکھے گا:

اول: وہ تاجر جو جھوٹی قسم کھا کر مشتری سے کہے کہ اسے اپنے مال کی اتنی رقم مل رہی ہے۔

ا اسلامی نظام میں بیت المال ہر اس شخص کی روزی کا متکفل ہے جو بیماری، ضعیفی یا بے سروسامانی کی وجہ سے کما نہیں سکتا۔ اس لئے اسلام کسی کو بھی دولت سمیٹنے اور دولت کے پیچھے بھاگنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ہر انسان کا پہلا فرض جہالت کو دور کرنا، گناہ کے خلاف لڑنا اور اسلامی اقدار کو عام کرنا ہے نیز یہ تصور دینا کہ انسان کا اصلی وطن کہیں اور ہے۔

دوم: جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال مار لیا۔

سوم: جس نے اپنا فالتو پانی دوسرے کو نہ دیا۔ قیامت کے دن اللہ اس آدمی سے کہے گا تو نے میرا فضل (پانی) جو تیری تخلیق نہیں تھا، دوسروں سے روکا، آج ہم اپنا فضل تم سے روک لیں گے۔ (خ)

(۱۷۴) فرمایا: اشعری قبیلے کا یہ دستور ہے کہ اگر وہ جہاد (وغیرہ) کی وجہ سے تنگ دست ہو جائے، یا اس کے ہاں غذا کم ہو جائے تو وہ تمام اشیاء غذا ایک کپڑے میں جمع کر کے برابر بانٹ لیتے ہیں۔ وہ میرے ہیں اور میں ان کا۔ (خ)

(۱۷۵) اَبَی اللّٰہُ ان یَرْزُقَ عبدہ المؤمن الا من حیث لا یَحْتَسِبُ (فر)

''اللہ مؤمن بندے کو ایسے مقام سے رزق پہنچاتا ہے جو اس کے وہم وگمان میں نہ ہو، اور کسی متوقع مقام سے قطعاً نہیں دیتا''۔

(۱۷۶) یا ابنَ آدمَ عندک ما یکفیک وانت تطلب ما یطغِیک۔ (حق)

''اے ابنِ آدم! تمہارے پاس اتنا رزق تو ہے جو تمہیں زندہ رکھے، لیکن تم اس مقدار کی تلاش میں ہو جو تمہیں فاسق وفاجر بنا دے''۔

(۱۷۷) ارضِ بما قَسَمَ اللّٰہ لک تکن اغنی النّاس۔ (ت)

''اللہ کی تقسیم پر قناعت کرو، تم سب سے بڑے دولت مند تصور ہو گے''۔

(۱۷۸) مکہ میں ذخیرہ اندوزی الحاد ہے۔ (ط)

(۱۷۹) ازکی المالِ کَسْبُ المرءِ بیدِہٖ (حق)

''اپنے ہاتھ سے کمانا بلند ترین عمل ہے''۔

(۱۸۰) اِنَّ الرِّزْقَ يطلب العبد كما يطلبهٗ اَجَلُهٗ۔ (ط)

''روزی انسان کو اسی طرح تلاش کرتی ہے جس طرح موت''۔

(۱۸۱) تین چیزوں میں سب کا حصہ ہے۔ پانی، گھاس اور ایندھن میں۔ (ماج)

(۱۸۲) مساکین اغنیاء کے رومال ہیں، جن سے وہ گناہوں کا غبار صاف کرتے ہیں۔ (فر)۔ یعنی خیرات سے گناہ دھوتے ہیں۔

(۱۸۳) اِتَّخذوا اَلْغَنَمْ فانّها بركة۔ (ط)

''ریوڑ پالو کہ اس میں برکت ہے''۔

(۱۸۴) اُعطوا السائل ولو جاء علٰى فرسٍ۔ (سط)

''سائل کو دو، خواہ گھوڑے پر سوار ہو''۔

(۱۸۵) جب تمہارے امرا نیک ہوں اغنیاء کریم اور معاملات مشورے سے طے ہو رہے ہوں تو سطح زمین بطنِ زمین سے بہتر ہے۔ اور اگر اُمرا بد، اغنیاء بخیل اور اُمور کا فیصلہ عورتیں کرتی ہوں، تو پھر بطنِ زمین اس کی سطح سے بہتر ہے۔ (ت)

(۱۸۶) انّ اللّٰه جوّادٌ يحبّ الجود۔ (هق)

''اللہ سخی ہے، اور سخاوت کو پسند کرتا ہے''۔

(۱۸۷) خيرا المؤمنين القانع وشرُّهم الطامِع۔ (فر)

''قانع بہترین مومن ہے، اور طامع (حریص) بدترین''۔

(۱۸۸) السّخاءُ حُسنٌ ۔ (فر) ''سخا حسن ہے''۔

(۱۸۹) الجنّة دارُ الاَسْخِياءِ۔ (سط)

''جنت سخیوں کا گھر ہے''۔

(۱۹۰) تین چیزیں دل کو سخت کر دیتی ہیں۔ کھانے سے محبت، سونے کا شوق اور راحت۔ (فر)

(۱۹۱) اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (بخ)

(۱۹۲) ہر صبح دو فرشتے زمین پر اُترتے ہیں۔ ان میں سے ایک بلند آواز سے کہتا ہے۔ اے اللہ! سخی کو اور دے۔ اور دوسرا کہتا ہے۔ بخیل کو تباہ کر۔ (بخ)

(۱۹۳) مسلمان کا بہتر مال وہی ہے جو مسکین، یتیم اور مسافر پر صرف ہو۔ (بخ)

(۱۹۴) بارانی یا چشموں سے سیراب شدہ زمین پر عُشر (دسواں حصہ) ہے اور کنویں والے کھیت پر خمس۔ (بخ)

(۱۹۵) مسکین وہ ہے جو سوال سے بچے۔ (رس)

(۱۹۶) اللہ، ظالم غنی، جاہل بوڑھے اور مغرور سائل (یا محتاج) سے نفرت کرتا ہے۔ (طس)

(۱۸) تلاوت

(۱۹۷) جب لوگ اللہ کے گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کو پڑھتے اور پڑھاتے ہیں تو ان پر سکونِ قلب، اللہ کی رحمت اور فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ (د)

(۱۹۸) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو لوگ تلاوت میں محو ہونے کی وجہ سے دعا مانگنا بھول جاتے ہیں، میں انہیں دعا مانگنے والوں سے زیادہ دیتا ہوں۔ (رس)

(۱۹۹) تلاوت کے بعد قاری کو چاہیئے کہ وہ اپنی حاجات اللہ سے طلب

کرے وہ زمانہ دور نہیں جب لوگ قرآن پڑھ کر انسانوں سے بھیک مانگیں گے۔

(ت)

(۲۰۰) زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَ اتِكُمْ۔ (د۔ن)

''خوش الحانی سے تلاوت کو دل کش بناؤ''۔

(۲۰۱) الْقُرْآنَ غِنىً لا فقر بعدَهُ۔ (طب)

''قرآن ایک ایسی دولت ہے جس کے بعد افلاس باقی نہیں رہتا''۔

(۱۹) توبہ

(۲۰۲) التوبة من الزنب ان لا يعود اليه ابداً۔ (هق)

''گناہ سے توبہ کا مطلب یہ ہے کہ دوبارہ ہرگز گناہ نہ کرو''

(۲۰۳) مامن شيءٍ احب الى الله من شابٍ تائبٍ (فر)

'' اللہ کے ہاں محبوب ترین انسان تائب جوان ہے''۔

(۲۰۴) اِتبع السيِّئة الْحَسنَةَ تَمْحُها۔ (ت)

''بدی کے بعد نیکی کرو، بدی کا اثر مٹ جائے گا''۔

ج

(۲۰) جِبلّت

(۲۰۵) اگر تم سن پاؤ کہ کوئی پہاڑ اپنے مقام سے سرک گیا ہے، تو مان لو لیکن اگر یہ سنو کہ کوئی شخص اپنی عادت کو چھوڑ گیا ہے، تو مت مانو کہ وہ بہت جلد اپنی جبلت کی طرف لوٹ آئے گا۔ (حم)

(۲۱) جنازہ

(۲۰۶) حضور ﷺ نے صحابہؓ سے پوچھا۔ کیا آج کسی کا روزہ ہے؟ ابو بکرؓ نے کہا۔ میرا۔ پھر پوچھا۔ کیا آج تم میں سے کوئی کسی جنازے میں شامل ہوا ہے۔ ابوبکرؓ نے کہا۔ میں۔ پھر پوچھا۔ کیا آج کسی نے کسی غریب کو کھانا کھلایا ہے؟ ابوبکرؓ نے کہا۔ میں نے...... آخر میں پوچھا۔ کیا آج کسی نے عیادت کی ہے؟ ابوبکرؓ نے کہا۔ میں نے۔ فرمایا جس شخص میں یہ تمام خوبیاں جمع ہو جائیں وہ لازماً جنت میں جائے گا۔ (مس)

(۲۰۷) جو شخص کسی جنازے میں شامل ہوا اور اسے تین بار کندھا دے تو اس نے جنازے کا حق ادا کر دیا۔ (ت)

(۲۰۸) ایک مرتبہ حضور ﷺ نے دیکھا کہ چند آدمی جنازے کے ساتھ سوار ہو کر جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں حیا نہیں آتی کہ فرشتے تو پیدل جا رہے ہیں، اور تم سوار ہو۔ (د۔ت)

(۲۰۹) حضور ﷺ، ابو الدحداح کے جنازے میں پیدل گئے اور گھوڑے پر واپس آئے۔ (بخ)

(۲۱۰) جب تم کوئی جنازہ دیکھو تو تعظیماً کھڑے ہو جاؤ۔ (ت)

(۲۱۱) تین چیزیں میت کے ساتھ جاتی ہیں۔ عیال، مال اور اعمال۔ دو واپس آجاتی ہیں۔ اور اعمال ساتھ چلے جاتے ہیں۔ (ت)

(۲۱۲) موت کے بعد انسان کے اعمال ختم ہو جاتے ہیں، لیکن تین چیزوں سے اسے سدا فائدہ پہنچتا رہتا ہے۔ اوّل: صدقۂ جاریہ (درس گاہ، دارالکتب وغیرہ)۔ دوم: علمِ نافع اور سوم: پسرِ صالح جو اس کے لئے ہمیشہ دعا مانگے۔ (د۔ن)

(۲۱۳) جنازوں کے ہمراہ ہمیشہ آہستہ چلو۔ (ط)

(۲۳) جنت

(۲۱۴) اگر جنت والوں کی کوئی حور زمین والوں کو صرف جھانک لے، تو فضا نور و خوشبو سے بھر جائے۔ (بخ)

(۲۱۵) جنت کے سو درجے مجاہدین کے لئے وقف ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان ارض و سما کی مسافت ہے۔ جب تم جنت کے لئے دعا کرو، تو فردوس مانگو کہ جنت کا حسین ترین حصہ یہی ہے۔ (بخ)

(۲۱۶) جنت میں ایک ایسا درخت بھی ہے کہ اگر ایک سوار اس کے سائے میں سو برس تک چلتا رہے تو وہ ختم نہ ہو۔ (بخ)

(۲۱۷) جہنم نفسانی خواہشات میں اور جنت مصائب میں گھری ہوئی ہے۔ (بخ)

مطلب یہ ہے کہ نفسانی خواہشات کی پیروی کا نتیجہ جہنم ہے، اور جنت دکھ اُٹھا کر ملتی ہے۔

(۲۱۸) اہلِ جنت ہر جمعہ کو اللہ کا دیدار کریں گے۔ (ت)

(۲۴) جہاد

(۲۱۹) سب سے بڑا جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے۔ (د۔ت)

(۲۲۰) اللہ کی راہ میں ایک دن (سرحدوں پر) پہرہ دینا، دیگر مقامات پر ہزار دن کے پہرے سے بہتر ہے۔ (ت۔ن)

(۲۲۱) مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس (شیطان) سے لڑے۔ (ت)

(۲۲۲) اس رب کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میری یہ زبردست تمنا ہے کہ اللہ کی راہ میں لڑوں اور شہادت حاصل کروں، پھر لڑوں اور شہادت پاؤں، سہ بارہ لڑوں اور سہ بارہ شہادت حاصل کروں۔ (ن)

(۲۲۳) **لا یجتمع علی رجل غبار فی سبیل اللہ ودخان جھنم** (ت۔ن)

"جہاد کا غبار اور جہنم کا دھواں ایک آدمی پر کبھی جمع نہیں ہوں گے"۔

(۲۲۴) جس شخص نے کسی غازی کو جہاد کا سامان دیا، وہ گویا خود جہاد میں شامل ہوا۔ (ماج)

(۲۲۵) دو آنکھوں کو کبھی نارِ جہنم مس نہیں کرے گی۔ اوّل: وہ جو اللہ کے خوف سے روتی رہی۔ دوم: جو جاگ کر سرحد پر پہرہ دیتی رہی۔ (ت)

(۲۲۶) حضور ﷺ نے جنگ میں عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا ہے۔ (ت)

(۲۲۷) اُمِ عطیہؓ کہتی ہیں کہ حضور ﷺ کے ہمراہ سات غزوات میں شامل ہوئی۔ میں سامان کے پاس رہ کر کھانا پکاتی۔ زخمیوں کو سنبھالتی اور بیماروں کی دیکھ بھال کرتی تھی۔ (مس)

(۲۲۸) گھوڑوں کی تین قسمیں ہیں:

اول: جو جہاد کے لئے پالا جائے۔ دوم: محض نمائش کے لئے، لیکن اس کا مالک خدا کا حق نہ بھولتا ہو۔ سوم: اسلام کے خلاف لڑنے کے لئے۔

پہلا باعث اجر ہے۔ دوسرا ستر (عزت، شان)، اور تیسرا وِزر (بوجھ، دکھ، لعنت)۔ (ملخص۔ بخ)

(۲۲۹) گھوڑوں کی پیشانیاں قیامت تک باعثِ خیر و برکت رہیں گی۔ (بخ)

(۲۳۰) الجنّة تحت ظلالِ السُّیُوف ۔ (مس۔ت)

''جنت تلواروں کے سائے میں ہے''۔

(۲۳۱) تم پر جہاد واجب ہے، خواہ تمہارا امیر نیک ہو یا بد۔ (د)

(۲۳۲) تین چیزوں سے جہاد کرو۔ جان، مال اور زبان سے۔ (د۔ن)

(۲۳۳) السُّیُوف مفاتِیح الجنّة ۔ (عس)

''تلواریں جنت کی کلید ہیں''۔

(۲۴) جھوٹ

(۲۳۴) حضور علیہ السلام سے پوچھا گیا۔ کیا مومن بزدل بھی ہوسکتا ہے؟ فرمایا۔ ہوسکتا ہے۔ پھر پوچھا۔ کیا وہ بخیل بھی ہوسکتا ہے؟ کہا۔ ہوسکتا ہے۔ پھر پوچھا۔ کیا وہ جھوٹا بھی ہوسکتا ہے۔؟ فرمایا۔ ہرگز نہیں۔ (ما)

(۲۳۵) اُس آدمی پر تین بار لعنت۔ جو جھوٹ بول کر لوگوں کو ہنساتا ہے۔ (د۔ت)

(۲۳۶) بغاوت (خدا یا حکومت سے) شجاعت کی آفت ہے۔ احسان جتانا سخاوت کی۔ جھوٹ، کلام کی۔ اور نسیان، علم کی۔ (ہق)

(۲۳۷) جو شخص دوسروں میں صلح کرانے کے لئے کوئی (چھوٹا سا) جھوٹ بول دے تو وہ جھوٹ نہیں ہے۔ (بخ)

ح

(۲۵) حج

(۲۳۸) حضرت عائشہؓ نے حضورﷺ سے کہا کہ جب جہاد افضل الاعمال ہے تو کیا ہم (عورتیں) بھی جہاد میں شامل ہوسکتی ہیں؟ فرمایا (تم عورتوں کے لئے) بہترین جہاد حج ہے اور پھر گھر کے اندر رہنا۔ (بخ)

(۲۳۹) بچے، بوڑھے ضعیف اور عورت کا جہاد حج وعمرہ ہیں۔ (ن)

(۲۴۰) جس شخص نے اللہ کے لئے حج کیا۔ ہر بری بات اور برے عمل سے دور رہا۔ تو وہ بیت اللہ سے یوں پاک ہوکر لوٹے گا۔ گویا وہ بطنِ مادر سے اب پیدا ہوا ہے۔ (بخ)

(۲۶) حُدُود

(۲۴۱) تین آدمی قابلِ سزا نہیں۔ اول: بچہ، جب تک کہ وہ جوان نہ ہوجائے دوم: خفتہ، جب تک کہ اس کی آنکھ نہ کھل جائے۔ سوم: دیوانہ جب تک کہ وہ شفا نہ پا جائے۔ (د)

(۲۴۲) جس شخص کی سفارش کسی مجرم کو سزا سے بچالے وہ خدا کا باغی تصور ہوگا۔ (د)

(۲۴۳) حضورﷺ نے مسجد میں خون کا بدلہ لینے، اشعار پڑھنے اور سزا دینے سے منع فرمایا ہے۔ (د)

(۲۷) حرص

(۲۴۴) یَهْرُمُ ابن ادم ویشبُّ فیه اثنتان الحرص علی المال والحرص علی العمر۔ (بم)

''جب انسان بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس کی دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں۔ اول مال کی لالچ، دوم عمر کی حرص''۔

(۲۴۵) دو بھوکے بھیڑیے کسی ریوڑ کو اتنا تباہ نہیں کرتے جتنا مال و منصب کی حرص، دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔ (ت)

(۲۴۶) اگر کسی آدمی کے پاس مال سے لبریز دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کی خواہش کرے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کے پیٹ کو صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ (بم)

(۲۴۷) قیامت قریب آ گئی لیکن انسان نہ سنبھلا، اور اس کی دو چیزیں بڑھ گئیں۔ اول: مال کی حرص۔ دوم: اللہ سے دوری۔ (حا)

(۲۴۸) اے اللہ مجھے چند چیزوں سے بچا۔ اس دل سے جو خشوع سے خالی ہو۔ اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔ اس نفس سے جو سیر نہ ہو، اور اس علم سے جو مفید نہ ہو۔ (ت)

(۲۴۹) الطمع یُذهِبُ الحکمة من قلوبِ العلماء۔ (سط)

''لالچ علماء کے دل سے حکمت کو نکال دیتا ہے''۔

(۲۸) حسد

(۲۵۰) ایک آدمی میں حسد اور ایمان جمع نہیں ہو سکتے۔ (مس۔د)

(۲۵۱) تم دو آدمیوں پر حسد (رشک) کرو۔ اوّل: اس صاحب حکمت پر جو حکمت کو خود استعمال کرتا اور دوسروں کو بھی فیض پہنچاتا ہے۔ دوم: اُس صاحب مال پر جو مال کو کارِ خیر میں صرف کرتا ہے۔ (بم)

(۲۵۲) حسد سے بچو، کہ یہ نیکیوں کو یوں کھا جاتی ہے جیسے (سوکھی) لکڑی کو آگ۔ (د)

(۲۹) حقوقِ عباد

(۲۵۳) انسان کے بنیادی حقوق چار ہیں۔ رہنے کے لئے گھر۔ تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا۔ خشک روٹی اور پانی۔ (ت)

(۲۵۴) تم سب چرواہے ہو، اور تم سے اپنے ریوڑ کے متعلق باز پرس ہوگی۔ (بخ)

(۲۵۵) من سَتَرَ مُسلماً ستره الله یوم القیامة۔ (بخ)

''جس نے یہاں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی۔ اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا''۔

(۲۵۶) ''خدا کی قسم، وہ شخص مومن نہیں، نہیں اور ہرگز نہیں''۔ کسی نے پوچھا۔ کون؟ فرمایا۔ جس کے شر سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔ (بخ)

(۲۵۷) اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ مظلوم ہو یا ظالم۔ کسی نے پوچھا کہ ظالم کی مدد سے کیا مراد ہے؟ فرمایا۔ اسے ظلم سے روکو، یہی اس کی مدد ہے۔ (بخ)

(۳۰) حلال و حرام مال

(۲۵۸) اپنی کمائی ہوئی روزی سے بہتر کوئی روزی نہیں۔ حضرت داؤد

علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ سے روزی کماتے تھے۔ (بخ)

(۲۵۹) ناجائز محصول لینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (د)

(۲۶۰) لا یدخلُ الجَنّۃَ جسدٌ غذی بحرامٍ۔ (طس)

''جو جسم مالِ حرام پر پلا ہو، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

(۲۶۱) جس گھر میں خیانت ہو رہی ہو، وہاں سے برکت اُٹھ جاتی ہے۔ (فر)

(۳۱) حیا

(۲۶۲) لِکُلِّ دینٍ خُلُق و خلق الاسلام الحیاءُ۔ (ما)

''ہر دین کا ایک خلق (امتیازی وصف) ہے۔ اور اسلام کا خلق حیا ہے''۔

(۲۶۳) بے حیائی سے ہر چیز قبیح اور حیا سے حسین بن جاتی ہے۔ (ت)

(۲۶۴) حیا نصف ایمان ہے۔ (سط)

خ

(۳۲) خدمتِ خلق

(۲۶۵) خیر النّاس اَنْفَعُھم للنّاس۔ (سط)

''بہترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچائے''۔

(۲۶۶) اِنَّ اَحَبَّ عباد اللّٰہ الی اللّٰہ انصحم لِعبادہ۔ (حم)

''اللہ کے ہاں محبوب ترین انسان وہ ہے جو انسانوں کا سب سے زیادہ

خیر خواہ ہو"۔

(۳۴) خلافت وامارت

(۲۶۷) خلافت کے لئے بہترین آدمی وہ ہے جو اس منصب کو (اسکی عظیم ذمہ داریوں کے پیش نظر) قبول کرنے کے لئے آمادہ نہ ہو لیکن بایں ہمہ اسے خلیفہ بنا دیا جائے۔ (بخ)

(۲۶۸) جو شخص والی و حاکم بننے کے بعد عوام کی حاجات اور ان کے فقر و افلاس کو نظر انداز کرے گا، قیامت کے دن اللہ اس کی ضروریات اور فقر و افلاس سے بے نیازی برتے گا۔ (د۔ت)

(۲۶۹) عادل عمال (حکام) کو قیامت کے دن اللہ کے دائیں جانب نوری مسندوں پر بٹھایا جائے گا۔ (مس۔ن)

(۲۷۰) اگر اللہ تعالیٰ کسی شخص کو والی بنائے اور وہ عوام کے مفاد سے غافل ہو جائے، تو اس پر جنت حرام ہو جائے گی۔ (بم)

(۲۷۱) قیامت کے دن اللہ کا محبوب ترین اور نشست کے لحاظ سے قریب ترین انسان عادل ہوگا۔ (ت)

(۲۷۲) ابوذر غفاریؓ نے حضور ﷺ سے کہا کہ مجھے کہیں عامل بنائیے، آپ ﷺ نے اس کے کندھے کو تھپکاتے ہوئے فرمایا۔ اے ابوذر! تم ضعیف ہو اور یہ امانت بہت بھاری ہے۔ یہ قیامت کے دن (بیشتر عمال کے لئے) باعثِ ندامت و رسوائی بن جائی گی...... ایک اور روایت میں ہے:

کارفرمائی (اقتدار، حکومت) ضروری چیز ہے لیکن (اکثر) کارفرما جہنم میں جائیں گے۔ (مس۔د)

(۲۷۳) ایک دفعہ دو آدمیوں نے حضور ﷺ سے عامل بننے کی التماس کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ خدا کی قسم! میں ایسے آدمی کو کبھی عامل نہیں بناؤں گا جو اسکی درخواست کرے، یا حریص منصب ہو۔ (د۔ن)

(۲۷۴) سنو اور مانو، اگر تم پر ایک ایسے حبشی کو حاکم بنا دیا جائے جس کا سر خشک انگور جتنا ہو، تو وہ جب تک کتاب اللہ کے مطابق چلے تم اس کی اطاعت کرو۔ (خ)

(۲۷۵) ہر مسلم کا فرض ہے کہ وہ امیر کی بات سنے اور مانے، خواہ اسے پسند ہو یا ناپسند۔ لیکن اگر وہ گناہ کی طرف بلائے، تو پھر نہ سننا ضروری ہے اور نہ ماننا۔ (د۔ت۔ن)

(۲۷۶) آؤ! میں تمہیں اچھے اور برے امراء کے متعلق کچھ بتاؤں۔ اچھے امیر وہ ہیں کہ تم ان کو چاہو اور وہ تم کو۔ تم ان کے لئے دعا مانگو اور وہ تمہارے لئے۔ برے امیر وہ ہیں، جو تم سے نفرت کریں اور تم ان سے۔ وہ تم پر لعنت بھیجیں اور تم ان پر۔ (ت)

(۲۷۷) مَن خَرَجَ عنِ الطاعةِ و فارق الجماعة فمات ميتةً جاهِليَّةً۔ (ن)

"جو شخص امیر کی اطاعت سے آزاد ہو کر جماعت کو چھوڑ جائے، اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی"۔

(۲۷۸) اذا اراد اللّٰه تعالٰی بالامير خيرا جعل له وزيرَ صدقٍ۔ (د۔ن)

"جب اللہ کسی حکمران کو فائدہ پہنچانا چاہے، تو اسے نیک اور قابلِ وزیر دے دیتا ہے"۔

سکندر کا وزیر ارسطو تھا۔ نوشیروان کا بزرجمہر۔ ہارون کا یحییٰ برمکی۔ سلاجقہ بزرگ کا نظام الملک طوسی اور جلال الدین اکبر کا فیضی۔ ان سب نے تاریخِ عالم میں روشن ابواب کا اضافہ کیا۔

(۲۷۹) اے کعب بن عجرہ! خدا تمہیں ان امراء کے شر سے بچائے جو میرے بعد آئیں گے جو شخص ان کے ہاں جا کر ان کے جھوٹ کو سچ کہے گا اور ظلم میں ان سے تعاون کرے گا وہ میرا نہیں اور نہ میں اس کا۔ اسے حوضِ کوثر سے کچھ نہیں ملے گا۔ (ت۔ن)

(۲۸۰) اِذَا ابْتَغَى الْاَمِيْرُ الرِّيْبَةَ فِى النَّاسِ اَفْسَدَ هُمْ (د)

"جب کوئی امیر، عوام پر جھوٹے الزام لگانے لگے، تو وہ انہیں آمادۂ فساد (یا تباہ) کر دیتا ہے"۔

(۲۸۱) اللہ اس حکمران کے معاملات پر کبھی توجہ نہیں دیتا، جو لوگوں سے بے نیازی برتے۔ (ت)

(۲۸۲) محشر میں دو آدمی میری شفاعت سے محروم رہیں گے۔ اوّل: ظالم و غاصب حکمران۔ دوم: وہ انسان جو جماعت کو چھوڑ جائے۔ (حم)

(۲۸۳) اذا جارَ الحُكّام قَلَّ المطر۔ (فر)

"حاکم ظالم ہوں، تو بارش کم ہو جاتی ہے"۔

(۲۸۴) کسی عالم کے منہ سے یہ حدیث سنی تھی:

اَعْمالكُم عُمّالكُم۔ "تمہارے اعمال ہی عمال (حکام) کی صورت اختیار کر لیتے ہیں"۔

مطلب یہ کہ جیسے اَعمال ویسے عُمّال۔ لیکن کسی کتاب میں نہیں دیکھی۔

(۳۴) خموشی

(۲۸۵) الصُّمْتُ سيّد الاخلاق۔ (حم)

''خموشی سب سے بڑا وصف ہے''۔

(۲۸۶) الصُّمْتُ زَینٌ لِلعالم وسَتْرٌ لِلجاھل۔ (سط)

''خموشی عالم کا حسن اور جاہل کا پردہ ہے''۔

علماء کی محفل میں ایک آدمی خاموش بیٹھا تھا۔ ایک فلسفی نے کہا۔ اگر تم عقل مند ہو، تو (خاموش رہ کر) حماقت کر رہے ہو، اور اگر احمق ہو تو دانش کا ثبوت دے رہے ہو۔

(۳۵) خواب

(۲۸۷) رُؤیا المؤمنِ کلامٌ یکلّم به العبد ربّهٗ فی المنام (ط)

''مومن کا خواب ایک طرح کا کلام ہے۔ جو بندہ اپنے رب سے کرتا ہے''۔

(۲۸۸) اصدقُ الرؤیا رؤیا الْاَسحار۔ (حم)

''سحر کا خواب بہت سچا ہوتا ہے''۔

(۳۶) خودکشی

(۲۸۹) جو شخص پہاڑ سے کود کر خودکشی کرے گا، وہ جہنم میں اونچی چوٹیوں سے سدا کودتا رہے گا۔ جو شخص زہر کھا کر مرے گا، وہ دوزخ میں سدا زہر پیتا رہے گا۔ اور اپنے آپ کو خنجر (یا لوہے کے کسی اور اوزار) سے ہلاک کرنے والا جہنم میں ہمیشہ اپنے پیٹ میں خنجر بھونکتا رہے گا۔ (خ۔ د۔ ت)

(۲۹۰) حضور ﷺ کو کسی نے بتایا کہ فلاں شخص نے خودکشی کی ہے۔ فرمایا۔ میں اس کا جنازہ نہیں پڑھوں گا۔ (د)

(۲۹۱) خودکشی کرنے والے پر جنت حرام ہے۔ (بخ)

(۳۷) خوش خلقی

(۲۹۲) اکملُ المؤمنین اِیمَاناً اَحْسَنُھم خُلقاً۔ (ما)

"اسی مومن کا ایمان کامل ہے جس کا خلق (سلوک) اچھا ہو"۔

(۲۹۳) البِرُّ حُسن الخلق۔ (مس)

"نیکی خوش اخلاقی کا دوسرا نام ہے"

(۲۹۴) بُعِثتُ لِاُ تِمّمَ حُسْنَ الْاَخلاق۔ (د)

"میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ حسن اخلاق کی تکمیل کروں"۔

(۲۹۵) مومن کی میزان اعمال میں سب سے بھاری چیز حسنِ اخلاق ہے۔ (حم)

(۲۹۶) اَحْسَابکُم اَخْلَاقکُم وَاَنْسَابکُم اعمالکُم ۔ (فر)

"تمہارے اخلاق تمہارا حسب اور تمہارے اعمال تمہارا نسب ہیں"۔

(۲۹۷) ایک آدمی حسنِ اخلاق سے وہی مقام حاصل کرسکتا ہے جو ایک قائم اللیل کو رات بھر کی عبادت سے ملتا ہے۔ (طب)

(۲۹۸) حسنِ خلق نصب دین ہے۔ (ہق)

(۲۹۹) حُسن الخلق و کشف الاذیٰ یزید ان فی الرّزق۔ (فر)

"حسنِ خلق اور دکھ دور کرنے سے رزق بڑھتا ہے"۔

(۳۰۰) مُداراۃُ النّاس صدقۃٌ۔ (سط)

''لوگوں سے حسنِ سلوک صدقہ ہے''۔

(۳۰۱) جنت میں اکثر لوگ حسنِ خلق اور تقویٰ کی وجہ سے داخل ہونگے (ت)

(۳۰۲) حضور ﷺ عموماً یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

''اللّٰھمّ حسّنْ خُلُقی کما احسنت خَلْقی۔ (حم)

''اے اللہ میرے خَلق (تقویم) کی طرح میرے خُلق کو بھی حسین بنادے''۔

د

(۳۸) دانش وحکمت

اس عنوان کے تحت حضور ﷺ کے چند فلسفیانہ ارشادات درج ہونگے۔

(۳۰۳) حُبّک الشّیٔ یعمی ویُصم۔ (د)

''کسی شے سے محبت اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے''۔

(۳۰۴) زیادہ ہنسنے سے دل مرجاتا ہے۔ (ت)

(۳۰۵) اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ: میرا سکوت فکر ہو اور نطق ذکر۔ کہ میری نظر عبرت گیر ہو، اور کام امر بالمعروف۔ (رس)

(۳۰۶) عقبہ بن عامر نے پوچھا کہ نجات کیا ہے؟ فرمایا۔ زبان کو بند اور گھر کو کشادہ رکھنا۔ (ت)

گھر کو کشادہ رکھنے کا مفہوم مہمان نوازی ہے۔

(۳۰۷) جنگل میں سکونت رکھنے والا علم سے خالی رہے گا۔ شکار کا

شوقین فرائض سے غافل ہو جائے گا۔ اور شاہوں کے در پر جانے والا ابتلا میں پڑ جائے گا۔ تم جتنا بادشاہ کے قریب جاؤ گے اتنا ہی خدا سے ہٹتے جاؤ گے۔

(ت۔د۔ن)

(۳۰۸) دو نعمتیں ایسی ہیں جنہیں پا کر بیشتر لوگ نقصان اُٹھاتے ہیں۔ صحت اور فراغت۔ (خ۔ت)۔ کیونکہ وہ ان کا صحیح استعمال نہیں کرتے۔

(۳۰۹) المؤمِنُ غرٌّ کریمٌ والفاجرُ خَبٌّ لئیم۔ (ت)

''مومن، کریم وسادہ دل ہوتا ہے۔ اور فاجر، بخیل وسنگدل (دغاباز، کمینہ)

(۳۱۰) خیرُ شُبّابکم من تشبَّہَ بِکھُو لکم و شرّ کھو لکم من تشبّہ بشُبّابکم۔ (رس)

''تمہارے بہترین جوان وہ ہیں۔ جو وقار ومتانت میں بوڑھوں جیسے ہوں اور بدترین بوڑھے وہ ہیں جو بڑھاپے میں جوانوں جیسی حرکتیں کرتے ہوں''۔

(۳۱۱) الحکمۃُ عشر اجزاءٍ تسعۃٌ فی العزلۃِ و واحدٌ فی الصّمت۔ (حا)

''دانش کے دس حصے ہیں۔ نو خلوت میں ملتے ہیں، اور ایک خموشی میں''۔

(۳۱۲) من لا دِین لہٗ لا عَقْلَ لہٗ۔ (سط)

''بے دین عقل سے خالی ہوتا ہے''۔

(۳۱۳) ابتغوا لخیر عند حِسانِ الوجوہ۔ (قط)

''بھلے کی اُمید، خوش صورت لوگوں سے رکھو''۔

(۳۱۴) اتمُّکم عقلاً اشدّکم اللہ خوفاً۔ (سط)

''تم میں سب سے بڑا عقل مند وہ ہے، جو اللہ سے بہت ڈرے''۔

(۳۱۵) اشدّ النّاس عذاباً من یری النّاس خیراً و لا خیرَ فیہ۔ (فر)

(۳۱۶) السنّة سنّتان من نَبِيّ ومن امامٍ عادِلٍ۔ (فر)

''سنت کے ماخذ دو ہیں۔ پیغمبر اور امامِ عادل''۔

(۳۱۷) الشّیب نُور المؤمن ۔ (سط)

''پیری مومن کا نور ہے''۔

(۳۱۸) علیکُمْ بالحُزْنِ فانّها مِفْتَاحُ القلب ۔ (ط)

''غم کی تلاش کرو کہ یہ قفلِ ذہن کی کلید ہے''۔

(۳۱۹) سُرعة المَشْيِ تذهب بهاء المؤمن ۔ (سط)

''تیز چلنے سے مومن کا وقار جاتا رہتا ہے''۔

(۳۲۰) الشّاةُ من دوابِ الجنّة۔ (ماج)

''بکری جنت کا جانور ہے''۔

شاید اس لئے کہ یہ غریبوں کو دودھ پلاتی ہے۔ خود بخود چر، چگ کر گھر آ جاتی ہے اور جنگلی بوٹیاں کھانے کی وجہ سے اس کا دودھ شفا ہوتا ہے۔

(۳۲۱) لیس للمؤمنِ راحةٌ دُوْنَ لِقاءِ ربّهٖ۔ (کنوز)

''مومن کو اللہ کی ملاقات ہی سے راحت مل سکتی ہے''۔

(۳۲۲) لِلمراةِ سَترانِ الزَّوْجُ والْقَبْرُ (سط)

''ایک عورت کو ڈھانکنے والی چیزیں دو ہیں۔ شوہر اور قبر''۔

(۳۲۳) اللّعبُ بالحمامِ یُورِثُ الفَقْرَ۔ (فر)

''کبوتر بازی کا نتیجہ تنگی رزق ہوتا ہے''۔

(۳۲۴) مَنْ سَرّهٗ ان یکون اقوی النّاس فلیتوَکّلْ علی اللّٰهِ ۔ (سط)

''جو شخص سب سے زیادہ طاقتور بننا چاہتا ہے وہ اللہ پر توکل کرے''

(۳۲۵) لا تَسبُّو الارضَ فاِنّها اُمّکم۔ (فر)

"زمین کو گالیاں نہ دو کہ یہ تمہاری ماں ہے"۔

(۳۲۶) لا تَسبُّو الدهر فانّ اللّٰه هو الدّهر۔ (مس)

"زمانے کو گالیاں نہ دو، کہ خدا ہی زمانہ ہے"۔

(۳۲۷) لافقرَ اَشدّ مِنَ الْجَهْل۔ (سط)

"جہالت افلاس کی بدترین قسم ہے"۔

(۳۲۸) لا یزید فی العمر اِلّا البرّ (مس)

"عمر صرف نیکی سے لمبی ہوتی ہے"۔

(۳۲۹) اعوذُ باللّٰه مِنَ الْکفر والفقر و عذابِ القبر۔

"میں پناہ مانگتا ہوں کفر، فقر (اِفلاس) اور عذابِ قبر سے"۔

(۳۳۰) اذا اردتّ اَن یُحِبک النّا س فازْ هَدْ فی الدُّنیا۔

(ماج)

"اگر تم دنیا کے محبوب بننا چاہتے ہو تو دنیا سے بے نیاز ہو جاؤ"۔

(۳۳۱) اللہ بیماری کو مومن کے جسم پر کبھی غالب نہیں ہونے دے گا۔

(فر)

(۳۹) دعا و بددعا

(۳۳۲) تین دعائیں لازماً سنی جاتی ہیں۔ مظلوم کی دعا۔ مسافر کی دعا، اور بیٹے کے متعلق والد کی (بد) دعا۔ (بخ۔مس۔د۔ت)

(۳۳۳) تمہارا رب حی وکریم ہے، اور جب کوئی بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے شرم آتی ہے کہ انہیں خالی لوٹا دے۔ (د۔ت)

(۳۳۴) اعلموا انَّ اللّٰہ لا یَستَجِیبُ دُعَاءً مِن قلبِ غافِلٍ لاہٍ۔
(ت)

''یاد رکھو کہ اللہ غافل اور لاپرواہ دل کی کبھی نہیں سنتا''۔

(۳۳۵) لا یزالُ یُستجابُ لِلعَبد مالم یَدْعُ بِاِثمٍ او قطیعۃِ رَحِمٍ۔
(د۔ت)

''اللہ بندے کی ہر دعا سنتا ہے، سوائے اس صورت کے کہ وہ کوئی بری چیز مانگے۔ یا کسی کا رشتۂ قرابت منقطع کرنا چاہے''۔

(۳۳۶) اپنے آپ، اپنی اولاد، اپنے خدام اور اپنے اموال کے لئے بددعا نہ کرو ایسا نہ ہو کہ وہ وقتِ قبولیت ہو اور تمہاری دعا قبول ہو جائے۔ (د)

(۳۳۷) تم اپنی تمام حاجات اللہ سے مانگا کرو، یہاں تک کہ اگر تمہارے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو بھی اس سے کہو۔ (ت)

(۳۳۸) امامِ عادل۔ صائم اور مظلوم کی دعا کبھی خالی نہیں جاتی۔ اللہ ان دعاؤں کو بادلوں سے اوپر لے جاتا ہے۔ آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں، اور اللہ کہتا ہے مجھے اپنی عزت وعظمت کی قسم! میں یقیناً تمہاری مدد کروں گا خواہ اسمیں کچھ وقت لگے۔
(ت)

(۳۳۹) الدُّعاءُ سلاحُ المؤمن۔ (رس)

''دعا مومن کا ہتھیار ہے''۔

(۳۴۰) اللہ تعالیٰ ہر شب سحر کے وقت فلکِ دنیا پر اتر کر آواز دیتا ہے۔ کوئی ہے دعا مانگنے والا، کہ میں منظور کروں؟ طلب کرنے والا کہ میں دوں؟ اور گناہوں پر نادم کہ میں اس کے گناہ معاف کردوں؟ (حم)

(۳۴۱) لوگوں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کون سی دعا سنی جاتی ہے۔

فرمایا۔ جو وقتِ سحر یا صلوٰۃ مفروضہ کے بعد مانگی جائے۔ (ت)

(۳۴۲) جب انسان سجدے میں گرتا ہے تو وہ اللہ کے بہت قریب جا پہنچتا ہے اس وقت بہت دعا مانگو۔ (د۔ن)

(۳۴۳) قضا کو صرف دعا لوٹا سکتی ہے۔ (ت)

(۳۴۴) جنت میں جب اللہ ایک آدمی کو بلند تر درجہ پر فائز کرے گا، تو وہ پوچھے گا کہ یہ کیسے ہوا؟ جواب ملے گا کہ تیری اولاد نے تیرے لئے دعا کی تھی۔ (رس)

(۴۰) دولت کا فتنہ

(۳۴۵) جب ابوعبیدہؓ بن جراح بحرین سے جزیہ جمع کر کے لوٹے تو انصار نے نمازِ صبح حضور ﷺ کے ساتھ پڑھی۔ بعد از صلوٰۃ حضور ﷺ نے فرمایا:

''تم نے سنا ہوگا کہ ابوعبیدہ مال لے کر آیا ہے'' حاضرین نے کہا۔ ہاں۔ فرمایا۔ تو خوش ہو جاؤ اور خوش کن امید رکھو۔ لیکن خدا کی قسم، مجھے تمہارے افلاس کی فکر نہیں فکر ہے تو یہ کہ اگلی اقوام کی طرح کہیں تمہارے ہاں بھی دولت کی فراوانی نہ ہو جائے، ان کی طرح باہم الجھ نہ پڑو، اور تمہیں یہ دولت تباہ نہ کر دے۔ (بخ)

(۳۴۶) قیامت کے دن وہ اونٹ جس کی زکوٰۃ نہ نکالی گئی ہو، اپنے مالک کو کھروں کے نیچے مسل ڈالے گا۔ (بخ)

(۳۴۷) زکوٰۃ نہ دینے والے کا مال قیامت کے دن سانپ بن کر اس کے گلے کا طوق بن جائے گا، اور اس کے جبڑوں کو بار بار ڈسنے کے بعد کہے گا۔ میں ہوں تیرا مال، میں ہوں تیرا خزانہ۔ (بخ)

(۳۴۸) تم میں سے ہر شخص خیرات دے کر، خواہ وہ ایک چھوہارا ہی ہو،

آگ سے بچے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو میٹھی بات ہی سہی۔ (بخ)

(۳۴۹) لَعَنَ النَّبِیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم اٰکِلَ الرِّبٰو وَمُوکِلَہ وشاھِدَیْہ و کاتبہ۔ (د۔ت)

"حضور ﷺ نے سود کھانے اور کھلانے والے، دستاویز کے کاتب اور گواہوں پر لعنت بھیجی ہے"۔

(۳۵۰) اِنَّ لِکُلِّ اُمَّۃٍ فتنۃٌ وفتنۃُ اُمَّتِی المَال۔ (حم)

"ہر اُمت کسی نہ کسی فتنے سے دوچار ہوتی رہی۔ میری امت کا فتنہ دولت ہے"۔

(۳۵۱) لُعِنَ عَبْدُ الدِّیْنَار۔ (ت)

"بندۂ زر پر خدا کی لعنت"۔

ذ

(۴۱) ذکرِ خدا

(۳۵۲) اللہ کا ذکر کرنے والے فرشتوں میں محصور رہتے ہیں۔ ان پر رحمت وسکون کی شبنم برستی ہے۔ اور اللہ نوریانِ عرش کے سامنے ان کا ذکر کرتا ہے۔

(ت۔مس)

(۳۵۳) اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ جب کوئی بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا تو میں اسے تنہائی میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ جلوت میں یاد کرے تو جلوت میں یاد کرتا ہوں اگر وہ میری طرف ایک بالشت آئے تو میں اس کی طرف ہاتھ بھر جاتا ہوں۔ اگر وہ ہاتھ بھر آئے تو میں دو ہاتھ جاتا ہوں۔ اگر وہ چل کر آئے تو میں دوڑ کر جاتا ہوں۔

(ت)

(۳۵۴) عذابِ الٰہی سے بچنے کے لئے اللہ کے ذکر سے مؤثر کوئی اور عمل نہیں۔ (ما)

(۳۵۵) اَشْرَفُ الحدیثِ ذِکر اللّٰہ۔ (فر)

''عظیم ترین کلام اللہ کا ذکر ہے''۔

(۳۵۶) جسے یہ چار چیزیں مل گئیں وہ دنیا و آخرت کی خیر کا مالک بن گیا۔ لسان ذاکر، قلب شاکر و صابر اور نیک بیوی۔ (طب)

(۳۵۷) لِکُلِّ شیءٍ شفاءٌ وشفاء القلوب ذِکْرُ اللّٰہِ۔ (فر)

''ہر شے کے لئے سامانِ شفا ہے اور دلوں کی شفا اللہ کے ذکر میں ہے''۔

ر

(۴۲) رحم

(۳۵۸) اِرْحَمُوْا مَنْ فی الارض یَرْحمکم مَنْ فِی السَّمَاء۔ (د)

''تم زمین والوں پر رحم کرو۔ آسمان والا تم پر رحم کرے گا''۔

(۳۵۹) عرش پر اللہ کے ہاں ایک کتاب میں لکھا ہے کہ:

اِنَّ رحمتی غَلَبَتْ غضبی۔ (خ)

''کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے''۔

(۳۶۰) اللہ نے اپنی رحمت کے سو حصے کئے۔ ننانویں تو پاس رکھ لئے، اور ایک حصہ زمین پر بھیجا۔ مختلف جانداروں میں جذبۂ رحم اسی کی بدولت ہے اور یہ اسی کا اثر ہے کہ ایک جانور اپنے بچے کو اپنے کھر سے بچاتا ہے۔ (ت)

(۳۶۱) ایک سفر میں ایک صحابی نے ایک پرندے کے بچے پکڑ لئے اور پرندہ سخت مضطرب ہوگیا۔ اتنے میں حضور ﷺ آ پہنچے۔ پرندے کی وجہ اضطراب دریافت کرنے کے بعد فرمایا:

رُدُّوا ولدھا الیھا۔ (د) ''کہ اس کے بچے کو چھوڑ دو''۔

(۳۶۲) جس شخص میں یہ تین چیزیں ہوں، اللہ یہاں اسے پناہ میں رکھے گا، اور وہاں جنت دے گا۔ کمزور پر رحم۔ والدین پر شفقت اور غلام یا خادم سے احسان۔ (ت)

(۳۶۳) من لا یَرحم لا یُرحم۔ (بخ)

''جو شخص دوسروں پر رحم نہیں کرتا وہ خود بھی رحم سے محروم رہتا ہے''۔

(۳۶۴) خاب عبد وخسرو یجعل اللّٰہ فی قلبہٖ رحمۃً للبشر۔ (سط)

''ناکام اور زیاں کار ہے وہ شخص جس کے دل میں اللہ نے جذبۂ رحم نہ ڈالا ہو''۔

(۳۶۵) قال اللّٰہ انا عندا المنکسرۃِ قلوبھم۔ (سط)

''اللہ کہتا ہے کہ میں شکستہ دل لوگوں کے ہاں ملوں گا''۔

(۳۶۶) جو شخص چھوٹے پر رحم اور بڑے کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ت)

ز

(۴۳) زبانِ خلق

(۳۶۷) ایک دن رسولِ خدا ﷺ (اور چند صحابہؓ) کے پاس سے

ایک جنازہ گذرا۔سب صحابہؓ نے متوفی کی تعریف کی۔تو حضور ﷺ نے فرمایا۔اس کے لئے یقینی ہے۔ پھر ایک اور جنازہ گذرا۔سب نے اسے برا بھلا کہا۔تو آپ ﷺ نے فرمایا۔اس کے لئے بھی یقینی ہے۔عمرؓ نے پوچھا۔اے رسول اللہ! کیا یقینی ہے؟ فرمایا۔پہلے کے لئے جنت اور دوسرے کے لئے جہنم۔ کیونکہ تم زمین پر اللہ کے گواہ (ترجمان۔زبان) ہو۔ (ت۔ن۔ماج۔مس۔بخ)۔

(۳۶۸) جس مسلمان کو چار آدمیوں نے اچھا کہہ دیا وہ جنت میں جائے گا۔ہم نے پوچھا،اور تین والا؟ تو فرمایا۔تین والا بھی۔پھر پوچھا۔دو والا؟ تو فرمایا۔دو والا بھی۔اس کے بعد ہم رک گئے اور ایک والے کے متعلق دریافت نہ کیا۔ (بخ)

(۳۶۹) اِنَّ اَحَبَّکُمْ اِلَی اللّٰہِ اَحَبُّکُمْ اِلَی النَّاس۔
(طس)

”اللہ کو وہی آدمی سب سے زیادہ پسند ہے جسے لوگ سب سے زیادہ پسند کریں“۔

(۳۷۰) اگر تمہارے ہمسائے تمہیں اچھا کہیں،تو تم اچھے ہو،ورنہ برے۔
(حم)

(۴۴) زکوٰۃ وصدقہ

زکوۃ کی شرح:

۱) اونٹ ۵ سے ۲۵ تک کی زکوٰۃ : ایک بکری
اونٹ ۲۶ سے ۳۵ تک " : بچہ شتر ایک سال کا۔
" ۳۶ سے ۴۵ تک " : بچہ شتر دو سال کا۔

۲) گائے ۳۰ پر " : ایک سال کا ایک بچھڑا۔
گائے ۳۱ سے ۴۰ پر " : دو سال کا ایک بچھڑا۔
۳) بکری ۴۰ سے ۱۲۰ " : ایک بکری۔
بکری ۱۲۱ سے ۲۰۰ " : دو بکریاں۔
بکری ۱۲۱ سے ۲۰۰ " : تین بکریاں۔
۴) سونا کم از کم نصاب ۷½ تولہ
چاندی " ۵۲½ تولہ
نقد روپیہ
سب کی زکوٰۃ تقریباً چالیسواں حصہ ہے۔
پوری تفصیل کتب فقہ میں دیکھئے۔

(۳۷۱) گھوڑے اور غلام پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔ ہر چالیس دراہم کی زکوٰۃ ایک درہم ہے۔ ایک سو نوے دراہم (بلکہ ایک سو ننانوے) تک کوئی زکوٰۃ نہیں۔ اور دو سو دراہم کی زکوٰۃ پانچ درہم ہے۔ (ت۔ن۔د)

(۳۷۲) اگر کوئی شخص کسی مال دار یتیم کا متولی مقرر ہو جائے تو وہ مالِ یتیم کو تجارت میں لگائے تاکہ اس مال کو صدقہ (زکوٰۃ) ہی نہ کھا جائے۔ (ت)

(۳۷۳) لا تَحِلُّ الصدقة لِغَنِيٍّ ولا لذي مِرَّةٍ سوِيٍّ۔ (ت۔د)
"غنی نیز توانا و صحت مند آدمی کے لئے صدقہ حلال نہیں"۔

(۳۷۴) سخی خدا، انسان اور جنت کے قریب ہوتا ہے۔ اور بخیل ان سب سے دور لیکن جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ (ت)

(۳۷۵) جب ایک آدمی کوئی اچھی چیز خیرات میں دیتا ہے خواہ وہ ایک کھجور ہی ہو (اور اللہ صرف اچھی چیز ہی کو قبول کرتا ہے) تو اللہ اسے اپنی مٹھی میں لے کر یوں پالتا ہے، جیسے کوئی بچھڑے اور اونٹ کے بچے کو پالے۔ اور وہ رفتہ رفتہ پہاڑ سے بڑی ہو جاتی ہے۔ (د)

(۳۷۶) فرمایا کہ ایک دفعہ ایک درہم، ایک لاکھ درہم سے بڑھ گیا۔ کسی نے پوچھا۔ کیسے؟ فرمایا۔ ایک آدمی کے پاس صرف دو درہم تھے۔ ایک نیا اور دوسرا گھسا ہوا۔ اس نے نیا اللہ کی راہ میں دے دیا۔ ایک اور آدمی نے اپنے ذخائرِ دولت میں سے ایک لاکھ خیرات کر دیا۔ (اللہ کے ہاں اس ایک درہم کی قدر اس ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔

(۳۷۷) صدقہ خدا کے غضب کو فرو کرتا اور بری موت (جو حادثہ، طویل بیماری، یا الم ناک مرض کا نتیجہ ہو) کو ٹالتا ہے۔ (ت)

(۳۷۸) اگر تم نے ایک دینار اللہ کی راہ میں دیا۔ ایک کسی گردن کو آزاد کرانے پر صرف کیا۔ ایک کسی مسکین کو دیا۔ اور ایک اپنے عیال پر صرف کیا تو ان میں سے سے زیادہ اجر آخری دینار کا ہوگا۔ (مس)

(۳۷۹) پہاڑوں کی تخلیق کے بعد فرشتوں نے اللہ سے پوچھا۔ اے رب! کیا کوئی چیز پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط موجود ہے؟ کہا۔ ہاں لوہا۔ پھر پوچھا، اور لوہے سے قوی تر؟ فرمایا۔ آگ۔ پھر پوچھا۔ آگ سے زیادہ طاقت ور؟ کہا پانی۔ پھر پوچھا۔ پانی سے محکم تر؟ کہا۔ ہوا۔ پھر پوچھا۔ ہوا سے عظیم تر؟ کہا۔ وہ آدمی جو دائیں ہاتھ سے خیرات کرلے اور بائیں کو خبر نہ ہونے دے۔ (ت)

(۳۸۰) ما نَقَصَ مالٌ من صَدَقَةٍ وما زَادَ اللّٰهُ عبدًا بِعَفْوٍ اِلّا عِزّاً ولا تواضعَ عبدٌ لِلّٰه اِلّا رَفَعَهُ ۔ (ما۔ت)

''مال صدقے سے کم نہیں ہوتا۔ دوسروں کی خطائیں معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے۔ اور اللہ کی خاطر انکسار اختیار کرنے درجہ بلند ہوتا ہے''۔ (ما)

(۳۸۱) خَيْرُ الصَّدقةِ ما كانَ عن ظهرِ غِنيً وَابْدَاء بمن تعُولُ (د۔ن)

''عمدہ صدقہ وہ ہے جو صاحب ثروت دے۔ صدقہ دیتے وقت اپنے عیال سے شروع کرو''۔

(۳۸۲) ایک دن حضور ﷺ نے صدقہ کا حکم دیا۔ تو ایک آدمی کہنے لگا۔ حضور! میرے پاس ایک دینار ہے۔ فرمایا۔ اپنے آپ پر خرچ کر۔ کہا۔ ایک اور بھی ہے۔ فرمایا اپنی اولاد پر خرچ کر۔ کہا ایک اور بھی ہے۔ فرمایا۔ اپنی بیوی پر خرچ کر۔ کہا۔ ایک اور بھی ہے۔ فرمایا۔ خادم پر خرچ کر۔ کہا۔ ایک اور بھی ہے۔ فرمایا جہاں چاہے خرچ کر۔ (د۔ ن)

(۳۸۳) مسکین کو خیرات دینا صدقہ ہے، اور رشتہ دار کو کچھ دینا صلۂ رحمی بھی اور صدقہ بھی۔ (ن)

(۳۸۴) اے انسان! تیرے لئے بہتر یہ ہے کہ تو اپنی فاضل دولت (اللہ کی راہوں میں) خرچ کرے۔ اسے روک لینا مضر ثابت ہوگا اپنی ضروریات پر خرچ کرنا معیوب نہیں۔ خیرات اپنے عیال سے شروع کرو۔ اور مت بھولو کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ (مس۔ ت)

(۳۸۵) اگر تم اللہ پر صحیح معنوں میں توکل کرو گے، تو وہ تمہیں اسی طرح روزی دے گا، جیسے پرندوں کو۔ جو صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر لوٹتے ہیں۔

(ت)

(۳۸۶) تین چیزیں اتنی یقینی ہیں کہ میں ان کے متعلق قسم کھا سکتا ہوں انہیں یاد رکھو۔ اوّل: خیرات سے مال کم نہیں ہوتا۔

دوم: اگر مظلوم صبر کرے تو اللہ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے۔

سوم: جب کوئی شخص مانگنا شروع کردے، تو اللہ اس پر فقر و افلاس کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ (ت)

(۳۸۷) حضورﷺ نے جب معاذؓ کو یمن کا قاضی مقرر کیا۔ تو فرمایا کہ وہاں جا کر لوگوں کو بتانا کہ اللہ ایک ہے اور میں اس کا رسول ہوں۔ یہ مان لیں تو پھر کہنا کہ اللہ نے ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ یہ بھی مان لیں تو بتانا، کہ اللہ نے صدقہ کا حکم دیا ہے جو اغنیاء سے لے کر فقراء کو دیا جائے گا۔ (بخ)

(۳۸۸) جب حضورﷺ کی رحلت کے بعد بعض قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ تو ابو بکرؓ نے ان پر چڑھائی کا ارادہ فرمایا۔ اس پر عمرؓ نے کہا، کہ آپ ایسے لوگوں کے خلاف کیسے تلوار استعمال کر سکتے ہیں جو کلمہ پڑھتے ہیں۔ فرمایا میں ان لوگوں سے یقیناً لڑوں گا جو صلوٰۃ میں تفریق ڈالتے ہیں۔ زکوٰۃ مال پاس رکھنے کا خراج ہے...... (بخ)

(۳۸۹) حکیمؓ بن حزام نے حضورﷺ سے پوچھا کہ کیا مجھے اس نیکی کا اجر بھی ملے گا جو میں نے جاہلیت میں کی تھی؟ مثلاً صدقہ، صلۂ رحم کرنا، اور غلام آزاد کرنا۔ فرمایا۔ تم اپنی نیکیوں سمیت ایمان لائے ہو۔ (بخ)

(۳۹۰) اگر کوئی شخص دوسرے کی مالی مدد نہ کر سکے تو شر سے رکے، اور نیکی کی تبلیغ کرے۔ یہی اس کا صدقہ ہے۔ (ملخص۔ بخ)

(۳۹۱) حضورﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا۔ اور پوچھا کہ کیا میں بھی ہجرت کروں؟ فرمایا۔ کیا تمہارے پاس صدقہ دینے کے لئے اونٹ ہیں؟ کہا۔ ہیں۔ فرمایا۔ ہجرت بہت سخت چیز ہے۔ تم دریاؤں کے اس پار رہ کر صدقہ دیا کرو۔ اللہ تمہیں پورا اجر دے گا۔ (بخ)

(۳۹۲) ابنِ مسعودؓ کی زوجہ زینبؓ، حضورﷺ کی خدمت میں گئی، اور کہا۔ یارسول اللہ! آج آپ نے صدقے کا حکم دیا ہے۔ اور میرے پاس کچھ زیور ہے۔ میرے شوہر کہتے ہیں کہ وہ اور اس کے بچے اس کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ فرمایا ابنِ مسعودؓ کی رائے صحیح ہے۔ (ملخص۔ بخ)

(۳۹۳) اُمِ سلمہؓ نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا اپنے بچوں پر خرچ کرنے کا بھی کوئی اجر ہے؟ فرمایا۔ ان پر خرچ کرو، اس کا اجر یقینی ہے۔ (بخ)

(۳۹۴) بارانی یا چشموں سے سیراب شدہ زمین کی پیداوار سے عشر نکالو۔ اور کنویں والے کھیت سے خمس۔ (بخ)

(۳۹۵) نماز عید پر جانے سے پہلے ہر شخص، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، چھوٹا ہو یا بڑا، کھجوروں یا جو ایک صاع بطور صدقہ دے۔ (صاع: تقریباً پونے تین سیر)۔ (بخ)

(۳۹۶) فکّو العانی واطعموا الجائع وعُودُ والمریض۔ (بخ)

''اسیر کا آزاد کراؤ۔ بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو''۔

(۳۹۷) جب ایک مسلمان درخت لگاتا یا کاشت کرتا ہے اور اسے پرندے، انسان اور مویشی سب کھاتے ہیں تو یہ صدقہ شمار ہوتا ہے۔ (بخ)

(۳۹۸) بیواؤں اور مسکینوں کی امداد کرنے والے کا مقام وہی ہے، جو غازی کا یا شب زندہ دار صائم کا۔ (بخ)

(۳۹۹) دو (۲) کا کھانا تین کے لئے، اور تین کا چار کے لئے کافی ہوتا ہے۔ (بخ)

(۴۰۰) کل معروفٍ صدقۃٌ۔ (بخ)

''ہر اچھا کام صدقہ ہے''۔

(۴۰۱) ماتلفُ مالٍ فی برٍّ بحرٍ الا بحبس الزّکوٰۃ (طس)

''بحر و بر میں بربادی مال کا سبب زکوٰۃ نہ دینا ہے''۔

(۴۰۲) جب کوئی قوم زکوٰۃ روک لیتی ہے، تو اللہ اسے قحط میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (طس)

(۴۰۳) جب کوئی مسلمان کسی مفلس مسلمان کو کوئی کپڑا دیتا ہے تو جب تک اس کا ایک چیتھڑا بھی اس کے بدن پر باقی رہے، وہ (دینے والا) اللہ کی پناہ میں رہتا ہے۔ (ت)

(۴۰۴) اللہ اس شخص کا صدقہ قبول نہیں کرتا، جو اپنے مفلس رشتہ داروں کو چھوڑ کر کسی اور کو صدقہ دے۔ (طس)

(۴۰۵) حضور ﷺ نے دو عورتوں کی کہانی سن کر، جو اپنے شوہروں یا دیگر قرابت داروں کو صدقہ دینا چاہتی تھیں۔ فرمایا:

لهما اجران. اجر القرابة واجرُ الصدقةِ۔

"ان کے لئے دو اجر ہیں۔ صلۂ رحم اور صدقے کا۔ (مس)

(۴۰۶) ایسے غلام کو کچھ دینا، جو برے آقا کے ہاں رہتا ہو، بہترین صدقہ ہے۔ (طس)

(۴۰۷) انّما المسکین الّذی یتعفّفُ۔ (رس)

"مسکین وہ ہے جو سوال سے بچے"۔

(۴۰۸) وہ شخص قطعاً مومن نہیں، جو خود تو رات کو سیر ہو کر سوئے اور اس کا ہمسایہ بھوکا رہے، اور اسے اس کی حالت کا علم ہو۔ (طب)

(۴۰۹) مجھے جبریلؑ نے ہمسایہ کی امداد کے متعلق اتنی مرتبہ کہا کہ: ظننتُ انّهٗ سیُورِثُهٗ۔ کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ شاید اللہ اسے شریکِ وراثت بنا دیگا۔ (ت)

(۴۱۰) راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا صدقہ ہے۔ (خ)

(۴۱۱) تمام اسلامکم اداءُ الزکوٰۃ۔ (فر)

"اسلام زکوٰۃ دینے ہی سے مکمل ہوتا ہے"۔

(۴۱۲) محشر کی گرمی میں صدقہ چتر بن کر صدقہ دینے والے کو بچائے گا۔
(سط)

(۴۱۳) الصّدقة تسدُّ سبعينَ باباً من السُّوءِ۔ (فر)
”صدقہ سے دکھ کے ستر دروازے بند ہو جاتے ہیں“۔

(۴۵) زن وشوہر

(۴۱۴) اگر میں کسی کو غیر اللہ کے سامنے سجدے کی اجازت دے سکتا تو بیوی سے کہتا کہ وہ شوہر کے آگے سجدہ کرے۔ (ت)

(۴۱۵) اگر کوئی عورت اس حال میں فوت ہو، کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو، تو وہ جنت میں جائے گی۔ (ت)

(۴۱۶) حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسی عورت اچھی ہے؟ فرمایا۔ وہ، جسے دیکھ کر شوہر خوش ہو۔ جو حکم شوہر کی تعمیل کرے اور اپنی جان یا مال کے معاملے میں اتنی ضد نہ کرے کہ شوہر ناراض ہو جائے۔ (ن)

(۴۱۷) یاد رکھو کہ کچھ حقوق شوہر کے بیوی پر ہیں اور کچھ بیوی کے شوہر پر۔ شوہر کے حقوق یہ کہ بیوی اس کے بستر پر غیر کو نہ سونے دے، اور نہ ایسے آدمی کو گھر میں آنے دے۔ بیوی کا حق یہ کہ اسے عمدہ کھانا اور لباس ملے۔ (ت)

(۴۱۸) بیوی کے منہ پر نہ تھپڑ مارو، نہ اسے برا بھلا کہو، اور گھر کے سوا اسے کہیں اور تنہا مت چھوڑو۔ (ت۔د)

(۴۱۹) کوئی مومن اپنی بیوی سے ناراض نہ رہا کرے۔ اگر بالفرض اس میں کوئی عیب ہے، تو کوئی نہ کوئی خوبی بھی تو ہوگی۔ (مس)

(۴۲۰) قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے بڑی خیانت یہ ہوگی کہ

میاں یا بیوی خلوت کی باتیں باہر بتادے۔ (ذ۔مس)

(۴۲۱) اَخفُّ النّساءِ صِداقاً اعظمُهُنَّ بر کةً۔ (فر)

''وہ عورت بہت مبارک ہے جس کا مہر بہت کم ہو''۔

س

(۴۶) سلام کہنا

(۴۲۲) جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں جائے، تو سلام کہے، اور وہاں سے اُٹھنے لگے تو دوبارہ سلام کہے۔ (ت۔د)

(۴۲۳) جب تم گھر میں قدم رکھو تو سلام کہو۔ یہ سلام خود تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے باعث برکت ہوگا۔ (ت)

(۴۲۴) حضور ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ کونسا اسلام اچھا ہے۔ فرمایا۔ کھانا کھلانا، اور آشنا و بیگانہ سب کو سلام کہنا۔ (بخ۔د)

(۴۲۵) ایک دفعہ انسؓ چند بچوں کے پاس سے گذرے تو انہیں سلام کہا۔ اور فرمایا کہ حضور ﷺ کا طریقہ بھی یہی تھا۔ (ت)

(۴۲۶) ایک گروہ میں سے صرف ایک کا سلام کہنا یا جواب سلام دینا کافی ہے۔ (د)

(۴۲۷) وہ آدمی اللہ کو بہت پسند ہے جو سلام میں پہل کرے۔

(ت۔د)

(۴۲۸) سوار پیدل کو، پیدل قاعد (بیٹھا ہوا) کو اور کم زیادہ کو سلام کہیں (بخ)

(۴۲۹) ایک دوسرے سے مصافحہ کرو، تاکہ کینہ جاتا رہے۔ (ما)

(۴۳۰) ابخل النّاس من بخل بالسّلام۔ (طب)

''سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام کہنے میں بخل سے کام لے''۔

(۴۳۱) جو شخص لوگوں سے تعظیماً کھڑے ہونے کی امید رکھے، اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہوگا۔ (ت۔د)

(۴۳۲) سلام میں پہل کرو۔ رشتۂ قرابت کو جوڑو۔ کھانا کھلاؤ۔ رات کو جب لوگ سورہے ہوں تو نماز پڑھو۔ تم بخیر و عافیت جنت میں جا پہنچو گے۔ (ت)

(۴۷) سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(۴۳۳) مجھے پانچ ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو پہلے کسی نبی کو نہیں ملی تھیں یعنی:

۱: میری ہیبت ایک ماہ کی مسافت پر محسوس کی جاتی ہے۔

۲: تمام زمین میرے لئے پاک سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے۔ جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے، وہیں پڑھ لو۔

۳: پہلی امتوں کے لئے مالِ غنیمت جائز نہ تھا لیکن مجھ پر حلال کر دیا گیا ہے

۴: مجھے شفاعت کی اجازت دی گئی ہے۔

۵: پہلے انبیاءؑ اپنی اقوام کی طرف مبعوث ہوئے تھے، اور مجھے ساری کائنات کی طرف بھیجا گیا ہے۔ (خ)

(۴۳۴) خَرَجَ رسول اللہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم من الدّنیا ولم یشبع من خُبزِ الشّعیر۔ (خ)

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں دنیا سے رخصت ہوئے کہ آپ نے کبھی جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی تھی''۔

(۴۳۵) ما اکل النبیّ خُبزًا مُرَقّقًا ولا شاۃً مَسْمُوطَۃً حتّٰی لقِیَ اللّٰہ (خ)

"حضور ﷺ نے زندگی بھر نہ تو پتلی روٹی کھائی اور نہ بھنی ہوئی بکری"۔

(۴۳۶) ما سُئِلَ النّبیُّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم عَنْ شَیءٍ قَطُّ فقال لا۔ (خ)

"حضور ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی، تو آپ نے کبھی انکار نہ فرمایا"۔

(۴۳۷) کانَ النّبیُّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اَشَدَّ حیاءً من العذراءِ فی خِدرھا۔ (خ)

"حضور ﷺ ایک پردہ نشین دوشیزہ سے بھی زیادہ حیادار تھے"۔

(۴۳۸) حضور ﷺ سفر میں کارواں سے پیچھے رہ کر کمزوروں (واماندہ راہیوں) کا حوصلہ بڑھاتے۔ بعض کو اپنے پیچھے بٹھالتے اور ان کیلئے دعا بھی کرتے تھے۔

(خ)

(۴۳۹) حضرت صفیہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات میں حضور ﷺ کو دیکھنے کے لئے مسجد میں گئی۔ جہاں آپ اعتکاف کر رہے تھے۔ جب میں ان سے رخصت ہونے لگی، تو آپ میرے ہمراہ بابِ مسجد تک آئے۔ اس وقت وہاں سے دو انصاری گذر رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا تو قدم تیز کر دیے۔ آپ نے آواز دی کہ ٹھہرو۔ اور دیکھو۔ یہ میری زوجہ صفیہ ہے۔ وہ بولے۔ سبحان اللہ! آپ کی ذاتِ اقدس تمام شکوک سے بالاتر ہے۔ فرمایا شیطان انسان میں یوں داخل ہے، جیسے عروق میں لہو، ممکن ہے کہ وہ تمہارے دل میں کوئی برا خیال ڈال دیتا۔

(د۔ مس۔ خ)

(۴۴۰) بُعِثتُ رحمۃً ولم اُبعَث لعّانًا۔ (خ)

''میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں، نہ کہ لعنت باز''۔

(۴۴۱) كَانَ اَحْسَنَ النَّاس واَجْوَدَ النَّاسِ واشجعهم ۔(خ)

''حضور ﷺ حسین ترین، کریم ترین اور شجاع ترین انسان تھے''۔

(۴۴۲) اذا اتاہُ الا مرُیکر ھِہٗ قال الحمد للّٰہ علیٰ کُلِّ حالٍ۔ (حا)

''جب حضور ﷺ پر کوئی مصیبت نازل ہوتی، تو فرماتے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ علیٰ کُلِّ حالٍ۔ یعنی ہر حال میں اللہ کا شکر واجب ہے۔

(۴۴۳) کانَ اذاقدم مِن سفرٍ یصلّی رکعتین۔ (ط)

''سفر سے واپسی پر آپ دو رکعت نفل پڑھا کرتے تھے''۔

(۴۴۴) آپ ﷺ ہنستے وقت منہ پر ہاتھ رکھ لیتے تھے۔ (سط)

ش

(۴۸) شراب

(۴۴۵) کُلُّ شرابٍ اَسْکَرَ فَھُوَ حرامٌ۔ (خ۔ت)

''ہر نشہ آور شراب حرام ہے''۔

(۴۴۶) شراب کے سلسلے میں حضور ﷺ نے دس (۱۰) آدمیوں پر لعنت بھیجی ہے۔ یعنی بنانے والا[۱]، بنوانے والا[۲]، پینے والا[۳]، پلانے والا[۴]، اُٹھانے والا[۵]، رکھنے والا[۶]، بیچنے والا[۷]، خریدنے والا[۸]، مفت دینے والا[۹]، اور دام کھانے والا[۱۰]۔ (ت)

(۴۴۷) ایک دن حضور ﷺ ایک شرابی کے پاس سے گذرے تو آپ

نے حکم دیا کہ اسے پیٹو۔ چنانچہ ہم میں سے بعض نے اسے تھپڑ اور بعض نے جوتے مارے۔ اور بعض نے اسے کپڑے سے پیٹا۔ (خ۔د)

(۴۴۸) حضور ﷺ اور ابو بکرؓ شرابی کو چالیس دُرّے مارتے تھے، اور عمرؓ اسی۔ (د)

(۴۴۹) ما اَسْکَرَ کثیرۃ فقلیلہٗ حرامٌ ۔ (ت۔د)

''جس چیز کی مقدارِ کثیر نشہ دے اس کی مقدارِ قلیل حرام ہے''۔

(۴۵۰) نھیٰ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم عن کلّ مُسکِرٍ ومفتر۔ (د)

''حضور ﷺ نے ہر اس چیز کی استعمال سے منع فرمایا جو نشہ دے یا سست کردے''۔

(۴۵۱) اجتنبوا الخمر فانّھا ام الخبائث۔ (ن)

''شراب اُمّ الخبائث ہے۔ اس سے بچو''۔

(۴۵۲) الخمر داءٌ (حم) : ''شراب بیماری ہے''۔

(۴۵۳) شاربُ الخمر ملعونٌ ۔(فر) : ''شرابی لعنتی ہے''۔

(۴۵۴) من شرِب الخمر اتی عطشا نًا یوم القیامۃ۔ (حم)

''شرابی قیامت کے دن پیاسا آئے گا''

(۴۵۵) من شرب الخمر خرج نُور الایمان من جوفِہٖ۔ (ما)

''شرابی کے باطن سے نورِ ایمان نکل جاتا ہے''۔

(۴۹) شعر

(۴۵۶) اِنَّ مِنَ البیانِ سِحرًا واِنَّ مِنَ الشِّعرِ حِکَماً۔ (د)

''بعض اوقات بیان جادو ہوتا ہے، اور شعر حکمت''۔

(۴۵۷) لبید[1] کا یہ مصرعہ سب سے بڑی صداقت ہے، جو آج تک کسی شاعر کی زبان سے نکلی۔

الا کل شیء ما خلا اللہ باطلٌ

"یاد رکھو کہ اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے"۔

وکادَ ابنِ ابی الصَّلْتِ یَسْلِمُ

ابنِ[2] ابی الصّلت اسلام کے بہت قریب تھا

(رس)

(۵۰) شکر

(۴۵۸) من لا یَشْکر النَّاسَ لا یشکر اللّٰہ ۔ (ت)

"جو شخص انسانوں کا مشکور نہ ہو، وہ اللہ کا شکریہ بھی ادا نہیں کرتا"۔

ص

(۵۱) صبر

صبر کے دو مفہوم ہیں۔ اول مصائب وحوادث کو تقدیر الٰہی سمجھ کر برداشت کرنا۔ دوم ان سختیوں کو جو حصولِ کمال میں پیش آئیں، گوارا کرنا۔

یہ عنوان ان دونوں معانی پر حاوی ہے۔

---

[1] لبید بن ربیع، جاہلیت کا ایک عظیم شاعر تھا جو بعد میں اسلام لے آیا۔ اس کا ایک قصیدہ سبعہ معلقات میں شامل ہے۔ وفات ۶۱ھ

[2] طائف کا یہ جاہلی شاعر حشر ونشر، جنت ودوزخ،...... خیر وشر کا اسی طرح قائل تھا، جیسے کوئی مسلمان۔ اس کے کلام پر مذہبی رنگ بہت غالب تھا۔ یہ نبوت کا بھی امیدوار تھا۔ وفات ۹ھ

(۴۵۹) جب کسی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ، ملائکہ سے پوچھتا ہے۔ کیا تم نے میرے ایک بندے کو فرزند سے محروم کر دیا ہے؟ اُس سے اُس کے دل کا چین چھین لیا ہے؟ جواب ملتا ہے۔ ہاں پھر پوچھتا ہے۔ اس بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں، کہ اس نے تیری تعریف کی، اور اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا۔ فرمایا۔ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا کر اس کا نام بیت الحمد رکھ دو۔ (ت)

(۴۶۰) جب کسی مومن کی کوئی قیمتی چیز گم ہو جاتی ہے اور وہ نہ صرف صبر کرتا ہے۔ بلکہ اس صبر کو ثواب بھی سمجھتا ہے، تو اللہ اسے اجر میں جنت دیتا ہے۔ (ن)

(۴۶۱) جو مسلم، لوگوں سے ملتا اور ان کی دی ہوئی اذیت پر صبر کرتا ہے، وہ اس مسلم سے بہتر ہے جو لوگوں سے دور رہتا اور اذیت پر صبر نہیں کرتا۔ (ت)

(۴۶۲) الصبرُ علی البلاءِ عِبادَۃٌ ۔ (ن)

''مصیبت پر صبر عبادت ہے''۔

(۴۶۳) الایمانُ نِصفان ۔ نِصفٌ فی الصّبر ونِصف فی الشّکر۔ (ھق)

''ایمان کے دو نصف ہیں۔ ایک کا نام صبر اور دوسرے کا شکر ہے''۔

(۵۲) صحبتِ نیک و بد

(۴۶۴) نیک ساتھی اس شخص کی طرح ہے جس کے پاس مُشک ہو۔ اگر تمہیں مُشک نہ ملے، خوشبو تو آئے گی۔ اور برا ساتھی بھٹی والے کی طرح ہے۔ اگر تم سیاہی سے بچ گئے تو دھوئیں سے بچنا مشکل۔ (د)

(۴۶۵) اَلْمَرْءُ علیٰ دینِ خَلیلِہ۔ (ت۔ د)

''ہر آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے''۔

(۴۶۶) اِعْتَبِرُوا النَّاسَ بِاِخْوَانِهِمْ۔ (طب)

''لوگوں کی قدر و قیمت ان کے بھائیوں کو دیکھ کر متعین کرو''۔

(۴۶۷) انبیاء ہمارے رہبر اور فقہا ہمارے قائدین، ان کی مجلس عبادت ہے۔ (سط)

(۴۶۸) جالس الکُبَراءَ وَ خَالِطِ الْحکماء۔ (ت)

''بڑوں کے پاس بیٹھو اور حکماء سے ملو''۔

(۴۶۹) علیکم بمجالس الغرباء۔ (سط)

''غرباء کی مجالس میں بیٹھا کرو''۔

(۴۷۰) مجالسة العالِم عبادةٌ۔ (فر)

''عالم کے پاس بیٹھنا عبادت ہے''۔

(۵۳) صدق

(۴۷۱) اِنَّ الصِّدْقَ یهدی اِلَی البِرِّ وانّ البِرّ یهدی الی الجَنَّة.

(ت۔د)

''صدق نیکی تک پہنچاتا ہے، اور نیکی جنت تک''۔

(۴۷۲) سچ بولنے والے کے خواب سچے ہوتے ہیں۔ (خ۔د۔ت)

(۴۷۳) الصّدق طمانینة والکذب ریبة۔ (ت۔ن)

''سچ سکون ہے اور جھوٹ اِضطراب''۔

(۴۷۴) جھوٹ بولنے والے کی شخصیت سے ایک ایسی بدبو نکلتی ہے کہ فرشتے میلوں دور بھاگتے ہیں''۔ (ت)

(۴۷۵) تین مواقع کے سوا آدمی کو ہر جھوٹ کا جواب دینا پڑے گا۔

اوّل: جب شوہر بیوی کو منانے کے لئے کوئی غلط بات کہے۔

دوم: جنگ میں دشمن کو فریب دینے کیلئے جھوٹ بولے۔

سوم: یا دو رنجیدہ دوستوں کو منانے کیلئے غلط بیانی کرے۔

(۴۷۶) اِنَّ اَحَبَّ الحدیث اِلَی اللّٰہِ اصدقہٗ۔ (بخ)

''اللہ کو وہ بات بہت پسند ہے جو سچی ہو''

(۵۴) صلوٰۃ

(۴۷۷) فرمایا: اگر ایک گھر کے دروازے پر نہر بہ رہی ہو، اور صاحب خانہ ہر روز پانچ مرتبہ اس میں نہائے، تو کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گی؟ حاضرین نے کہا۔نہیں۔تو فرمایا۔یہی حال پانچ نمازوں کا ہے۔کہ یہ گناہ کا میل بہالے جاتی ہیں۔ (بخ۔ت۔ن)

(۴۷۸) اذا اَحزَنَہٗ امرٌ صلّٰی۔ (د)

''جب حضور ﷺ پر کوئی غم ٹوٹتا تو آپ نماز پڑھتے''۔

(۴۷۹) بچہ سات سال کا ہوجائے تو اسے نماز کا حکم دو۔دس سال کا ہوجائے تو (نماز نہ پڑھنے پر) پیٹو۔ (ت۔د)

(۴۸۰) اے علی! تین باتوں میں کبھی تاخیر نہ کرو۔اول: ادائے نماز میں۔دوم: نمازِ جنازہ میں۔سوم: بیوہ کے نکاح میں، اگر اس کا جوڑ مل جائے۔

(ت)

(۴۸۱) اُقتُلُوا الاَسوَدَین فی الصّلوٰۃ الحَیۃ والعقربِ۔

(د۔ن۔ت)

''دو سیاہ چیزوں یعنی سانپ اور بچھو کو نماز کی حالت میں بھی مار ڈالو''۔

(۴۸۲) کھانا سامنے رکھا ہو، یا حوائج فطری کا دباؤ بڑھا رہا ہو، تو نماز مت پڑھو۔ (د۔مس)

(۴۸۳) نماز میں امامت کے فرائض وہ شخص سرانجام دے، جو اچھا قاری ہو۔ اگر قراءت میں سب برابر ہوں، تو وہ، جو حدیث کا بڑا عالم ہو۔ اگر حدیث میں بھی سب برابر ہوں تو وہ جس نے ہجرت میں سبقت کی ہو۔ اگر اس بات میں بھی یکساں ہوں، تو وہ جس کی عمر زیادہ ہو۔ (ت۔ن)

(۴۸۴) اللہ تین آدمیوں کی نماز قبول نہیں کرتا۔ اول: اس امام کی، جسے مقتدی ناپسند کریں۔ دوم: جو بعد از وقت نماز پڑھے۔ سوم: جو کسی غلام کو آزاد کرنے کے بعد اسے پھر غلام بنا لے۔ (د)

(۴۸۵) امام کو چاہیئے کہ نماز کو مختصر کریں، کیونکہ اس کے پیچھے ضعیف، بیمار، اور کام کاج والے بھی ہوتے ہیں۔ ہاں اگر تنہا نماز پڑھ رہا ہو، تو پھر جتنی چاہے، دیر لگائے۔

(۴۸۶) تین باتیں ناجائز ہیں۔ اول: نماز پڑھانے کے بعد صرف اپنے لئے دعا کرنا، کہ یہ مقتدیوں سے دھوکہ ہے۔ دوم: کسی گھر میں اجازتِ داخلہ حاصل کرنے سے پہلے جھانکنا، کہ یہ گھر والوں سے دھوکہ ہے۔ سوم: حوائجِ فطری کے فشار کے وقت نماز پڑھنا۔ (ت۔د)

(۴۸۷) اِسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فیختلف قُلُوبُکم۔ (ن۔د)

''سیدھی صفیں بناؤ اور ٹیڑھ پن سے بچو۔ ورنہ تمہارے دل بھی کج ہو جائیں گے''۔

(۴۸۸) نمازِ جمعہ ہر مسلم پر واجب ہے، اور صرف چار مستثنیٰ ہیں۔ یعنی

غلام، عورت، بچہ اور مریض۔ (د)

(۴۸۹) جو شخص نماز جمعہ میں بے وجہ شامل نہ ہو، وہ ایک دینار صدقہ دے اگر اس کی ہمت نہ ہو تو نصف دینار ادا کرے۔ (ن۔د)

(۴۹۰) خطبۂ جمعہ کے دوران پاس والے آدمی سے یہ کہنا کہ خاموش رہو، معیوب ہے۔ (بم)

(۴۹۱) عبادت کے لئے رات کو اُٹھنا نیک لوگوں کی سنت ہے۔ اس کے چار فائدے ہیں۔ اللہ کا قرب، گناہ سے نفرت، پچھلی غلطیوں کا کفارہ اور امراض سے شفا۔ (ت)

(۴۹۲) اللہ فرماتا ہے کہ میرا بندہ نوافل کے ذریعے اس حد تک میرے قریب آ جاتا ہے کہ وہ میرا محبوب بن جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ میرے کانوں سے سنتا، میری آنکھوں سے دیکھتا، میرے ہاتھوں سے پکڑتا اور میرے پاؤں سے چلتا ہے۔ وہ مجھ سے جو مانگے، دیتا ہوں۔ (خ)

(۴۹۳) ابنِ مسعودؓ نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کونسا عمل اللہ کے ہاں محبوب ترین ہے۔ فرمایا۔ وقت پر نماز ادا کرنا۔ پوچھا۔ اس کے بعد؟ فرمایا۔ والدین سے احسان اور اس کے بعد جہاد۔ (خ)

(۴۹۴) اِنَّ اَقْرَبَ ما یکون الربُّ مِنَ الْعبدِ جو ف اللّیلِ الْاٰخِرِ۔ (د۔ن)

"وقتِ سحر اللہ انسان (عابد) کے بہت قریب ہوتا ہے"۔

(۴۹۵) مومن کی عظمت قیامِ شب میں اور اس کی عزت ماسوا سے بے نیازی میں ہے۔ (طس)

(۴۹۶) بد ترین چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرے۔ یعنی نہ پورا رکوع

کرے نہ سجدہ، اور خشوع سے خالی ہو۔ (حا)

(۴۹۷) گھر میں بھی نماز پڑھا کرو۔ اس سے گھر بابرکت ہو جائے گا۔
(ھق)

(۴۹۸) اَلاَ اِنَّ اولیاءَ اللّٰہِ ھُمُ المصلُّون۔ (حا)
"یاد رکھو کہ اللہ کے دوست صرف نمازی ہو سکتے ہیں"۔

(۴۹۹) الصَّلوٰۃُ مِفْتَاحُ کُلِّ خیرٍ و والنَّبیذُ مِفتاحُ کُلِّ شرٍّ۔
(حم)
"نماز ہر خیر کی کلید ہے، اور شراب ہر شر کی"۔

(۵۰۰) نوروا بیوتکم بالصلوۃ وقرات القرآن۔ (ھق)
"اپنے گھروں کو صلوٰۃ اور تلاوت سے منور کرو"۔

(۵۵) صلۂ رحم

اقارب سے تعلقات استوار کرنا

(۵۰۱) جو شخص فراخ رزق اور لمبی عمر چاہتا ہے، وہ اقارب سے تعلقات استوار کرے۔ (خ)

(۵۰۲) لا یدخلُ الجَنَّۃَ قاطِعٌ۔ (خ)
"اقارب سے قطع تعلق کرنے والا کبھی جنت میں داخل نہیں ہوگا"۔

(۵۰۳) اثنان لا ینظر اللّٰہ اَلَیھِمَا قاطع رحمٍ و جارُ السُّوءِ۔
(فر)
"اللہ دو آدمیوں پر کبھی نظر کرم نہیں ڈالے گا۔ قاطعِ قرابت اور برا ہمسایہ"۔

(۵۰۴) سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تم تعلقات توڑنے والے

سے تعلق قائم کرو۔ اس شخص کو دو جس نے تمہیں محروم رکھا اور ظلم کرنے والے کو معاف کرو۔ (حم)

(۵۰۵) اللہ کی رحمت اس خاندان پر کبھی نازل نہیں ہوتی، جس میں کوئی قاطع رحم موجود ہو۔ (سط)

(۵۰۶) الخالۃُ بمنزلۃِ الاُمّ۔ (بم)

''خالہ کا وہی مقام ہے جو ماں کا''۔

(۵۶) صوم

(۵۰۷) روزہ مسلم کے لئے ڈھال ہے۔ اگر تم صائم ہو تو پھر لا یعنی گفتگو اور شور سے بچو۔ اگر تمہیں کوئی برا بھلا کہے یا لڑے۔ تو اسے کہہ دو کہ میں صائم ہوں۔ (بخ)

(۵۰۸) صائم کے لئے دو فرحتین ہیں۔ ایک افطار کے وقت، اور دوسری اللہ سے ملاقات کے وقت۔ (بم)

(۵۰۹) مَنْ فَطَّرَ صائماً کان لهٗ مِثْلُ اجرِہٖ۔ (ت)

''روزہ کھلوانے کا اجر وہی تھا۔ جو روزہ رکھنے کا''۔

(۵۱۰) جو شخص جھوٹ اور عملِ بد سے نہیں رکتا۔ اسے کہہ دو کہ اللہ کو اس کی بھوک اور پیاس کی ضرورت نہیں۔ (بخ۔ د۔ ت)

(۵۱۱) کوئی عورت اپنے شوہر (اگر وہ گھر پر موجود ہو) کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ (بم)۔ اس میں ابوداؤد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اس حکم کا تعلق نفلی روزہ سے ہے، رمضان سے نہیں۔

(۵۱۲) حضور ﷺ سفر میں تھے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی پر لوگ

سایہ کررہے ہیں۔ پوچھا۔ اسے کیا ہوا ہے۔ جواب ملا۔ یہ صائم ہے (اور بے چین ہے)۔ فرمایا: لیس البِرّ ان تصوموا فی السفر۔ کہ سفر میں روزہ کوئی نیکی نہیں۔ (سط)

(۵۱۳) لِکُلِّ شیء زکوۃٌ و زکوۃِ الجَسَد الصومُ۔ (رن)

''ہر چیز کی ایک زکوٰۃ ہے، اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے''۔

(۵۱۴) الکِذبُ والغِیبۃُ یفطرانِ الصائم۔ (سط)

''جھوٹ اور غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے''۔

ط

(۵۷) طلاق

(۵۱۵) اَبغضُ الحلال الی اللّٰہ الطلاق۔ (د)

''جائز چیزوں میں سے طلاق کو اللہ بہت ناپسند کرتا ہے''۔

(۵۱۶) جو عورت اپنے شوہر سے بے وجہ طلاق مانگے، اسے جنت کی ہوا تک نہیں لگے گی۔ (ت۔د)

(۵۸) طہارت

(۵۱۷) اس کھڑے پانی میں، جہاں لوگ نہاتے ہوں، پیشاب نہ کرو (ت۔د)

(۵۱۸) گھاٹ، راستے اور سائے میں قضائے حاجت سے بچو، کہ یہ بری چیز ہے۔ (د)۔

(۵۱۹) اگر میں اسے امت پر گراں نہ سمجھتا تو ہر نماز سے پہلے مسواک کا حکم دیتا۔ (بخ)

(۵۲۰) جب تم میں سے کوئی شخص بیدار ہو تو وہ ہاتھ کو کسی برتن میں ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ دھو لے۔ اسے کیا معلوم کہ رات کو اس کا ہاتھ کہاں تھا۔

(۵۲۱) مَنْ غَسَلَ المیّتَ فلیغتَسِلْ ومن حَمَلَهُ فلیتو ضّاءَ (د۔ت)

"میت کو غسل دینے والا بعد میں نہا لے، اور اُٹھانے والا وضو کر لے"۔

(۵۲۲) من کانَ یومِنُ باللّٰہ والیوم الاٰخر فلا یجلِسُ علٰی مائدۃٍ یُدارُ علیھا الخمرُ۔ (ت۔ن)

"خدا و آخرت پر ایمان رکھنے والا ایسے کھانے میں شامل نہ ہو جس میں شراب چل رہی ہو"۔

ظ

(۵۹) ظلم

(۵۲۳) اگر لوگ کسی کو ظلم کرتا دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو ممکن ہے کہ اللہ انہیں مبتلائے عذاب کر دے۔ (د۔ت)

(۵۲۴) قیامت کے دن دو آدمی میری شفاعت سے محروم رہیں گے۔ ظالم و غاصب حکمران، اور وہ سرکش جو جماعت سے الگ ہو جائے۔ (طب)

(۵۲۵) الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یوم القیامۃ۔ (بخ)

"محشر میں ظلم ظلمت بن جائے گا۔

(۵۲۶) لَعَنَ اللّٰهُ من رایٰ مظلوماً ولم ینصرہٗ ۔ (فر)
"اس شخص پر خدا کی لعنت جو کسی مظلوم کو دیکھے اور اس کی مدد نہ کرے"۔

ع

(۶۰) عدل

(۵۲۷) اَوَّلُ من ید خل الجنّۃَ حَکَمٌ عَدَلٌ واِمَامٌ عادِلٌ ۔(فر)
"جنت میں سب سے پہلے حاکم عادل اور امام عادل داخل ہوگا"۔

(۵۲۸) حکومت کفر کے ساتھ تو باقی رہ سکتی ہے لیکن ظلم کے ساتھ باقی نہیں رہتی۔ (سط)

(۵۲۹) اللہ کبھی نہیں سوتا، اور نہ نیند شایانِ خدائی ہے۔ وہ میزانِ عدل کے پلڑوں کو (انسانی اعمال کے مطابق) اُٹھاتا اور جھکاتا رہتا ہے۔ (مس)

(۶۱) عفو

(۵۳۰) تعافُوا تَسقطُ الضغائِنَ بَیْنَکُم۔ (رس)
"خطائیں معاف کیا کرو، تاکہ کینے جاتے رہیں"۔

(۵۳۱) اعفوا تذدا دوا حِلماً۔ (سط)
"عفو سے کام لو، تاکہ حلم میں اضافہ ہو"۔

(۵۳۲) من عفیٰ عن قاتِلِہٖ دَخَل الجنّۃ۔
"جو شخص اپنے قاتل کو معاف کردے، وہ جنت میں جائے گا"۔

(۶۲) عقل

(۵۳۳) اطع ربّک تسمّ عاقِلاً۔

''رب کی اطاعت کرو، تمہیں دنیا عاقل کہے گی''۔

(۵۳۴) العلم خلیل المؤمن والعقل دلیلهٗ والعمل قیمهٗ والحلمُ وزیرهٗ۔ (هق)

''علم مومن کا دوست، عقل راہ بر، عمل سرپرست اور حلم وزیر ہے''۔

(۶۳) علم

(۵۳۵) فضل العالِم علی العابِدِ کفضلی علٰی ادنا کُم۔ (ت)

''ایک عالم عابد سے اتنا ہی افضل ہے جتنا کہ میں تمہارے ادنیٰ فرد سے''

(۵۳۶) اللہ اور اس کے فرشتے، ارض و سما کی تمام مخلوق، یہاں تک کہ بلوں میں چیونٹیاں اور دریاؤں میں مچھلیاں بھی معلم پر صلوٰۃ بھیجتی ہیں۔ (ت)

(۵۳۷) اِنَّ العُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الانبیاءِ۔ (د۔ت)

''علماء انبیاء کے وارث ہیں''۔

(۵۳۸) حکمت مومن کی گم شدہ ناقہ ہے وہ اسے جہاں پائے، پکڑ لے۔ (ت)

(۵۳۹) تین آدمیوں کو صرف منافق ہی حقیر سمجھتا ہے۔ عالم، امامِ عادل اور مردِ پیر کو۔ (طب)

(۵۴۰) جو شخص کسی کو قرآن کی ایک آیت بھی پڑھائے، وہ اس کا استاد بن جاتا ہے۔ (طب)

(۵۴۱) اللہ دلِ مردہ کو علم سے اسی طرح زندہ کرتا ہے، جیسے زمینِ مردہ کو بارش سے۔ (طب)

(۵۴۲) لا خیرَ فی عبادةٍ لا عِلم فیها ۔ (دارمی)

''جس عبادت کے ساتھ علم نہ ہو، وہ بے سود ہے''۔

(۵۴۳) جو شخص دوسروں کو علم پڑھاتا ہے اور خود عمل نہیں کرتا وہ اس چراغ کی طرح ہے، جو خود تو آگ میں جل جاتا ہے لیکن دوسروں تک روشنی پہنچاتا ہے۔ (طب)

(۵۴۴) عالم کی موت سے اسلام میں ایک ایسا خلا پیدا ہو جاتا ہے، جو کبھی پُر نہیں ہو سکتا۔ (رس)

(۵۴۵) اذا مررتم بریاض الجنّةِ فارتعوا . قَالُوْ وَمَا ریاض الجنّة ، قال مجالسُ العلم ۔ (طب)

''اگر باغاتِ جنت سے تمہارا گذر ہو، تو وہاں خوب کھاؤ پیو۔ کسی نے پوچھا کہ باغاتِ جنت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا مجالسِ علم''۔

(۵۴۶) تین چیزوں کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ آنکھ کا مناظر سے، زمین کا بارش سے اور عالم کا علم سے۔ (سط)

(۵۴۷) اِنَّ ابغض الخلق اِلَی اللّٰہ العالم یزور العُمّال (حا)

''اللہ کے ہاں بدترین انسان وہ عالم ہے جو حکام کے ہاں جائے''۔

(۵۴۸) جس علم سے فائدہ نہ اُٹھایا جائے، وہ اس خزانے کی طرح ہے، جو کہیں خرچ نہ ہو۔ (عسا)۔

(۵۴۹) تعلیمُ العلمِ کفّارةٌ لِلکبائر۔ (فر)

''تعلیم دینا گناہوں کا کفارہ ہے''۔

(۵۵۰) جمال الرّجل فصاحةُ لِسانِهٖ۔ (فر)

"فصاحت انسان کا حسن ہے"۔

(۵۵۱) زین العِلم حِلمُ اھلہٖ۔ (فر)

"عالم کا حلم اس کے علم کی زینت ہے"۔

(۵۵۲) علم اور دولت سے تمام عیب چھپ جاتے ہیں، اور افلاس اور جہالت سے سامنے آجاتے ہیں۔ (فر)

(۵۵۳) مَنْ کانَ فی طلب العلم کانت الجنۃ فی طلبہ (فر)

"جو شخص علم کی تلاش میں ہو، جنت اس کی تلاش میں رہتی ہے"۔

(۵۵۴) میری امت اسی وقت تک بخیریت رہے گی، جب تک اپنے اکابر سے علم لیتی رہے گی۔ (سط)

(۵۵۵) لا فقرا شدّ مِنَ الجھلِ۔ (سط)

"جہالت افلاس کی بدترین قسم ہے"۔

(۵۵۶) لِکُلّ شیء طریقٌ و طریق الجنّة العلم۔ (حق)

"ہر منزل کا ایک راستہ ہے اور جنت کا راستہ علم ہے"۔

غ

(۶۴) غرور

(۵۵۷) وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرہ بھر بھی غرور ہوگا۔ (مس)

(۵۵۸) لا ینظرُوا اللّٰہ یو القیامةِ اِلٰی من جرَّ اِزارہ بَطَرًا۔ (د۔ن)

''قیامت کے دن اللہ اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا، جو فخر سے تہبند کو گھسیٹ کر چلتا ہے''۔

(۶۵) غصہ

(۵۵۹) حضور ﷺ نے پوچھا کہ پہلوان کسے کہتے ہیں؟ جواب ملا۔ پہلوان وہ ہے جسے لوگ پچھاڑ نہ سکیں۔ فرمایا۔ غلط، پہلوان وہ ہے جو بحالتِ غضب اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ (د)

(۵۶۰) انّ الغضب مِنَ الشّیطانِ وإنَّ الشّیطانَ خُلِقَ من النّارِ۔ (د)

''غصہ شیطانی چیز ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے''۔

(۵۶۱) ایک آدمی حضور ﷺ سے کہنے لگا کہ مجھے نصیحت فرمائیے۔ لیکن مختصر، تاکہ بھول نہ جاؤں۔ فرمایا۔ غصے سے بچو۔

(۵۶۲) إذَا غَضب احدکم فَلْیَسْکت۔ (رس)

''جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے، تو خاموش ہو جائے''۔

(۵۶۳) شَرُّ الرجال من کان سریع الغضب بطیء الرضاءِ۔ (حا)

''بدترین آدمی وہ ہے جسے غصہ تو جلد آئے، لیکن راضی دیر سے ہو''۔

ف

(۶۶) فتنہ انگیزی

(۵۶۴) سعید ہے وہ شخص جو فتنوں سے بچے اور اگر پھنس جائے تو

صبر کرے۔ (د)

(۵۶۵) العِبادة فی الْهَرْج كَهِجْرةٍ اِلَیَّ۔ (مس۔ت)

''بدنظمی وفتنہ میں عبادت گویا میری طرف ہجرت ہے''۔

(۵۶۶) ابلیس کا تخت سمندر پر بچھا ہوا ہے۔ وہ (ہرروز) اپنے لشکر کو فتنہ برپا کرنے کے لئے بھیجتا ہے۔ اس کے ہاں محبوب تر وہ ہے جو سب سے بڑا فتنہ اُٹھائے۔ جب کوئی چھوٹا ابلیس یہ کہتا ہے کہ میں نے یہ کیا ہے اور وہ کیا ہے۔ تو بڑا کہتا ہے تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر ایک اور آکر بتاتا ہے کہ میں نے فلاں میاں بیوی کو لڑا دیا ہے۔ ابلیس اسے قریب بلا کر تھپکی دیتا ہے اور کہتا ہے، تم نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ (مس)

(۵۶۷) من حَمَل علینا السِّلاحَ فلیس مِنَّا۔ (ت)

''جو شخص ہم پر ہتھیار اُٹھائے وہ ہم میں سے نہیں''۔

(۵۶۸) لا ترجعوا بعدی كُفّارًا یضربُ بعضُكُمْ رقابَ بعضٍ۔

(ت۔د۔ن)

''میرے بعد دوبارہ کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اُڑاتے پھرو''۔

(۶۷) فقر

فقر کے دو مفہوم ہیں۔ اول تنگی رزق۔ جو کاہلی کا نتیجہ ہو۔ اسے حضور ﷺ نے کفر قرار دیا ہے۔ کاد الفقرُ ان یکون کُفراً۔ (قریب تھا کہ اللہ فقر کو کفر قرار دے)۔ دوم، ماسوئی سے بے نیازی، مال ومتاع سے استغنا، اور جو ملے اس پر قناعت۔ یہی وہ فقر ہے جس پر حضور ﷺ نازاں تھے۔ الفقر فخری (مجھے فقر پر ناز ہے)۔ یہاں فقر سے مراد یہی بے نیازی ہے۔

(۵۶۹) اے عائشہؓ! اگر مجھ سے تعلق رکھنا چاہتی ہو، تو پھر متاعِ دنیا سے اتنا ہی لو، جتنا کہ ایک مسافر سوار کا زادِ راہ۔ اہل دولت کی صحبت سے بچو اور کسی کپڑے کا استعمال اس وقت تک مت چھوڑو۔ جب تک کہ اسمیں پیوند نہ لگ جائیں۔ (ت)

(۵۷۰) اللّٰھُمَّ اجعل رِزقَ اٰلِ محمّدٍ قُوتاً۔ (بم)

"اے اللہ! میری اولاد کو صرف اتنی روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکے"۔

(۵۷۱) قُمتُ علٰی بابِ الجنّة فکانَ عامّةُ من دَخَلَها المساکین (بم)

"میں بابِ جنت پر کھڑا ہو گیا، اور دیکھا کہ اندر جانے والوں میں بیشتر مساکین تھے۔ (بم)

(۵۷۲) ابغونی فی ضُعفاءِ کُم۔ (ت۔د)

"مجھے ضعفا میں تلاش کرو"

(۵۷۳) ایک دفعہ لوگوں نے حضور ﷺ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو فرمایا۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ:

اِنَّ البَزاذةَ مِن الایمان۔ : سادگی ایمان ہے۔ (د)

(۵۷۴) مَنْ یَستَغنِ یُغنِه اللّٰه ۔ (ن)

"جو شخص دولت سے بے نیاز ہو جائے، اللہ اسے غنی (حرص سے آزاد) بنا دیتا ہے"۔

(۵۷۵) لیس الغِنی عن کثرةِ العرض ولٰکِنّ الغنیٰ عَنِ النّفسِ۔ (ت)

"دولت کثرتِ مال کا نام نہیں، بلکہ بے نیازی کا ہے"۔

(۵۷۶) جب تم ان لوگوں کو دیکھو، جو تم سے زیادہ فارغ البال اور وجیہ ہوں، تو ایک نظر ان پر بھی ڈال لو، جو ثروت و وجاہت میں تم سے کم ہوں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو حقیر نہ سمجھو۔ (بم)

(۵۷۷) جس آدمی کو آخرت کی فکر ہو، اللہ اسے بے نیاز کر دیتا ہے، اس کی پریشانی دور ہو جاتی ہے، اور اسے دنیا حقیر نظر آنے لگتی ہے۔ دوسری طرف جس شخص کو صرف دنیا کی فکر ہو، اسے ہر طرف احتیاج ہی احتیاج نظر آتا ہے۔ وہ سدا پریشان رہتا ہے۔ اُسے وہ کچھ ملتا ہے جو مقدر ہو۔ وہ صبح کو بحالتِ فقر جاگتا اور اسی حالت میں رات کو سو جاتا ہے۔ (ت)

(۵۷۸) قِلَّةُ المالِ اقلُّ لِلْحسابِ ۔ (حم)

''قِلتِ مال کا فائدہ یہ ہے کہ (قیامت میں) حساب کم دینا پڑے گا''۔

(۵۷۹) انما ینصر اللّٰه هٰذهِ الاُ مَّةَ بضعِیفِهَا بدعوتهم وصلاتهم واِخلاصِهم۔ (ن)

''اللہ ضعیف لوگوں کے اخلاص، انکی دعاؤں اور نمازوں کی وجہ سے اس امت کی مدد کرتا ہے''

(۵۸۰) تحفة المومنِ فی الدّنیا الفقر۔ (فر)

''فقر، دنیا میں مومن کا تحفہ ہے''۔

(۵۸۱) مُتْ فقیرًا ولا تمت غنیًا۔

''کوشش کرو کہ تمہیں موت بحالتِ فقر آئے نہ کہ بحالتِ غنا۔

ق

(۶۸) قاضی

(۵۸۲) من جُعِل قاضیاً بَین النّاس فقد ذُبِحَ بغیر سِکّینٍ ۔

(ت ۔ د)

"جو شخص قاضی مقرر ہو، سمجھو کہ وہ چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا"۔

(۵۸۳) قاضیوں کی تین قسمیں ہیں۔ ایک جنتی اور دو جہنمی۔ جنتی وہ ہے جو صداقت تک پہنچ کر صحیح فیصلہ کرے۔ اور جہنمی وہ جو صداقت کو پانے کے بعد غلط فیصلہ کرے یا معاملہ کو سمجھے بغیر فیصلہ کرے۔　(د)

(۵۸۴) جب تک قاضی ظلم نہ کرے، اللہ اس کے ساتھ ہوتا ہے اور جب وہ ظلم پر اُتر آئے تو اللہ اسے چھوڑ دیتا ہے اور شیطان اس سے چمٹ جاتا ہے۔

(ت)

(۵۸۵) حضور ﷺ نے رشوت لینے والے اور دینے والے پر لعنت بھیجی ہے۔　(د)

(۵۸۶) جب دو دعویدار سامنے آئیں تو دونوں کی بات سنے بغیر فیصلہ نہ کرو۔　(ت ۔ ن)

(۵۸۷) لا یحکم احدٌ بین اثنین وھو غضبانٌ　(ت ۔ ن)

"کوئی شخص غصے کی حالت میں کسی جھگڑے کا فیصلہ نہ کرے"۔

(۵۸۸) قاضی اور حاکم مسجد میں فیصلہ تو دے سکتے ہیں، لیکن مجرم کو سزا مسجد کے باہر دیں۔　(بخ)

(۵۸۹) شہادت مدعی پیش کرے اور قسم مُدّعیٰ علیہ کھائے۔ (ت)
مطلب یہ کہ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں شہادت گذارنا، مدعی کا کام ہے۔
اگر شہادت موجود نہ ہو، اور مدعیٰ علیہ انکار ہو تو قسم مدعیٰ علیہ کو دی جائے گی۔

(۵۹۰) خائن اور خائنہ، زانی اور زانیہ، نیز بہتان تراش کی شہادت قبول نہ کی جائے۔ اور ایک روایت میں سزا یافتہ مجرم، جسے کوڑے لگے ہوں، اور اس شخص کا جو پہلے کسی مقدمے میں جھوٹی شہادت دے چکا ہو، نیز فریقین کے ملازمین و اقارب کا بھی ذکر ہے۔ (ت۔د)

(۵۹۱) الا اخبرکُمْ بخیر الشُّہداء الّذی یاتی بشہادتِہٖ قبل ان یُسْئلھا۔ (ما۔ت)

''بہترین گواہ وہ ہے جو قاضی کے طلب کرنے سے پہلے ہی اپنی شہادت پیش کر دے''۔

(۵۹۲) دن کے وقت کھیت کی حفاظت کرنا کھیت والے کا کام ہے، اور رات کے وقت مویشیوں کو باندھ کر رکھنا، ان کے مالک کی ذمہ داری ہے۔
(ما۔د)

گ

(۶۹) گداگری

(۵۹۳) بھیک مانگنا گویا اپنے چہرے کو چھیلنا ہے۔ تم میں سے جو چاہے، چہرے کو صحیح و سالم رکھے اور جو چاہے چھیل ڈالے۔ اگر کسی صاحبِ حیثیت سے کوئی چیز مجبوراً مانگنا پڑے۔ تو حرج نہیں۔ (ت۔د)

(۵۹۴) لو تعلمون ما فی المسئلۃِ ما مشیٰ اَحَدٌ اِلٰی اَحَدٍ یسئالُہٗ شَیْءًا۔ (ن)

''اگر تم جانتے کہ مانگنا کتنی بری چیز ہے تو کوئی شخص کسی سے کوئی چیز نہ مانگتا''۔

(۵۹۵) مَنْ سَاَلَ النّاس تکثّرًا فانّما یَسْئلُ جَمْرًا۔ (مس)

''جو شخص مال جمع کرنے کے لئے بھیک مانگتا ہے وہ دارصل انگار جمع کرتا ہے''۔

(۵۹۶) جو شخص بھیک مانگنے پر کمر باندھ لے، تو اس کی بھوک کبھی ختم نہیں ہوگی۔ اگر کوئی اللہ سے مانگے گا تو دیر وزود اسے رزق مل جائے گا۔ (ت۔د)

(۵۹۷) اگر تم میں سے کوئی شخص رسی لے کر جنگل میں جائے۔ وہاں سے لکڑیوں کا گٹھا پیٹھ پر اُٹھا کر لائے اور بیچے۔ تو یہ صورت بھیک سے بہتر ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ بھیک میں کچھ ملے یا نہ ملے۔ (بخ)

(۵۹۸) اگر ایک گداگر مجھ سے یہ وعدہ کرے کہ وہ بھیک نہیں مانگے گا، تو میں اسے جنت کی بشارت دوں گا۔ (ن۔د)

(۵۹۹) کتنا برا ہے وہ آدمی جو بھیک میں اللہ کا نام لیتا ہے اور لوگ اسے کچھ نہیں دیتے۔ اللہ کے نام پر مانگنا ہو تو صرف اللہ سے مانگو۔ (رس)

(۶۰۰) اِنَّمَا المِسکین الّذی یتعفّف۔ (رس)

''مسکین وہ ہے، جو سوال سے بچے''۔

ل

(۷۰) لباس

(۶۰۱) حضور ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے فرمایا۔ کیا اسے بال سنوارنے کے لئے کوئی چیز نہیں ملی؟ ایک آدمی کو میلے کپڑوں میں دیکھ کر کہا۔ کیا اسے کپڑے دھونے کے لئے پانی نہیں ملتا؟ (د)

(۶۰۲) ایک دن اسمآء بنت ابی بکرؓ حضور ﷺ کی خدمت میں گئیں۔ اس نے باریک کپڑے پہن رکھے تھے۔ آپ نے منہ پھیر لیا، اور فرمایا۔ اے اسماء! جب لڑکی جوان ہو جائے تو (وہ زینت کو ڈھانک لے) اس کی صرف دو چیزیں نظر آنی چاہئیں۔ منہ اور ہاتھ۔ (د)

(۶۰۳) من لَبِسَ ثَوْبَ شُهرةٍ اَلْبسَهُ اللّٰه تعالٰے ثوبَ مذلَّةٍ۔
(د)

''جو شخص کوئی خاص لباس شہرت (امتیاز) کی خاطر پہنے، اللہ اسے لباس ذلت پہنا دے گا''۔

(۶۰۴) ایک صحابی گھٹیا سا لباس پہن کر حضور ﷺ کے ہاں گئے۔ حضور ﷺ نے پوچھا۔ کیا تمہارے پاس مال ہے؟ کہا ہے۔ پھر پوچھا۔ مال کس قسم کا ہے؟ کہا ہر قسم کا۔ فرمایا۔ جب اللہ نے تمہیں مال دیا ہوا ہے تو اس کی سخاوت و نعمت کا اثر تمہاری شخصیت پر بھی ہونا چاہیئے۔ (ن)

(۶۰۵) اَلْبِسُوا مِن ثیابِکم البیض فاِنّھا من خیرِ ثیابِکم وکفِّنوا فیھا موتاکم۔ (ت۔د)

''سفید کپڑا بہترین ہے۔ یہی پہنو، اور اسی سے کفن تیار کرو''

(۶۰۶) ایک دن حضور ﷺ نے ریشمی کپڑا دائیں ہاتھ میں لیا، سونا بائیں میں۔ اور فرمایا۔ یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ ( )

(۶۰۷) تعمَّمُوا تزدادُوا حِلماً۔ (فر)

''سر پر عمامہ رکھو۔ اس سے وقار بڑھتا ہے''۔

م

(۷۱) مدح سرائی

(۶۰۸) مطرف بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں بنو عامر کے ایک وفد میں شامل ہو کر حضور ﷺ کی خدمت میں گیا، اور کہا۔ آپ ہمارے آقا ہیں۔ فرمایا۔ آقا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ کہا۔ آپ ہر لحاظ سے افضل اور جود و سخا میں سب سے بہتر ہیں۔ فرمایا۔ پوری یا آدھی بات کرتے وقت خیال رکھو کہ کہیں تم شیطان کی ترجمانی تو نہیں کر رہے۔ (د)

(۶۰۹) ابو ہریرہ راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے، کہ زیادہ تعریف کرنے والوں کے منہ میں خاک ڈالو۔ (ت)

(۶۱۰) اذا مُدِحَ الفاسِق غضب الرَّبُّ وَاهتَزَّا العرشَ (سط)

''جب کسی فاسق (سلطان یا حاکم) کی تعریف کی جائے، تو اللہ غضب میں آجاتا ہے، اور عرش (غصے سے) کانپنے لگتا ہے''۔

(۶۱۱) حُبُّ الثَّناءِ مِنَ النَّاس یعمی ویصم۔ (فر)

''لوگوں سے تعریف کرنے کا شوق اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے''۔

(۷۲) مصائب

(۶۱۲) جب کسی مومن پر کوئی دکھ، بیماری، غم یا پریشانی آتی ہے تو وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ (ت)

(۶۱۳) ایک دن حضور ﷺ، امّ السائبؓ کے گھر گئے۔ دیکھا، کہ وہ کہ وہ کانپ رہی ہیں۔ آپ نے سبب پوچھا، تو کہا مجھے بخار ہو گیا ہے۔ خدا اس کا بھلا نہ کرے۔ فرمایا۔ بخار کو برا نہ کہو:

فانّها تُذهِبُ خطايا بنی اٰدَمَ كم يُذ هب الكِيرُ خُبثُ الحديد۔

''کہ یہ انسان کے گناہوں کو دور کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔

(مس)

(۶۱۴) جب کوئی شخص نیک کام کر رہا ہو، اور سفر یا بیماری کی وجہ سے رک جائے تو اسے اپنے نامکمل عمل کا ثواب ملتا رہے گا۔ (خ۔ د)

(۶۱۵) ایک دن حضور ﷺ نے عورتوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''تم میں سے اگر کسی کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں۔ تو وہ جہنم اور اس کے درمیان حجاب بن جائیں گے۔ ایک عورت نے پوچھا۔ اگر دو ہوں۔ تو فرمایا۔ دو بھی۔

(مس۔ت)

(۶۱۶) مومن کو موت کے وقت اللہ کی رحمت و کرم کی بشارت دی جاتی ہے چنانچہ اسے موت پیاری معلوم ہونے لگتی ہے۔ وہ خدا سے اور خدا اس سے ملنے کا آرزومند ہو جاتا ہے۔ (ت۔ن)

(۶۱۷) من يُرد اللّٰهُ به خيراً يصب منه۔ (خ)

''اللہ کو جس شخص کی بہتری منظور ہو، اسے مبتلائے مصیبت کر دیتا ہے''۔

مصیبت میں اللہ یاد رہتا ہے، نیز گناہ کا کفارہ بھی بن جاتی ہے۔

(۶۱۸) مومن مر کر دنیا کے دکھ سے بچ جاتا ہے، اور فاجر مرے، تو دنیا اس سے بچ جاتی ہے۔ (بم)

(۶۱۹) مستی انسان کو دبوچ لیتی ہے۔ نیند مستی کو اور بے چینی (غم) نیند کو، بے شک غم اللہ کی ناگوار تخلیق ہے۔ (طس)

(۷۳) مکافاتِ عمل

(۶۲۰) یا عِبادی اِنَّما هِیَ اَعمالکُمْ اُحْصِیها لکُم ثُمَّ اوفیکم اِیّاها فَمَنْ وَجَدَ خیرًا فلیَحْمَدَ اللّٰه تَعالےٰ ومن وَجَدَ غیر ذٰلک فلا یلُومَنَّ اِلّا نفْسَهٗ۔ (بم)

''اللہ کہتا ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں جنہیں گن کر میں تمہیں بدلہ دیتا ہوں۔ جسے سکھ پہنچے وہ اللہ کا شکر ادا کرے، اور جسے دکھ پہنچے وہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔ (مس۔ت)

(۶۲۱) مکافاتِ عمل کے سلسلے میں بخاری نے حضور ﷺ کا ایک طویل خواب درج کیا ہے جس کے ایک حصے کا ملخص یہ ہے:

کہ جبریل و میکائل میرے پاس آئے اور مجھے ایک نئی دنیا میں لے گئے۔ وہاں میں نے کئی مناظر دیکھے۔ مثلاً: ا: میں نے دو آدمی دیکھے۔ ایک کے ہاتھ میں لوہے کی ایک سلاخ تھی جسے وہ دوسرے آدمی کے منہ میں گدی تک داخل کرتا اور پھر کھینچ لیتا۔ میں نے پوچھا، کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ جبریل نے کہا۔ ذرا آگے چلو۔

۲: آگے دیکھا کہ ایک آدمی دوسرے کا سر ایک سل سے کچل رہا ہے۔ سر بار بار ٹوٹتا اور پھر جڑ جاتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ کہا ذرا آگے چلو۔

۳: آگے دیکھا ایک نہر خون سے لبالب بہہ رہی ہے۔ ایک آدمی نہر میں کھڑا ہے اور دوسرا کنارے پر اس کے سامنے پتھر رکھے ہیں۔ پہلا بار بار باہر آنے کی کوشش کرتا ہے، اور دوسرا اس کے منہ پر کھینچ کر پتھر مارتا ہے اور وہ پیچھے جا پڑتا ہے۔ میں پوچھا۔ کہ یہ کیا ہے؟۔ آگے چلو۔

۴: آگے ایک تنور دیکھا۔ جس میں آگ بھڑک رہی تھی۔ اندر کچھ برہنہ مرد اور عورتیں تڑپ رہی تھیں۔ وہ سب باہر نکلنے کے لئے بے تاب تھے۔ لیکن تنور کا منہ اتنا تنگ تھا کہ ان کی تمام کوششیں ناکام ہو رہی تھیں۔ میں پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو جبریل نے کہا کہ اب اپنے تمام سوالات کے جوابات سنیئے۔

پہلا ایک جھوٹا انسان تھا جو جھوٹ کو سچ بنا کر پیش کرتا تھا، اور لوگ اسے سچ سمجھ کر پھیلاتے تھے۔ دوسرا قرآن کا عالم تھا جو قرآن پر عمل نہیں کرتا تھا۔ تیسرا سود خور تھا۔ اور تنور میں زانی مرد و زن بند تھے۔

(۶۲۲) ما اَحۡسَنَ مَحۡسِنٌ من مسلِمٍ ولا كافِرٍ اِلّا اُثِيبَ (رس)

"نیکی کا اجر ہر آدمی کا ملتا ہے، خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم"۔

(۶۲۳) من عَيَّرَا خاهُ بِذنبٍ لم يَمُت حتّٰى يَعۡمَلَهُ۔ (ت)

"جو شخص اپنے بھائی پر کسی گناہ کا جھوٹا الزام لگائے گا، وہ مرنے سے پہلے اس گناہ کا یقیناً ارتکاب کرے گا۔

(۷۴) ملازموں سے سلوک

(۶۲۴) اعف عنه فى كُلِّ يومٍ سبعِيۡنَ مرَّةً۔ (ت۔د)

"اپنے ملازم کو ہر روز ستر مرتبہ معاف کرو"

(۶۲۵) تمہارے خادم تمہارے بھائی ہیں۔ جنہیں اللہ نے تمہارے

تحت کر دیا ہے۔ تم انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو۔ اور وہ پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔ ان سے کوئی ایسا کام نہ لو جو انہیں توڑ کر رکھ دے۔ اگر انہیں کوئی ایسا کام کرنا ہی پڑے تو ان کا ہاتھ بٹاؤ۔ (مس)

(۶۲۶) بنو مقرن کے پاس ایک ہی ملازم تھا۔ ایک دن اسے ان میں سے کسی نے تھپڑ کھینچ مارا۔ یہ خبر حضور ﷺ تک پہنچی۔ تو آپ نے فرمایا۔ اسے آزاد کر دو۔ کسی نے کہا کہ ان کے پاس صرف یہی ایک ملازم ہے۔ فرمایا بالفعل اس سے کام لیں، اور جب ہلے چکیں تو اسے جانے دیں۔ (مس۔ت۔د)

(۶۲۷) جو شخص اپنے خادم پر غلط الزام لگائے گا، اسے قیامت کے دن کوڑوں سے پیٹا جائے گا۔ (ت۔د۔مس)

(۶۲۸) من لَطَمَ مملوكَهُ او ضَرَبَهُ فكَفَّارتُهُ ان يُعتِقَهُ

(مس۔د)

''جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ مارے یا کسی اور طرح پیٹے تو اس کا کفارہ یہ ہے، کہ اسے ازاد کر دے''۔

ن

(۷۵) نااتفاقی

(۶۲۹) لا تختلِفُوا فاِنَّ من كانَ قبلكم اختلفو فهَلَكُوا۔

(خ)

''اختلاف سے بچو کہ پہلی اقوام اختلاف کی وجہ سے تباہ ہوئی تھیں''۔

(۶۳۰) عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں

سے بہتر آگ میں جائیں گے، اور ایک جنت میں۔ کسی نے پوچھا۔ یہ جنتی کون ہوں گے؟ فرمایا۔ میری اور میرے اصحاب کی راہ پر چلنے والے۔ (بخ)

(۶۳۱) انما اھلک من کان قبلکم الاختلاف۔ (حب)

''تم سے پہلے لوگوں کو اختلاف نے تباہ کیا تھا''۔

(۶۳۲) لا یحلّ لِمُسْلِمٍ ان یھجُر اخاہُ فوق ثلاثٍ۔ (مس)

''کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے ناراض رہے''۔

(۷۶) نکاح

(۶۳۳) ایک آدمی حضور ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ مجھے ایک ایسی عورت مل رہی ہے جو خاندانی ہونے کے علاوہ حسین بھی ہے، لیکن ہے بانجھ۔ کیا میں اس سے نکاح کرلوں؟ آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ وہ دوبارہ آیا۔ تو آپ نے پھر انکار کیا۔ وہ سہ بارہ آیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ تم لوگ محبت کرنے اور جننے والی عورتوں سے نکاح کرو، تاکہ میں اقوام عالم کے سامنے تمہاری کثرت پر ناز کروں۔ (ن۔و)

(۶۳۴) خیرُ متاعِ الدُّنیا اَلْمَرأۃُ الصّالِحَۃُ۔ (ن۔د)

''نیک بیوی دنیا کا بہترین متاع ہے''۔

(۶۳۵) کسی عورت سے چار خوبیوں کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے۔ مال، شرافت، جمال اور مذہب۔ تم مذہب کو ترجیح دو۔ (ن۔و)

(۶۳۶) جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے، تو وہ موقعہ ملنے پر اسے ایک نظر دیکھ بھی لے۔ (د)

(۶۳۷) نکاح کا اعلان کرو۔ یہ تقریب مساجد میں سرانجام دو اور دف بجاؤ۔
(ت)

(۶۳۸) نکاح ثانی کے سلسلے میں بیوہ اپنے متعلق اپنے ولی سے زیادہ اختیار رکھتی ہے۔ دوشیزہ سے بھی نکاح کی اجازت لو اور اس کی خموشی کو اجازت سمجھو۔
(مس۔د)

(۶۳۹) جب تم سے کوئی ایسا آدمی رشتہ مانگے جس کے اخلاق اور دین کو تم پسند کرتے ہو، تو انکار نہ کرو۔ ورنہ زمین فتنے سے بھر جائے گی۔ (ت)

(۶۴۰) ہشام بن مغیرہ کے خاندان نے حضور ﷺ سے اجازت مانگی، کہ اپنی ایک لڑکی کا نکاح علیؓ بن ابی طالب سے کرائیں۔ آپ نے تین دفعہ انکار کیا اور فرمایا کہ اگر علی اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو میری بیٹی کو طلاق دے دے۔ فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے، اور جس سے اسے رنج پہنچے۔ مجھے بھی رنج پہنچتا ہے۔
(خ۔مس۔د۔ماج)

بے ضرورت دو دو نکاح کرنے والے اس حدیث سے سبق حاصل کریں۔

(۶۴۱) من كانت لهٗ امرأتانِ ولم يَعْدِل بينهما جاء يوم القيامة وشِقُّهٗ ساقِطٌ۔ (ت۔د۔ن)

''جس شخص کے ہاں دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں عدل نہ کرتا ہو، تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا اس کا بالائی دھڑ غائب ہوگا۔

(۷۷) نیت

(۶۴۲) اِنّما الاعمال بالنِّيّاتِ واِنّما لِكُلِّ امْرِءٍ مانوىٰ فمن كانت هجرتُهٗ الى الله ورسولِهٖ فهجرتُهٗ الى الله و رسولِهٖ ومن كانت

هجرتُهٗ لِدنیا یُصِیبُھا۔ (بخ)

"اعمال کا اجر نیت کے مطابق ملے گا۔ اور ہر شخص کو وہی حاصل ہوگا، جس کا اس نے ارادہ کیا۔ جس شخص کی ہجرت خدا اور رسول کی طرف ہوگی، وہ خدا اور رسول کی طرف سمجھی جائیگی۔ اور جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہوگی۔ وہ صرف دنیا کو پائے گا"۔

(۲۴۳) انّ اللّٰہ لا ینظر الیٰ صُورِکم واقوالکم ولکن اِنّما ینظر الیٰ اعمالکم وقلوبکم۔ (قزوینی)

"اللہ تمہاری صورتوں اور باتوں کو نہیں دیکھتا، بلکہ اس کی نظر تمہارے اعمال وقلوب پر ہوتی ہے"۔

و

(۷۸) والدین

(۲۴۴) ایک آدمی حضور ﷺ کے پاس گیا، اور پوچھا کہ حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ فرمایا۔ تیری ماں۔ پوچھا۔ اس کے بعد؟ فرمایا۔ تیری ماں۔ پوچھا۔ اس کے بعد؟ فرمایا۔ تیری ماں۔ پوچھا پھر؟ فرمایا۔ تیرا والد، اور والد کے بعد درجہ بدرجہ رشتہ دار۔ (د)

(۲۴۵) ایک آدمی حضور ﷺ سے کہنے لگا کہ میں صاحبِ مال و اولاد ہوں، لیکن میرا والد میرا محتاج ہے۔ فرمایا۔

اَنْتَ ومَالُکَ لِاَبِیْکَ۔ کہ تم اور تمہارا مال تمہارے والد کی ملکیت ہے۔

(د)

(۶۴۶) ایک دن حضور ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا:

رَغِمَ اَنفُهٗ ، رَغِمَ اَنفُهٗ ......

''اس کی ناک خاک آلود، خاک آلود، خاک آلود''۔ کسی نے پوچھا کس کی؟ فرمایا: من اَدْرَکَ والِدَیْه عِند الکِبَر اواَحَدَهُمَا ثُمَّ لم یدخلِ الجنَّة۔

''وہ جسے بوڑھے ماں، باپ یا ان میں سے ایک کی خدمت سے جنت میں جانے کا موقعہ ملا، اور اس نے کھو دیا''۔ (ت۔ مس)

(۶۴۷) ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں آیا، اور کہنے لگا کہ میں آپ سے جہاد و ہجرت پر بیعت کرنا چاہتا ہوں تاکہ اللہ سے اجر پاؤں حضور ﷺ نے پوچھا۔ کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ کہا۔ دونوں۔ فرمایا۔ جاؤ اور ان کی خدمت سے اجر حاصل کرو۔ (مس)

(۶۴۸) یمن کا ایک آدمی ہجرت کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچا ۔ تو آپ نے پوچھا۔ کیا یمن میں تمہارا کوئی رشتہ دار ہے؟ کہا۔ میرے والدین۔ پوچھا۔ کیا تم نے ان سے اجازت لی ہے؟ کہا۔ نہیں فرمایا۔ واپس جاؤ اور ان سے اجازت لو۔ اگر وہ دیں تو جہاد کرو، ورنہ ان کی خدمت میں رہو۔ (د)

(۶۴۹) ایک آدمی حضور ﷺ سے کہنے لگا کہ مجھے جہاد میں جانے کی اجازت دیجئے۔ پوچھا۔ کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟ کہا۔ جی ہاں۔ فرمایا:

فَالْزِمْهَا فَاِنَّ الجنَّةَ عِنْدَ رِجْلَيْهَا ۔ اس کی خدمت کرو، کہ جنت اس کے قدموں میں ہے (یا اس کے پاؤں کے پاس ہے'') (ن)

(۶۵۰) الوالِدُ اَوْسَطُ ابوابِ الجنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِکَ البابَ اوِ احْفَظْهُ۔ (ت)

''باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے۔ تم چاہو، تو (نافرمانی سے) اسے

گرا دیا (فرماں برداری سے اسے) باقی رکھو"۔

(۶۵۱) ایک آدمی حضور ﷺ سے کہنے لگا کہ میں بھیانک گناہ کر بیٹھا ہوں۔ تلافی کا کوئی راستہ بتائیے۔ پوچھا۔ کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟ کہا۔ نہیں پھر پوچھا۔ کیا کوئی خالہ ہے؟ کہا۔ ہے۔ فرمایا۔ جاؤ اور اسکی خدمت کرو۔ (ت)

(۶۵۲) ایک آدمی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا کوئی ایسی صورت بھی ہے کہ میں اپنے مرحوم والدین کی خدمت کرسکوں؟ فرمایا۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کرو۔ ان کے (نامکمل) وعدوں کو پورا کرو۔ ان کی قرابتوں کو قائم رکھو۔ اور ان کے دوستوں کی عزت کرو۔ (د)

(۶۵۳) والد راضی ہو تو اللہ راضی ہے۔ وہ ناراض ہے تو اللہ بھی ناراض۔ (ت)

(۶۵۴) من رغب عن اَبیه فقد کَفَرَ۔ (خ)

"اپنے والد کا نافرمان کافر ہو جاتا ہے"۔

(۶۵۵) بِرُّ الوالدین یزیدُ فی العُمر والکذبُ ینقص الرّزق والدُّعاءُ یردّ القضاءَ۔ (سط)

"والدین کی خدمت سے عمر بڑھتی، جھوٹ سے روزی تنگ ہوتی، اور دعا سے قضا پلٹ جاتی ہے"۔

(۶۵۶) دُعاءُ الوالِدِ لِولِدِہٖ کدعاءِ النّبیِّ لاُمّتِہٖ۔ (فر)

"والد کی دعا بیٹے کے لئے اتنی ہی موثر ہے، جتنی نبی کی دعا امت کے لئے"

(۶۵۷) اثنان یُعَجِّلُھُما اللّٰہ فی الدّنیا البغی وعقوق الوالدین۔ (طب)

"دو گناہ ایسے ہیں جن کی سزا اللہ اسی دنیا میں فوراً دیتا ہے۔ بغاوت اور والدین کی نافرمانی"۔

۵

(۷۹) ھَدِیَّہ

(۶۵۸) تَهادُوا فاِنّ الهَدِيَّةَ تذهَبُ وَحُرَ الصدرِ۔ (ت)

''ایک دوسرے کو تحائف دیا کرو کہ اس سے کدورت دھل جاتی ہے''۔

(۶۵۹) كان النبيُّ صلّى اللّٰه عليه وسلّم يَقْبَلُ الهدِيَّةَ ويُثِيبُ عليها۔ (د)

''حضور ﷺ تحائف قبول فرماتے اور ان کا صلہ بھی دیتے تھے''۔

(۶۶۰) عطیہ یا تحفہ دینے کے بعد اسے واپس لینا جائز نہیں۔ ہاں بیٹے سے واپس لینے میں کوئی حرج نہیں۔ (ت۔ن)

(۸۰) ہمسایہ

(۶۶۱) جب تم گوشت خریدو، یا کوئی اور چیز پکاؤ تو شوربہ زیادہ رکھو تاکہ کچھ ہمسایہ کو بھی بھیج سکو۔ (بخ)

(۶۶۲) مازالَ جبريل يُوصِينِى بالجارِ حتّٰى ظَنَنْتُ اَنّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔ (د۔ت)

''جبریل مجھے ہمسایہ کے متعلق اتنا کچھ بار بار کہتا رہا کہ مجھے خیال آنے لگا کہ شاید وہ اسے شریک وراثت بنا دے گا''۔

(۶۶۳) اللہ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں، ہرگز نہیں اور قطعاً نہیں۔ کسی نے پوچھا۔ کون؟ فرمایا:

الّذی لا یامَنُ جارُہٗ بوائِقَہٗ۔

''وہ، جس کے شر سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہیں۔ (بخ)

ی

(۸۱) یتیم

(۲۶۴) اَنَا و کافل الیتیم فی الجنّۃِ ھکذا وَاَشارَ بالسّبابَۃِ والوُسطیٰ وفَرَّجَ بینھما۔ (بخ۔د۔ت)

''میں اور یتیم کا مُربّی جنت میں یوں ہونگے۔آپ نے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگشت کی طرف اشارہ فرمایا اور ان میں قدرے فاصلہ بھی رکھا''۔

(۲۶۵) جو شخص مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو کھلانے پلانے کے لئے گھر لے جائے گا، اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (ت)

(۲۶۶) ایک آدمی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ میرا دل سخت ہو گیا ہے کیا کروں؟ فرمایا: امسح راسَ الیتیم واطعم المسکین۔

''کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو، اور مسکین کو کھانا کھلاؤ''۔

(۲۶۷) مسلمانوں میں اچھا گھر وہ ہے جس میں اگر کوئی یتیم ہو تو اس سے اچھا سلوک کیا جا رہا ہو۔اور برا وہ، جس میں یتیم سے بدسلوکی ہو رہی ہو۔ (رس)

(۸۲) متفرق احادیث

یہ وہ احادیث ہیں جو اوراقِ گذشتہ میں درج نہ ہو سکیں۔

(۶۶۸) لن یُفلِحَ قومٌ ولّوا امرَهم اِمرَأَۃً۔ (بخ)

''وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوگی جو زمام امور عورت کے حوالے کردے''۔

(۶۶۹) جو شخص کسی بات کو کرنے کی قسم کھالے، اور پھر اسے محسوس ہو کہ اس کا نتیجہ برا ہوگا۔ تو اسے ترک کردے۔ یہ ترک کرنا ہی قسم کا کفارہ ہوگا۔ (رس)

(۶۷۰) من اراد وَجہَ اللّٰہ اراد اللّٰہ وجھَہٗ۔ (فر)

''جو شخص ہر بات میں اللہ کی ذات کو پیش نظر رکھے، اللہ اس کی ذات کا خیال رکھے گا۔

(۶۷۱) اگر کوئی شخص سچا ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے تو اسے فضائے جنت میں، تارکِ کذب کو (خواہ وہ کذب مزاح ہی ہو) وسطِ جنت میں اور خوش اخلاق کو جنت کے بلند درجے میں گھر دلاؤں گا۔ (د)

(۶۷۲) کفا بِکَ اِثماً اَن لا تزال مخاصِماً۔ (ت)

'' تمہاری بربادی کے لئے ایک ہی گناہ کافی ہے کہ تم ہر شخص سے جھگڑتے پھرو''۔

(۶۷۳) میری امت کی چار باتیں، جنہیں وہ اب تک ترک نہیں کر سکی، یادگارِ جاہلیت ہیں۔ اپنے خاندان پر فخر، دوسروں کے نسب پر نکتہ چینی، ستاروں سے بارش کا شگون لینا اور مُردوں پر نوحہ کرنا۔ (مس)

(۶۷۴) انّ من شرِّ النّاسِ عند اللّٰہ منزلۃً یومَ القیامۃ من ترکہٗ النّاسُ اِتقاءَ فُحشِہٖ۔ (ت)

''قیامت کے دن اللہ کے ہاں بدترین شخص وہ ہوگا، جس سے لوگ بدکلامی کی وجہ سے ملنا چھوڑ دیں''۔

(۶۷۵) کُلُّ اُمّتی معافیً اِلّا المجاھِرُون۔ (مس)

''میری امت عافیت میں رہے گی سوائے ان کے جو اپنے عیوب سے خود پردہ اٹھائیں''

(۶۷۶) جو شخص جتنا بادشاہ کے قریب جائے گا، اللہ سے اتنا ہی دور ہو جائیگا۔
(ن)

(۶۷۷) الورعُ سیّد العمل۔ ''تقویٰ سب سے بڑا عمل ہے۔
(سط)

(۶۷۸) جس آدمی میں یہ دو خوبیاں موجود ہوں، اللہ اسے شاکرین و صابرین میں شمار کرے گا۔ اول: وہ جو دین کے معاملے میں اپنے سے بہتر آدمی کو دیکھے، اور اس کی اقتداء کرے۔ دوم: جو دنیوی لحاظ سے کمتر کو دیکھے اور اللہ کا شکر ادا کرے۔ (سط)

(۶۷۹) پانچ چیزیں عبادت ہیں۔ کم کھانا، مسجد میں بیٹھنا، کعبہ کی زیارت، قرآن کا مطالعہ اور عالم کو دیکھنا۔ (فر)

(۶۸۰) پانچ چیزوں کا علم صرف اللہ کو ہے۔ قیامت کب آئیگی؟ بارش کب ہوگی؟ ماں کے بطن میں بچہ ہے یا بچی؟ آدمی کل کیا کھائے گا (یا اسے کیا حاصل ہوگا) اور اس کی موت کہاں ہوگی؟ (حم)

(۶۸۱) خیار المؤمنین القانع وشرار هم الطامع۔ (سط)
''قانع اچھا مسلمان ہے، اور طامع برا''۔

(۶۸۲) خیار اُمّتی علماءُ ها وخیار علماءِ ها رُحماء ها
(سط)

''میری امت کے بہترین لوگ علماء ہیں اور علماء میں بہترین وہ جو رحم دل ہیں''۔

(۶۸۳) خیارُکم اَحسَنکُم قضاءً لِلدَّین۔ (ت)

''تم میں بہتر وہ ہے جو بہتر طریقہ سے قرض ادا کرے''۔

(۶۸۴) تم میں بہتر وہ جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال اچھے ہوں۔ (حا)

(۶۸۵) تم میں بہتر وہ جس کی صورت دیکھ کر اللہ یاد آئے۔ جس کی گفتگو سے علم بڑھے اور جس کے عمل سے آخرت کا خیال آئے۔ (سط)

(۶۸۶) خیر الدواءِ القرآن۔ ''قرآن بہترین دوا ہے''۔ (ماج)

(۶۸۷) داوُوا مرضاکم بالصدقة۔ (فر)

''اپنے بیماروں کا علاج صدقے سے کرو''۔

(۶۸۸) ایک عورت بلی کی وجہ سے جہنم رسید ہوگئی۔ ہوا یوں کہ اس نے بلی کو باندھ دیا، کھانے کو کچھ نہ دیا۔ نہ اسے آزاد کیا کہ وہ کسی اور طرح پیٹ بھر لیتی اور بلآخر مر گئی۔ (حم)

(۶۸۹) مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے خواہ وہ فاجر ہی ہو۔ (سط)

(۶۹۰) الدُّعاءُ مِفتاحُ الرَّحمةِ۔ ''دعا رحمت کی کلید ہے''۔ (فر)

(۶۹۱) ذروا الحسناء العقیم وعلیکم بالسّوداء الولود (سط)

''اگر تمہیں ایک بانجھ حسینہ اور جننے والی سیاہ فام عورت میں سے کسی ایک کا انتخاب (برائے نکاح) کرنا پڑے تو سیاہ فام کو ترجیح دو''۔

(۶۹۲) انبیاء کا ذکر عبادت، صلحاء کا ذکر کفارۂ گناہ اور موت کا ذکر صدقہ ہے۔ قبر کا ذکر جنت کے قریب لے جاتا ہے۔ (فر)

(۶۹۳) راسُ العقلِ بعد الدّینِ التَّوَدُّدُ اِلَی النّاسِ واصطِناعُ الخیرِ اِلٰی کُلِّ بَرٍّ و فاجِرٍ۔ (ہق)

''دین کے بعد لوگوں سے محبت اور ہر نیک و بد سے نیکی انتہائے دانش ہے''

(۶۹۴) رایتُ شیاطین الانس والجنِّ فَرُّوا مِن عُمرَ۔ (سط)

''میں نے انسانی اور جنی شیاطین کو عمر (بن خطاب) کے سامنے بھاگتے دیکھا''۔

(۶۹۵) رُحَمَاءُ اُمَّتی اَوْسَاطُها۔ (فر)

''میری امت کے رحم دل لوگ وہ ہیں جو میانہ رو ہوں''۔

(۶۹۶) اللہ کی طاعت میں زندگی گذارنا سب سے بڑی سعادت ہے۔ (فر)

(۶۹۷) الشّتاءُ ربیع المؤمن.قَصَر نهارُه فصام وطالَ ليلُهُ فقام۔

''موسمِ سرما مومن کے لئے موسمِ بہار ہے۔اس کے چھوٹے دنوں میں وہ روزے رکھتا اور اس کی لمبی راتوں میں عبادت کرتا ہے''۔

(۶۹۸) دنیا میں اجنبی چار ہیں۔ظالم کے سینے میں قرآن، بے نمازوں کے محلے میں مسجد، تلاوت نہ کرنے والوں کے گھر میں مصحف اور بری قوم میں نیک آدمی۔ (   )

(۶۹۹) الغِيبة تنقض الوضوءَ والصَّلوٰة۔ (فر)

''غیبت سے وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جاتے ہیں''۔

(۷۰۰) ما بَعَث اللّٰه نبيّاً اِلّا بِلُغَةِ قومِهٖ۔ (حم)

''اللہ نے ہر نبی کو اس کی قوم کی زبان میں پیغام دیا''۔

(۷۰۱) ما اَعَزَّ اللّٰه بجهلٍ قَطّ ولا اذلّ بعلمٍ قطُّ ۔ (کنوز)

''اللہ نے جہالت کے ساتھ عزت اور علم کے ساتھ ذلت کا رشتہ قائم نہیں ہونے دیا''۔

(۷۰۲) كان آخِرُ كلام رسولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلّم الصّلوٰة الصّلوٰة واتّقوا اللّٰه فِيما مَلَكَتْ اَيمانُكم۔ (د)

''زندگی میں حضور ﷺ کا آخری کلام یہ تھا۔نماز، نماز اور غلاموں کا خیال رکھو۔

تو یہ تھے حضورﷺ کے چودہ لاکھ اقوال میں سے صرف سات سو۔ جو بیاسی عنوانات کے تحت درج ہوئے۔ ہے زندگی کا کوئی ایسا پہلو، جس پر حضورﷺ کے درجنوں ارشادات موجود نہ ہوں؟ ہمیں قرآن وحدیث میں شبانی سے جہاں بانی تک مفصل ہدایات ملتی ہیں۔ اس لئے یہ کہنا غلط نہیں کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔

چونکہ اسلام کا مقصد دنیا میں امن قائم کرنا، انسا کو فلاح ونجات کا راستہ دکھانا اور اضطراب کو سکون سے بدلنا ہے، اس لئے میری یہ دلی آرزو ہے، اور دعا بھی۔ کہ جو بھائی اس کتاب کا مطالعہ کرے وہ اس کے پیغام کا ناشر ومبلغ بن جائے تا کہ عالمِ پیر کی خاکستر سے ایک حسین، عظیم، لطیف اور پاکیزہ جہان پیدا ہو۔

واٰخرُ دعوانا انِ الحمدُ لِلّٰہِ ربّ العٰلَمِین۔

برقؔ۔ کیمبل پور
یکم نومبر ۱۹۶۹ء

اشاریہ

یہ صرف باب اول کا اشاریہ ہے۔ اس باب میں کتب حدیث اور ان کے جامعین کا ذکر ''تاریخِ تدوینِ حدیث'' میں اعدادِ شمار (۱، ۲، ۳، ۴ وغیرہ) کے تحت ہوا ہے۔ اشاریہ میں ناموں کے سامنے یہی اعداد درج ہیں۔ بعض ناموں کے سامنے صفحہ کی علامت (ص) بھی ملے گی۔ مثلاً ابن حجرؒ، امام بخاریؒ وغیرہ۔ جس کا مطلب یہ ان کا ذکر ان صفحات میں بھی موجود ہے۔ بعض اعداد کے نیچے ح نظر آئے گی۔ مثلاً ح/۱۲۔ ح/۱۳۔ وغیرہ اس سے مراد اس عدد کا حاشیہ ہے۔

الف

نام	وفات	صفحہ
(۹۳) ابنِ قیماز دمشقی	۷۴۸ھ	۲۸۹
(۹۴) ابنِ کثیر دمشقی	۷۷۴ھ	۵۰۰
(۹۵) ابن لال ہمدانی	۳۹۸ھ	۹۹
(۹۶) ابنِ لہیعہ مصری	۱۷۴ھ	۳۸
(۹۷) ابنِ ماجہ قزوینی	۲۷۳ھ	۳۷۲،۸۶
(۹۸) ابنِ ماسرجیس	۳۶۵ھ	۳۰۸،۱۹۳
(۹۹) ابنِ ماعز بصری	۲۹۲ھ	۸۹
(۱۰۰) ابن المدینی علی بن عبداللہ	۲۳۴ھ	۴۷۰،۴۶۹،۱۲۲
(۱۰۱) ابنِ مردویہ اصفہانی	۴۱۶ھ	۳۱۴
(۱۰۲) ابنِ مسدی غرناطی	۶۳۳ھ	۴۱۳
(۱۰۳) ابنِ مسعودؓ	۳۲ھ	۳۳
(۱۰۴) ابن المطہر الحلی	۷۲۶ھ	۲۴۱
(۱۰۵) ابنِ الملقن	۸۰۴ھ	۳۳۵،۳۲۹،۳۲۵،۲۹۳
(۱۰۶) ابنِ المنجنیقی المصری	۳۰۴ھ	۴۶۱
(۱۰۷) ابنِ منجویہ اصفہانی	۴۲۸/۴۳۸ھ	۳۱۶
(۱۰۸) ابنِ مندہ ابوزکریا یحییٰ اصفہانی	۵۱۱ھ	۴۵۷
(۱۰۹) ابنِ مندہ ابوالقاسم اصفہانی	۴۷۰ھ	ح/۴۵۷
(۱۱۰) ابنِ مندہ محمد بن اسحاق اصفہانی	۳۹۵/۳۹۶ھ	۲۱۳، ح/۴۵۷
(۱۱۱) ابنِ مودود الموصلی	۶۸۳ھ	۳۳۵
(۱۱۲) ابنِ مہران اصفہانی	۴۳۰ھ	۳۱۷
(۱۱۳) ابنِ ناجیہ بغدادی	۳۰۱ھ	۱۷۰

(۱۳۵) ابوداؤد۔صاحب السنن	۲۷۵ھ	۸۷، ۲۷۸، ۳۵۱، ۳۶۶
(۱۳۶) ابوذرعبد بن احمد الہروی	۴۳۴ھ	۷۱
(۱۳۷) ابورافع قبطی	۳۶ھ	۱۷
(۱۳۸) ابوزرعہ رازی	۶۲۴ھ	۱۴۲
(۱۳۹) ابوزرعہ کردی	۲۶۴ھ	۱۴۲
(۱۴۰) ابوسعد اصفہانی	۳۱۰ھ	۱۷۷
(۱۴۱) ابوسعید احمد نیشاپوری	۳۵۳ھ	۳۰۶
(۱۴۲) ابوسعید خدری۔(خدری)		
(۱۴۳) ابوسفیان		۱۳
(۱۴۴) ابوشاہ یمنی		۱۴
(۱۴۵) ابوعاصم بصری	۲۱۲ھ	۴۴۶
(۱۴۶) ابوعبدالرحمان تمیم الطوسی	۲۹۰ھ (زندہ)	۱۶۳
(۱۴۷) ابوعبداللہ قاسم اصفہانی	۴۸۹ھ	۳۵۰
(۱۴۸) ابوعبداللہ محمد بصری	۲۱۵ھ	۴۴۷
(۱۴۹) ابوعبید العبدی الہروی	۴۰۱ھ	۴۳۱
(۱۵۰) ابوعثمان سعید بن کثیر مصری	۲۲۶ھ	۴۷
(۱۵۱) ابوعثمان سعید بن منصور خراسانی	۲۲۹/۲۲۷ھ	۷۹
(۱۵۲) ابوعلی حنبلی	۲۷۳ھ	۲۰۷
(۱۵۳) ابوعمران جوینی	۳۲۳ھ	۳۰۱
(۱۵۴) ابوعوانہ اسفرائینی	۳۱۳/۳۱۶ھ	۶۶، ۲۹۷ب
(۱۵۵) ابوالفتح عبدالواحد الآمدی	۵۵۰ھ	۲۲۹

ب

ش

ط

ظ

ع

م

(۴۰۱) المرغینانی	۵۹۳ھ	۳۳۱/ح
(۴۰۲) مروان بن حکم	۶۵ھ	۳۲
(۴۰۳) مُسَدَّ د بن مسرھد بصری	۲۲۸ھ	۱۱۹
(۴۰۴) مسلم ۔ القشیری		
(۴۰۵) مصعب مدنی	۲۳۶ھ	۵۰
(۴۰۶) مصمودی اندلسی	۲۳۴ھ	۴۰ب،۴۹
(۴۰۷) المصیصی	۲۱۶ھ	۱۱۶
(۴۰۸) المطوعی نیشاپوری	۲۱۳ھ	۱۱۵
(۴۹۰) المطین الکوفی	۲۹۷ھ	۱۶۸
(۴۱۰) المعافری القابسی	۴۰۳ھ	۴۷۴
(۴۱۱) معاویہ بن سفیان	۶۰ھ	۱۷
(۴۱۲) المعتمر مصری	۱۸۷ھ	۵۰۶
(۴۱۳) معمر بن راشد یمنی	۱۵۳/۱۵۴ھ	۵۸،۳۴
(۴۱۴) معن بن عبدالرحمٰن	۔	۳۳
(۴۱۵) مغیرہ بن شعبہ	۵۰ھ	۳۱
(۴۱۶) المقدسی ۔ عزالدین محمد	۸۲۰ھ	۴۷۸
(۴۱۷) المقری ابوبکر محمد	۲۴۷ھ (زندہ)	۱۳۳
(۴۱۸) المقری ابومعشر عبدالکریم	۔	۳۶۶
(۴۱۹) مقوقس	۔	۷
(۴۲۰) مکحول ۔ دمشقی	۱۱۲/۱۱۶ھ	۳۸ب،۷۲
(۴۲۱) الملیجی الاصفہانی	۴۸۶ھ	۳۱۹

مآخذ

(۱) مؤطا	امام مالک بن انس مدنی
(۲) صحیح بخاری	ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری
(۳) صحیح مسلم	ابوالحسین مسلم بن حجاج القشیری
(۴) جامعِ ترمذی	ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی
(۵) سنن	ابوداؤد سلیمان بن اشعث سیستانی
(۶) سُنن	ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی
(۷) سُنن	ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی
(۸) الجامع الصغیر	جلال الدین سیوطی
(۹) کنوزالحقائق فی حدیث خیرالخلائق	عبدالرؤف المناوی
(۱۰) بلوغ المرام	ابنِ الحجرالعسقلانی
(۱۱) سُنن	دارقطنی
(۱۲) سُنن	الدارمی
(۱۳) المستدرک	الحاکم
(۱۴) المعاجم الثلاثہ	الطبرانی
(۱۵) ریاض السُّنّۃ	سید جعفر شاہ پھلواروی
(۱۶) انتخاب صحاح ستہ	نیاز علی پسروری
(۱۷) اربعین	نووی
(۱۸) خطبات نبوی	محمد عبداللہ خان پٹیالوی

(۱۹) صحیفہ ہمام بن منبہ	مدون ڈاکٹر حمید اللہ
(۲۰) الوثائق السیاسیۃ	ڈاکٹر حمید اللہ
(۲۱) تذکرۃ الحفاظ	علامہ ذہبی
(۲۲) تہذیب التہذیب	ابنِ حجر عسقلانی
(۲۳) جامع بیانِ العلم	حافظ عبد البر
(۲۴) فتح الباری	ابنِ حجر
(۲۵) بستان المحدثین	شاہ عبد العزیز دھلوی
(۲۶) تنویر الحوالک	سیوطی
(۲۷) مناقب ابی حنیفہ وصاحبیہ	ذھبی
(۲۸) خطباتِ مدراس	سید سلیمان ندوی
(۲۹) اسد الغابۃ	ابن الاثیر الجزری
(۳۰) ابنِ ماجہ	عبد الرشید نعمانی
(۳۱) الرسالۃ المستطرفہ	محمد بن جعفر کتانی
(۳۲) الفہرست	ابن ندیم
(۳۳) کشف الظنون	حاجی خلیفہ
(۳۴) تاریخ الحدیث ۱۳۵۴ھ طبع لاہور	پروفیسر عبد الصمد صارم ازہری
(۳۵) طبقات	ابوعبداللہ محمد ابن سعد بن منیع البصری
(۳۶) فتوح البلدان	ابوالعباس احمد بن جابر البلاذری
(۳۷) التاریخ الکبیر	امام بخاری

مصنف کی دیگر تصانیف

۱۔ دو قرآن
۲۔ حکمائے عالم
۳۔ دو اسلام
۴۔ امام ابنِ تمیمیہ (انگریزی)
۵۔ جہانِ نو
۶۔ آئینِ فطرت
۷۔ لمعاتِ برق
۸۔ ایک اسلام
۹۔ پیامِ ادب
۱۰۔ امام ابنِ تیمیہ
۱۱۔ انفعال
۱۲۔ گلہائے ایران
۱۳۔ حیاتِ سکندر
۱۴۔ ہم اور ہمارے اسلاف
۱۵۔ فرماں روایانِ اسلام
۱۶۔ حرفِ محرمانہ
۱۷۔ اللہ کی عادت
۱۸۔ بھائی۔ بھائی
۱۹۔ من کی دنیا
۲۰۔ یورپ پر اسلام کے احسان
۲۱۔ دانش رومی و سعدی
۲۲۔ اسلام اور عصرِ رواں
۲۳۔ مسائلِ نو
۲۴۔ دانشِ عرب و عجم
۲۵۔ فلسفیانِ اسلام
۲۶۔ مؤرخینِ اسلام
۲۷۔ رمزِ ایمان
۲۸۔ معجم البلدان
۲۹۔ مضامینِ برق
۳۰۔ دائرہ معارفِ اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی کیلئے ۱۰ مقالات کا اردو ترجمہ
۳۱۔ ہماری عظیم تہذیب

مندرجہ بالا فہرست میں سے ان کتب کی اشاعت روک دی گئی ہے جو اس کتاب کے موقف کے خلاف ہیں۔